دورۂ صرف کے 16 سالہ تجربات کا نچوڑ

تدریب الصرف

عربی گرائمر میں مہارت حاصل کرنے کے لیے منفرد کتاب

www.KitaboSunnat.com

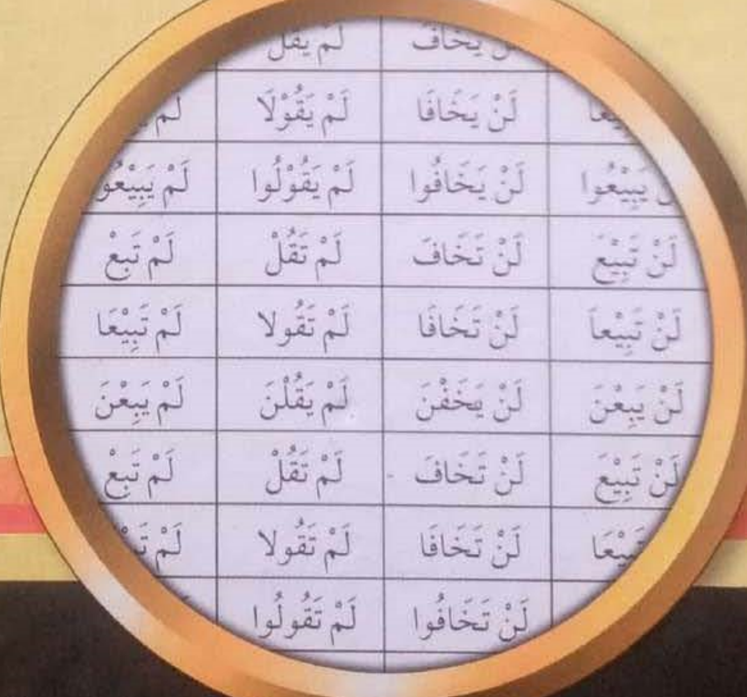

مؤلف:

ابو عدنان مشتاق احمد

استاذ الحدیث: الرحمۃ انسٹیٹیوٹ واربرٹن، ننکانہ

تقریظ:

محدث العصر مولانا محمد رفیق اثری

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عبداللہ امجد چھتوی

دار التراث العلمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

❀ میں اپنی اس ادنیٰ سی کوشش وکاوش کو اللہ کے فضل وکرم کے بعد اپنے ان عظیم اساتذہ کی طرف منسوب کرتا ہوں کہ جن کی شب وروز محنت،شفقت اوردعاؤں سے میں اس قابل ہوا خصوصاً

❀ استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا سلطان محمود صاحب رحمہ اللہ (محدث جلال پوری)

❀ استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا محمد رفیق اثری صاحب حفظہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ دارالحدیث المحمدیہ جلال پور پیر والہ

❀ استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا اللہ یار صاحب حفظہ اللہ نائب شیخ الحدیث جامعہ دارالحدیث المحمدیہ جلال پور پیر والہ

❀ استاد محترم فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرشید صاحب حفظہ اللہ مدرس جامعہ دارالحدیث المحمدیہ جلال پور پیر والہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تقریظ	16
مقدمہ	18
عرض ناشر	20
عرض مؤلف	22
تمہید	25
مبادیات فن	25
صرف کی تعریف	25
اصطلاحی تعریف	26
موضوع	26
غرض وغایت	26
علم صرف کی اہمیت	27
واضع (موجد)	27
فن صرف کی نسبت	28
فن صرف کے مسائل	28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم صرف کا حکم	29
اصطلاحات	29
لفظ	34
اس کی اقسام کا بیان	35
کلمہ	36
فعل کا بیان	36
فعل ماضی	36
فعل مضارع، امر، نہی	37
فعل لازم و متعدی	38
فعل معروف و مجہول	39
فعل مثبت و منفی	39
فعل ماضی کا بیان	41
فعل ماضی معروف کی گردان	42
فعل ماضی کے صیغوں کی شناخت	43
فعل ماضی مجہول	44
فعل ماضی مجہول کی گردان	45
فعل ماضی مجہول لازم کی گردان	46
فعل ماضی کی دیگر اقسام	47
فعل ماضی مطلق	47

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردان فعل ماضی قریب	48
گردان ماضی بعید	49
ماضی استمراری	49
ماضی شکیہ یا احتمالی.	49
ماضی تمنی یا تمنائی	51
ماضی شرطیہ	51
فعل مضارع	53
فعل مضارع بنانے کا طریقہ	53
فعل مضارع کا اعراب	53
فعل مضارع معروف کی گردان	54
فعل مضارع کے صیغوں کی شناخت	55
فعل مضارع مجہول	56
گردان فعل مضارع مجہول	57
فعل مضارع منفی بنانے کا طریقہ	57
فعل مضارع کے تغیرات	58
نون ثقیلہ وخفیفہ کی گردان	65
فعل امر	66
امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ	66
امر غائب ومتکلم معروف اور امر مجہول بنانے کا قاعدہ	66

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر حاضر معروف و مجہول کی گردان	67
امر غائب و متکلم معروف و مجہول کی گردان	67
فعل نہی	68
فعل نہی حاضر معروف و مجہول کی گردان	68
فعل نہی غائب و متکلم معروف و مجہول کی گردان	69
اسم کا بیان	70
اسمائے مشتقات کا بیان	70
اسم فاعل	71
اسم فاعل کی گردان	72
اسم مفعول	72
اسم مفعول کی گردان	73
صفت مشبہ	74
صفت مشبہ بنانے کا طریقہ	75
اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق	77
صفت مشبہ کی گردان	77
اسم مبالغہ	78
اسم تفضیل	80
اسم تفضیل کی گردان	81
اسم آلہ	81

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم آلہ کی گردان	82
اسم ظرف	82
اسم ظرف گردان	84
اسم ظرف کے اوزان	84
اسم منسوب یا اسم نسبت	85
اسم منسوب کے قواعد	85
اسم تصغیر یا اسم مصغر	88
اسم تصغیر کے چند اضافی قواعد	88
صرف صغیر	89
شش اقسام کا بیان	90
حروف اصلیہ اور حروف زوائد میں فرق کرنے کا طریقہ	91
ثلاثی مجرد	92
ثلاثی مزید فیہ	93
ثلاثی مزید فیہ بنانے کا طریقہ	93
رباعی مجرد	95
رباعی مزید فیہ	95
رباعی مزید فیہ بنانے کا طریقہ	95
فعل کے اوزان	95
ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی	97

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

[illegible]	97
[illegible]	98
[illegible]	100
ہفت اقسام	100
مثال کا بیان	107
مثال کی گردانیں	109
مثال سے ابواب ثلاثی مزید فیہ	111
اجوف کے قواعد	113
ناقص کے قواعد	119
اجوف کی گردانیں مع تعلیلات	122
اجوف سے ابواب ثلاثی مزید فیہ	130
ابواب ناقص کا بیان	132
لفیف کا بیان	147
ناقص لفیف کی گردانوں میں تعلیلات	148
ناقص لفیف کے ابواب ثلاثی مزید فیہ	148
ناقص ولفیف کے ابواب مزید فیہ	149
مضاعف کے قواعد	152
ابواب مضاعف کا بیان	158
مضاعف سے ابواب ثلاثی مزید فیہ	162

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہموز کا بیان	164
ابواب مہموز	168
مہموز سے ثلاثی مزید فیہ کے ابواب	172
تنوط کے ابواب	174
اعراب کی بحث	178
فعل معرب کے اعراب کی اقسام	178
خاصیات ابواب	182
ثلاثی مجرد ابواب کی خاصیات	184
خاصیات ابواب ثلاثی مزید فیہ	184
خاصیات باب افعال	184
خاصیات باب تفعیل	185
خاصیات باب مفاعلہ	187
خاصیات باب تفعل	188
خاصیات باب تفاعل	189
خاصیات باب افتعال	190
خاصیات باب استفعال	190
خاصیات باب انفعال	191
خاصیات باب افعلال وافعیلال	192
خاصیات باب افعیعال	192

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصیات باب افعوال	192
خاصیات ابواب رباعی	193
خاصیات باب فعللۃ	193
خاصیات باب تفعلل	193
خاصیات باب افعنلال	194
خاصیات باب افعلال	194
اسم کا بیان	195
اسم کی اقسام	195
واحد، تثنیہ، جمع	195
مذکر و مؤنث	204
اسم جامد	206
اسم ذات	206
اسم معنی	206
اسم جامد رباعی مجرد	207
اسم جامد رباعی مزید فیہ	208
اسم جامد خماسی مجرد	208
اسم جامد خماسی مزید فیہ	208
مصدر	209
مصدر اور فعل کا فرق	209

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصدر کی اقسام	209
ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان اور ان کا استعمال	212
معرفہ ونکرہ	215
ضمائر	216
اسمائے اشارہ	219
اسمائے موصولہ	220
اسمائے عدد	221
حرف	224
حروف عاملہ	224
حروف جارہ	224
حروف مشبہ بالفعل	225
حروف ندا	226
حروف شرط	226
حروف نواصب	227
حروف جوازم	227
حروف نفی	227
حروف غیر عاملہ	227
حروف عطف	227
حروف تنبیہ	228

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حروف ایجاب	228
حروف تفسیر	229
حروف ردع	229
حروف استفہام	230
حروف تحضیض وتوبیخ	230
حروف مصدر	230
حرف توقع	231
حروف تاکید	231

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

فضیلۃ الشیخ مولانا عبداللہ امجد چھتوی ﷾

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد.

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر مخلوق سے اشرف واعلیٰ پیدا کیا ہے۔ اس شرف وکمال کی ایک بڑی وجہ زبان میں قوت گویائی ہے۔ انسان اپنے دل کی بات زبان کے ذریعہ بیان کرسکتا ہے۔ اس لیے فرمایا:

﴿عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ﴾ (الرحمن 55:3,4)

اپنی مادری وعلاقائی زبان تو انسان اپنے ماحول ومعاشرے سے سیکھ لیتا ہے۔ البتہ غیر مادری زبان سیکھنے کے لیے اس زبان کے اصول وقواعد کا جاننا ضروری ہوتا ہے تاکہ صحیح تلفظ بھی کرسکے اور معنی ومفہوم بھی جان سکے۔

اسلام کی تعلیمات کی بنیاد عربی زبان پر ہے اور عربی ایک قدیم زبان کے ساتھ بہت فصیح وبلیغ اور دنیا کے ایک بڑے خطے کی زبان ہے۔ اور تلفظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ معنی ومفہوم میں بہت زیادہ تبدیلی قبول کرلیتی ہے، مثلاً: حرکات وسکنات اور مجرد ومزید فیہ باب کی وجہ سے معنی یکسر مختلف ہو جاتا ہے، جیسے هَوِیَ یَهْوٰی اگر باب سمع سے استعمال ہو تو اس کے معنی محبت کرنے اور چاہنے کے ہوتے ہیں جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿بِمَا لَا تَهْوٰٓی اَنْفُسُكُمْ﴾ اور باب ضرب سے استعمال ہونے پر اوپر سے نیچے گرنے کے معنی دیتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ﴾

ہر دور میں عربی زبان کے اصول وقواعد مرتب اور مدون کرنے میں علمائے کرام کوشاں رہے ہیں تاکہ اسلامی تعلیم کی صحیح تفہیم ہوسکے۔ اور یہ قواعد زمان ومکان کی تبدیلی کی بنا پر مختصر وطویل اور مختلف زمانوں میں مرتب کیے جاتے رہے ہیں۔ اردو دان طبقہ کے لیے بھی علمائے کرام نے عربی گرائمر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قواعد مختلف انداز میں مرتب کیے ہیں۔ اور دینی مدارس میں کئی سالوں پر محیط ان قواعد کو پڑھایا اور سمجھایا جاتا ہے اور کچھ عرصہ قبل رمضان المبارک کے مہینہ میں ان قواعد کی دہرائی کے لیے دورہ صرف ونحو کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں ہمارے مولانا مشتاق صاحب کی فاضلانہ انتھک محنت وکاوش سے مختصر وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ دینے والا مسودہ تیار ہو چکا ہے۔ للہ الحمد۔ لہٰذا اس سے مدارس، سکولز کے طلباء اور اساتذہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس محنت وکوشش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کا اجر جزیل ان کو اور ان کے والدین واساتذہ ومعاونین کو پہنچائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری ﷾

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علٰی سیدالمرسلین محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبعد.

علوم زبان عربی کے بنیادی ارکان چار ہیں: لغت، نحو، بیان اور ادب۔ اہل شریعت پر ان کی معرفت بہت ضروری ہے کہ احکام شریعت کا سرمایہ قرآن و حدیث ہے اور یہ لغت عرب میں ہیں۔ جو شخص علم شریعت کی معرفت چاہتا ہے اسے ان علوم میں دسترس حاصل کرنی ضروری ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون، ص: 469) اور مذکورہ علوم کی عمارت الفاظ کی درستی پر قائم ہے بالخصوص ان کے لیے جو طبعی اور فطری طور پر لغت عرب سے آشنا نہیں ہوتے۔ معانی کا فہم و ادراک الفاظ سے ہوتا ہے اور قرآن مقدس اور احادیث مبارکہ میں معانی کی تفہیم کے لیے جو الفاظ وارد ہوئے ہیں جب تک قاری ان کی حقیقت سے واقف نہ ہو اور ان کی صحیح معرفت نہ رکھتا ہو ان سے متکلم کی اصل غرض سمجھنا ناممکن ہے۔ بنابریں علم صرف میں الفاظ و اشتقاقات کی بحث ہوتی ہے۔

اس موضوع پر کتب کثیرہ تحریر ہو چکی ہیں، عربی، فارسی اور اردو میں اتنا کام جامع انداز میں ہو چکا ہے کہ دنیا کی کسی زبان کے حوالے سے نہیں ہو سکا ہے۔

برصغیر ہندو پاک میں فارسی زبان میں اس موضوع پر کافی کتب شائع ہوئیں، جو گزشتہ دور کی ضروریات کے مطابق دینی مدارس کے نصاب میں پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ بوجوہ فارسی زبان کی اب وہ اہمیت نہیں رہی ہے بنابریں علمائے کرام اور ماہرین فن نے اردو کو بھی اس بنیادی اور بابرکت علم سے محروم نہیں رکھا ہے اور کئی ایک کتب اردو میں بھی تالیف ہو چکی اور شامل نصاب ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے عزیز تلمیذ مولانا مشتاق احمد سلمہ اللہ نے رواں دواں اور آسان اردو میں یہ کتاب مرتب کر دی ہے جس میں قوانین و گردانہائے صرف کی ایک جامع تصویر درج ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس موضوع پر یہ گراں قدر اضافہ ہے۔ اساتذہ اور طلباء علوم اسلامی کے لیے یہ کتاب یکساں مفید ہے جس کے نتیجے میں قرآن مقدس و احادیث مبارکہ کے فہم و تفہیم میں آسانی ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ اور ان علوم کے پڑھنے کی اصل غرض بھی یہی ہونی چاہیے۔

دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ عزیز محترم کو مزید لکھنے کی توفیق عطا فرمائے، یہ ایک اچھی ابتدا ہے انھیں مزید کام کرنا چاہیے۔ وباللہ التوفیق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا ایک ایک امر حکمت سے بھرپور اور ہر فیصلہ مبنی بر عدل ہے۔ قرآن مجید کے لیے اس نے عربی زبان کا انتخاب فرمایا۔ اس لیے کہ عربی بڑی فصیح اور جامع زبان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کی زبان بھی عربی پسند کی اور عرب کی بے آب و گیاہ سرزمین سے پوری انسانیت کے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو منتخب فرمایا۔ جبکہ سابقہ آسمانی صحائف جن زبانوں میں نازل ہوئے وہ زبانیں ہی ناپید ہیں یا پھر اپنے اندر زندگی کی معمولی سی رمق پاتی ہیں۔

عربی زبان کی اہمیت ہر مسلمان کے ہاں مسلمہ ہے۔ عربی کی معرفت کے بغیر قرآن وسنت کا فہم ناممکن ہے۔ اگر کسی نے عربی پڑھے بغیر قرآن وسنت کا فہم حاصل بھی کیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے عربی جاننے والے علمائے کرام کی تحریروں سے استفادہ کیا ہے۔ عربی زبان کی ترویج و اشاعت اور تفہیم کے دو بنیادی عنصر ہیں جنھیں نحو اور صرف کہا جاتا ہے۔

عربی گرائمر کی ان دو جہتوں پر قدیم اور جدید دور میں خاصا کام ہوا ہے۔ یہ عربی زبان سے شغف کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ عربی زبان کی ضرورت کے پیش نظر عالمی سطح کی کئی یونیورسٹیاں PHD کروارہی ہیں۔

ایک غیر مسلم ڈاکٹر گیری ملر نے قرآن قرآن مجید پر تنقید کے لیے عربی زبان سیکھی اور لمبے عرصے تک قرآن مجید کا مطالعہ کرتا رہا اور بالآخر وہ خود ہی مسلمان ہوگیا۔ آج اس کا نام عبداللہ احد عمر ہے۔

زیر نظر ''تدریب الصرف'' عربی زبان کی خدمت کا ایک عمدہ تسلسل ہے۔ یہ اپنے جیسی دیگر کتب سے کچھ امتیازات لیے ہوئے ہے۔ ان امتیازی خوبیوں کو مطالعہ کتاب کے دوران واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ان میں سے کچھ کو آپ عرض مؤلف میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کہنہ مشق استاذ مولانا مشتاق احمد ﷾ کی سولہ سالہ محنت اور تجرباتِ تدریس کا نچوڑ ہے۔ استاذ مکرم مولانا مشتاق ﷾ سالہا سال سے بڑی جامعات میں دورہ صرف کروا رہے ہیں۔ اسی دورے کو انھوں نے کتابی شکل میں افادۂ عام کے لیے محفوظ کیا اور مسلم پبلی کیشنز کو اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہمیں اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ہم اپنے استاذ محترم مولانا مشتاق ﷾ کی کتاب کو منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ استاذ محترم مولانا مشتاق ﷾ الرحمہ انسٹی ٹیوٹ واربرٹن (ننکانہ) کی اعلیٰ جماعتوں میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں شریک محترم حافظ فاروق عبداللہ، حافظ شبیر صدیق، رمضان شاد اور عبدالخالق کا شکر گزار ہوں جن کی کاوشوں سے یہ منظر عام پر آنے کے قابل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے جو دین کی سربلندی کے لیے کوشاں ہیں۔ آمین

والسلام

محمد نعمان فاروقی

ڈائریکٹر: مسلم پبلی کیشنز، لاہور

نومبر 2015

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

اَلْحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَاَشْرَفِ الْمُرْسَلِين وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُم بِاِحْسَانٍ اِلٰی يَوم الدِّين اَمَّابَعدُ!

مختلف علوم وفنون کو پڑھنے اور ان میں مہارت تامہ حاصل کرنے کا مقصد فقط قرآن و حدیث کو سمجھنا اور اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے۔

زیر نظر کتاب بھی قرآن وحدیث کی خدمت کی ہی ایک ادنیٰ سی کوشش وکاوش ہے۔

علم صرف کے موضوع پر متقدمین اور متاخرین علمائے کرام نے عربی، فارسی اور اردو زبان میں اپنے اپنے انداز اور اسلوب میں مختلف کتب تالیف کیں۔«اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّم»

عرصۂ دراز سے میری یہ خواہش تھی کہ صرف کے موضوع پر کوئی ایسی کثیر الفوائد کتاب ہونی چاہیے جو اساتذہ کرام کے لیے شامل نصاب کتب صرف کی تدریس کے دوران معاون ثابت ہو۔

دورِ طالب علمی میں ہی مجھے اس علم سے کافی شغف اور دلچسپی تھی لیکن اس علم سے میری وابستگی اس وقت مزید بڑھ گئی جب استادِ محترم فضیلۃ الشیخ عبداللہ امجد چھتوی صاحب اور میرے مربی ومحسن مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب نے مجھے دورہ صرف کروانے کا حکم دیا۔ اپنی کم علمی کے باوجود میں نے بحمد اللہ وتوفیقہ مسلسل دس سال تک مرکز الدعوۃ السّلفیہ (ستیانہ بنگلہ) میں ماہ رمضان کے بابرکت لمحات میں دورہ صرف کی تدریس کے فرائض سرانجام دیے، جبکہ چند سال مرکز ابن القاسم (ملتان) میں دورہ نحو کروانے کا موقع بھی میسر آیا۔

اس دوران کئی بار مختلف ساتھیوں کی طرف سے دورہ صرف پر کچھ لکھنے کا پرزور مطالبہ سامنے آیا بالخصوص میرے نہایت ہی مخلص ساتھی ابونعمان بشیر احمد صاحب نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ آج اللہ کے فضل وکرم سے میری یہ ادنیٰ سی کوشش آپ کے سامنے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کی تالیف میں درج ذیل امور پیشِ نظر رکھے گئے ہیں:

1. اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات جامع اور آسان فہم انداز میں
2. جدید اور قرآنی امثلہ کی مدد سے قواعد کی توضیح
3. بنیادی مباحث کے آخر میں مشکل صیغہ جات کی قواعد کے مطابق تعلیل
4. مشکل ابواب کی گردانیں بمع اعراب
5. ہر بحث کے آخر میں نقشہ
6. مہموز کی وہ گردانیں جن میں تخفیف جوازی ہے بطور نمونہ کے تخفیف اور بغیر تخفیف کے دونوں طرح کی گردانوں کا التزام
7. مشکل عربی عبارات کا ترجمہ
8. مختلف اعتبار سے اسم و فعل کی تقسیم
9. کتاب کی ابتداء میں مبادیات
10. کتاب کے آخر میں نقشہ صرف (الموسوم بخلاصۃ الصرف)

آخر میں میں اپنے والدین اور ایسے تمام اساتذہ کرام کے لیے دعا گو ہوں جن سے میں نے علمی استفادہ کیا ہے خصوصاً استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا سلطان محمود صاحب رحمہ اللہ (محدث جلال پوری)
استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا محمد رفیق اثری صاحب حفظہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ دار الحدیث المحمدیہ جلال پور پیر والہ
استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا اللہ یار صاحب حفظہ اللہ نائب شیخ الحدیث جامعہ دار الحدیث المحمدیہ جلال پور پیر والہ
استاد محترم فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الرشید صاحب حفظہ اللہ مدرس جامعہ دار الحدیث المحمدیہ جلال پور پیر والہ
(ان اساتذہ کرام سے میں نے جامعہ دار الحدیث المحمدیہ جلال پور پیر والہ میں دوران تعلیم درس نظامی میں شامل تقریباً تمام نصابی کتب سبقاً سبقاً پڑھیں۔)

فضیلۃ الشیخ سید بدیع الدین شاہ راشدی صاحب رحمہ اللہ جن کی سرپرستی میں میں نے حیدر آباد میں اپنی تدریس کا آغاز کیا اور دورانِ تدریس ان سے بھرپور علمی استفادہ بھی کیا اور اجازۃ الروایہ بھی حاصل کی۔

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ امجد چھتوی صاحب حفظہ اللہ جن سے میں نے ستیانہ بنگلہ میں تدریس کے دوران بھرپور علمی استفادہ کیا۔ استاد محترم کی محبت، ہمدردی اور شفقت کو میں کبھی نہیں بھلا سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احسان فراموشی ہوگی اگر اس موقع پر میں اپنے مربی ومحسن مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب ﷾ (مدیر مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ) کا تذکرہ نہ کروں کہ آج میں جس مقام پر ہوں اس میں ان کی تربیت کا بڑا بنیادی کردار ہے۔

کتاب کی تدوین وترتیب میں جو احباب میرے دست وبازو بنے میں ان کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں خصوصاً عزیزم مولانا عمران دانش صاحب حفظہ اللہ، مولانا مختار احمد سلفی صاحب ﷾ اور مولانا فاروق حمید صاحب ﷾ ان ساتھیوں نے کتاب کی ترتیب میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔

اسی طرح میرے نہایت ہی قابل احترام بھائی محترم حافظ عبدالعظیم اسد صاحب ﷾ جنرل منیجر دارالسلام پاکستان بھی شکریے کے مستحق ہیں جن کی سرپرستی کی وجہ سے میں اس کتاب کو منظرِ عام پہ لانے کے قابل ہوا۔

میں اس موقع پر مولانا نعمان فاروقی صاحب (ڈائریکٹر مسلم پبلی کیشنز لاہور) اور مولانا فاروق عبداللہ صاحب (ریسرچ فیلو مسلم پبلی کیشنز) کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں کے جنھوں نے اپنی بے بہا مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین

میری تمام اہل علم سے گزارش ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ اس کتاب میں کہیں بھی غلطی محسوس کریں تو بغرض اصلاح راقم کو مطلع فرمادیں ان شاء اللہ آپ کی رائے اور جذبہ کی قدر کی جائے گی اور آئندہ ایڈیشن میں اصلاح اور درستی کی کوشش کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ سی علمی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور اسے میرے، میرے والدین، میرے اساتذہ کرام اور میرے تمام محسنین ومعاونین کے لیے نجات اور بلندی درجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

آخر میں میں ملک محمد امین، ملک محمد اظہر (واربرٹن) اور خواجہ فاروق صدیقی (ملتان) کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مستحق طلباء کے لیے اس کتاب کی طباعت میں تعاون کیا۔

آپ کی دعاؤں کا طالب، خیر اندیش

ابوعدنان مشتاق احمد
الرحمہ انسٹی ٹیوٹ واربرٹن ضلع ننکانہ
0300-7216760

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

مسلمانوں کے لیے قرآن و حدیث کو سمجھنا اور سمجھانا بہت ضروری ہے لیکن یہ دونوں عربی زبان میں ہیں اور عربی زبان سیکھنے کے لیے عربی زبان کے قواعد کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے، جس کی دو قسمیں ہیں: [1] صَرف [2] نحو

علوم عربیہ میں علم صَرف کی کیا اہمیت ہے اس بارے میں یہ مقولہ مشہور ہے: اَلصَّرْفُ أُمُّ الْعُلُومِ وَالنَّحْوُ اَبُوهَا۔ یعنی علم صَرف کو علوم عربیہ میں ماں کی حیثیت حاصل ہے جبکہ نحو بمنزلہ باپ کے ہے، جس طرح ماں نسل انسانی کی بقاء کا ذریعہ ہے اسی طرح علم صَرف تولید کلمات ولغت عرب کا ذریعہ ہے۔

مبادیات فن

بعض اہل علم کے نزدیک کسی بھی علم کو شروع کرنے سے پہلے اس کے بارے میں دس چیزوں کا جاننا ضروری ہے: [1] اس علم کا نام [2] تعریف [3] موضوع [4] غرض وغایت [5] اس علم کی اہمیت [6] واضع (موجد) [7] اس علم کی نسبت [8] اس علم کا حکم [9] اس کے مسائل [10] موجد اول کے حالاتِ زندگی۔

اس علم کے پانچ نام ہیں: علم الصرف، علم التصریف، علم الصیغہ، علم الاشتقاق اور علم المیزان۔

صرف کی تعریف

لغوی معنی پھیرنا، تبدیل کرنا، بدلنا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ﴾ "پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو۔"

لسان العرب میں صرف کا معنی یہ ہے "رَدُّ الشَّيْءِ عَنْ وَجْهِهٖ" "کسی چیز کو اس کی اصلی شکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وصورت سے تبدیل کر دینا۔

اسی صرف سے "تَصْرِيْفُ الرِّيَاحِ" عربی محاورہ ہے۔

علامہ میلانی کے نزدیک صرف کی لغوی تعریف یہ ہے کہ یہ باب تفعیل سے ہے اس کا معنی یہ ہے کہ ایک کلمے کو مختلف شکلوں کے اندر بدلا جائے تو اس سے مختلف الفاظ اور معانی حاصل ہو جائیں جیسے "ضَرَبَ يَضْرِبُ" "ضَرْبٌ" سے نکالے گئے ہیں۔ لفظ ضَرَبَ سے سننے والے کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ یہ کام زمانہ گزشتہ میں ہوا ہے یَضْرِبُ سے سننے والے کو یہ فائدہ حاصل ہوا ہے کہ یہ کام زمانہ موجودہ میں ہوتا ہے یا آئندہ زمانہ میں ہوگا۔

اصطلاحی تعریف: [1] "اَلصَّرْفُ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَبْنِيَةِ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِإِعْرَابٍ وَّلَا بِنَاءٍ"

یعنی علم صرف ایسے قوانین کے جاننے کا نام ہے جن قوانین کے ذریعے کلمہ کی مختلف بناوٗں کا پتہ چلتا ہے لیکن اس سے اعراب و بناء کی پہچان نہیں ہوتی۔

[2] عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنِ الْمُفْرَدَاتِ مِنْ حَيْثُ صُوَرِهَا وَ هَيْئَتِهَا۔

یعنی علم صرف وہ علم ہے جس میں مفرادات کے احوال سے بحیثیت ان کی شکل وہیئت کے بحث کی جائے۔

[3] متاخرین علماء صرف نے علم صرف کی یہ تعریف کی ہے، علم صرف وہ علم ہے جس سے صیغوں کی پہچان، لفظوں کو گردانے کا طریقہ اور ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بنانے کا قاعدہ معلوم ہو۔

نوٹ: تعریف کا جاننا اس لیے ضروری ہے تا کہ طلب مجہول لازم نہ آئے۔

موضوع: اَلْكَلِمَةُ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ وَ الْبِنَاءِ یعنی علم صرف کا موضوع باعتبار صیغہ کے کلمہ ہے۔ (یعنی ایسے کلمات جو ترکیب میں واقع نہ ہوئے ہوں اور اگر ترکیب میں واقع ہوئے بھی ہوں تو ان کی ترکیب ملحوظ نہ ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں ضَرَبَ۔

نوٹ: موضوع کا جاننا اس لیے ضروری ہے تا کہ طلب مجہول لازم نہ آئے۔

غرض و غایت: قریب: [1] صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِيِّ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ، یعنی طالب علم کے ذہن کو کلام عرب میں واقع ہونے والی لفظی غلطی سے بچانا، جیسے: قُلْنَ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْنَ پڑھنا نہ کہ قَلْنَ پڑھنا۔

[2] مَعْرِفَةُ صُوَرِ الْمُفْرَدَاتِ وَ هَيْئَاتِهَا وَ مَا يَعْرِضُ لَهَا مِن صِحَّةٍ وَ إِعْلَالٍ وَ إِبْدَالٍ وَ كَيْفِيَّةِ التَّحْوِيْلِ مِنَ الْأَصْلِ الْوَاحِدِ إِلَى أَمْثِلَةٍ مُخْتَلِفَةٍ ، یعنی عربی زبان کے مفردات کی صورت وہیئت اور اس کے لیے عارض آنے والے حالات یعنی اعلال، ابدال اور صحت وغیرہ کو پہچاننا نیز اصل واحد کو مختلف امثلہ کی طرف پھیرنے کی کیفیت معلوم کرنا۔

بعید: سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ یعنی دنیا و آخرت کی کامیابی۔

نوٹ: غرض وغایت کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ محنت رائیگاں نہ جائے۔

علم صرف کی اہمیت: علم صرف کی اہمیت کے بارے کتب صرف میں مرقوم چند اشعار درج ذیل ہیں:

اَلنَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ   وَ الصَّرْفُ لِلْمَرَامِ كَالْعَيْنِ لِلْأَنَامِ
اَلنَّحْوُ لِلْعُلُوْمِ كَالضَّوْءِ لِلنُّجُوْمِ   اَلصَّرْفُ فِي الْعُلُوْمِ كَالْبَدْرِ فِي النُّجُوْمِ

علم نحو کلام عربیہ میں ایسے ضروری ہے جیسے کھانے میں نمک اور مقصود کو حاصل کرنے میں علم صرف ایسے ضروری ہے جیسے انسانوں کے لیے آنکھ۔ علم نحو تمام علوم کے لیے اس طرح ضروری ہے جیسے روشنی ستاروں کے لیے اور علم صرف کو تمام علوم پر اس طرح فوقیت حاصل ہے جیسے چودھویں کے چاند کو ستاروں پر۔

واضع (موجد): علم صرف کے واضع کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

پہلا قول: اس علم کو باقاعدہ طور پر مدون کرنے والے ابومسلم معاذ بن مسلم الھراء (المتوفیٰ 187ھ) کوفی ہیں جو کہ نحو کے موجد اول ابوالاسود الدئلی کے شاگرد ہیں جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

وَاضِعُ الصَّرْفِ مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمِ الْهَرَاءُ   كَانَ لِلنَّحْوِ مِيْزًا حَيْدَرًا

اگرچہ اس سے پہلے بھی علم صرف موجود تھا اور ضمناً علم نحو میں پڑھایا جاتا تھا۔ چنانچہ امام سیبویہ رحمہ اللہ کی «اَلْكِتَابُ» صرف ونحو دونوں کے مسائل پر مشتمل تھی پھر علامہ ھراء نے اپنے زمانے میں صرف کے قواعد کو علیحدہ ترتیب دیا بعد ازاں ان کے شاگرد ابوالحسن علی الکسائی (المتوفی 189ھ) نے اس علم کو مزید ترقی دی اس کے بعد ان کے شاگرد ابوزکریا یحیی بن زیاد بن الاسلمی (المتوفی 207ھ) نے اسے باقاعدہ طور پر مدون کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قول: سب سے پہلی کتاب جو صرف کے موضوع پر لکھی گئی اس کا نام اَلْمَقْصُوْد ہے جس کے مصنف نعمان بن ثابت المعروف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں اس کتاب کی سب سے پہلی شرح اَلْمَطْلُوْب ہے جس کے مصنف کے بارے میں اختلاف ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے اس کتاب کی دوسری شرح اَمْعَانُ الْأَنْظَارِ ہے۔ جس کے مصنف زین الدین محمد بن بیر علی ہیں اس کی تیسری شرح رُوْحُ الشُّرُوْع ہے جس کے مصنف استاد عیسیٰ السیروی ہیں۔ اَلْمُعْجَمُ الْمَطْبُوْعَاتِ الْعَرَبِيَّةِ میں اَلْمَقْصُوْد کا ذکر تین بار آیا ہے جس میں دو بار امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بطور مصنف تذکرہ ہے اور ایک بار کسی اور کا نام آیا ہے۔

تنبیہ: اس کتاب کی نسبت امام ابوحنیفہ کی طرف صحیح نہیں ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ سے کسی بھی فن کی کوئی کتاب باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔ مَنِ ادَّعٰى فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ۔

تیسرا قول: فن صرف کے مدون اول مشہور قول کے مطابق ابوبکر عثمان المازنی ہیں۔ ابوبکر عثمان المازنی سے قبل یہ فن الگ فن کی حیثیت سے مدون نہیں تھا بلکہ نحو ہی میں فن صرف کے مسائل ذکر کر دیئے جاتے تھے۔ ابوبکر عثمان المازنی علوم عربیہ کے ائمہ میں سے ایک ہیں اور یہ امام اخفش رحمہ اللہ کے شاگرد رشید ہیں مگر علوم میں پختگی کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات استاد سے مناظرہ کرتے تھے حتی کہ بعض مسائل میں تو اپنے استاد علامہ اخفش رحمہ اللہ کو بھی لاجواب کر دیتے ابوبکر عثمان المازنی کے بارے میں علامہ مبرد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ سیبویہ کے بعد ابوبکر عثمان سے زیادہ نحو اور صرف میں کوئی بڑا عالم نہیں تھا۔

چوتھا قول: اس فن کے موجد اول سیدنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ ہیں۔

راجح قول: امام سیوطی نے اپنی تصنیف اَلْكِتَاب میں لکھا ہے کہ علمائے صرف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فن صرف کے موجد اول معاذ بن مسلم الھراء ہیں۔

فن صرف کی نسبت: اس علم کی نسبت علوم عربیہ کی طرف کی جاتی ہے۔

فنِ صرف کے مسائل: اس فن میں صریحاً یا ضمناً اصول وضوابط ذکر کئے جاتے ہیں، مثلاً

- واؤ اور یا متحرک ماقبل مفتوح ہوتو "واؤ اور یا" کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔
- جب واؤ اور یا اصلی غیر ملحق کلمہ اور ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن ہوتو واؤ کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کر دیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف کا حکم: جمہور علماء کے نزدیک علم صرف کا حصول فرض کفایہ ہے البتہ اس شخص کے لیے فرض عین ہے جو علوم قرآن وحدیث میں مہارت تامہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

علم صرف کے موضوع پر لکھی جانے والی چند مشہور متداول کتب درج ذیل ہیں:

[1] تصریف المازنی [2] الممتع الكبير فی التصریف (علامہ ابن عصفور) [3] شذ العرف فی فن الصرف (احمد حملاوی) [4] صرف میر [5] میزان الصرف [6] فصول اکبری [7] اساس الصرف [8] علم الصیغہ [9] نزهة الصرف۔

اصطلاحات

[1] حرکت: لغوی تعریف: یہ باب کرُم یکرُم کا مصدر ہے جس کا معنی ہے آگے پیچھے ہونا اور ہلنا۔ یہ آگے پیچھے اور ہلنے والا۔ معنی تب ہوگا جب یہ باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے ہو اور باب سمِع یَسْمَعُ سے بھی آتا ہے اس وقت اس کا معنی ہوتا ہے نامرد ہونا اور اگر باب نصَر ینصُر سے آئے تو اس وقت معنی ہوگا کندھے کے اوپر والے حصے میں درد کا ہونا۔

وجہ تسمیہ: حرکت کو حرکت اس لیے کہتے ہیں کہ جس حرف پر حرکت آئے اس کو ادا کرتے ہوئے زبان حرکت کرتی ہے

اصطلاحی تعریف: زبر، زیر اور پیش میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اگر ایک زبر ہو تو اس کو فتحہ، اگر ایک زیر ہو تو اس کو کسرہ اور اگر ایک پیش ہو تو اس کو ضمہ کہتے ہیں۔

تعداد حرکات: کل حرکات تین ہیں: [1] فتحہ [2] کسرہ [3] ضمہ۔

متحرک: اس حرف کو کہتے ہیں جس پر حرکت ہو جیسے اَمَرَ میں الف، میم اور را متحرک ہیں۔

[1] فتحہ: اس کا لغوی معنی کھولنا ہے۔

وجہ تسمیہ: فتحہ کو فتحہ اس لیے کہتے ہیں کہ جب فتحہ کا تلفظ کرتے ہیں تو منہ کھل جاتا ہے۔

[2] کسرہ: اس کا لغوی معنی توڑنا یا موڑنا ہے۔

وجہ تسمیہ: اس کو کسرہ اس لیے کہتے ہیں کہ جب اس کو ادا کیا جائے تو نیچے والا ہونٹ مڑ جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ضمہ: اس کا لغوی معنی ملانا ہے۔

وجہ تسمیہ: ضمہ کو ضمہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں۔

نوٹ: جس حرف پر فتحہ ہو اسے مفتوح، جس پر کسرہ ہو اس کو مکسور اور جس پر ضمہ ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

حرکت کی چار اقسام ہیں: [1] لازمی [2] عارضی [3] اعرابی [4] بنائی

حرکت

- لزوم و عروض کے اعتبار سے
  - لازمی ← ضَرَبَ
  - عارضی ← ضَرَبَتَا+رَمَتَا
- اعراب و بناء کے اعتبار سے
  - اعرابی ← یَضْرِبُ
  - بنائی ← یَضْرِبْنَ

- حرکت لازمی: وہ حرکت ہوتی ہے جو باعتبار اصل وضع کے ہو جیسے ضَرَبَ، میں ب کی حرکت۔
- حرکت عارضی: حرکت عارضی وہ حرکت ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے نہ ہو جیسے ضَرَبَتَا میں تَ کی حرکت، صرفی حضرات حرکت عارضی کو سکون شمار کرتے ہیں۔

وضاحت: ضَرَبَتَا میں جو تَ ہے ظاہر میں متحرک اور حقیقت میں ساکن ہے۔ الف تثنیہ کی وجہ سے اس کو فتحہ دیا گیا ہے کیونکہ الف چاہتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔ اسی لیے رمتَا جیسے کلمات میں تَا سے قبل الف اجتماع ساکنین سے گر گیا ہے۔

- حرکت اعرابی: وہ ہے جو معرب کے آخر میں ہو اور عامل کے بدلنے سے بدل جائے، جیسے یَضْرِبُ، لَنْ یَّضْرِبَ۔
- حرکت بنائی: وہ حرکت ہے جو مبنی کے آخر میں ہو اور عامل کے بدلنے سے نہ بدلے اسے ضم، فتح، کسر کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ میں باء کی حرکت۔

تنوین: دو زبر، دو زیر اور دو پیش میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں جیسے اً(اَنْ)، اٍ(اِنْ) اور اٌ(اُنْ)۔

وجہ تسمیہ: اسے تنوین اس لیے کہا جاتا ہے چونکہ تنوین کا معنی ہے نون پڑھنا اور جب اس حرف کو پڑھا جائے جس پر تنوین ہو تو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اس لیے اس کو تنوین کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منون : اس سے مراد وہ حرف ہے جس پر تنوین آئے جیسے: مُحَمَّدٌ کی دال۔

2 سکون: حرکت کے نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ جبکہ وہ حرف جس پر کوئی حرکت نہ ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: سکون کو سکون اس لیے کہتے ہیں سکون کا معنی ہے ٹھہرنا۔ اور جس حرف پر سکون ہو اس کو ادا کرتے وقت زبان ٹھہر جاتی ہے اس لیے اسے سکون کہتے ہیں۔

سکون کی اقسام: سکون کی چار اقسام ہیں: [1] سکون لازمی [2] سکون عارضی [3] وقفی [4] سکون جزمی۔

1 سکون لازمی: سکون لازمی وہ سکون ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے ہو جیسے اَمْ ،بَلْ ، لٰكِنْ ضَرَبْنَ وغیرہ۔

2 سکون عارضی: وہ سکون ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے نہ ہو جیسے قَوْیَ جو کہ اصل میں قَوِیَ تھا۔

صرفی حضرات اس سکون عارضی کو حرکت شمار کرتے ہیں۔

3 سکون وقفی: وہ سکون جو کسی لفظ پر وقف کرتے وقت آئے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کی دال۔

4 سکون جزمی: وہ سکون جو کسی فعل پر حروف جوازم داخل کرنے سے آئے جیسے لَمْ يَكُنْ ۔

3 تشدید اور شد: اس کا لغوی معنی ہے ملانا یعنی ایک طرح کے دو حرفوں کو ملا کر پڑھنا شد کہلاتا ہے جیسے مَدَّ یا اس کو تشدید اس لیے کہتے ہیں کہ تشدید کا معنی ہے سختی کرنا تو جس حرف پر تشدید ہو اسے سختی سے پڑھا جاتا ہے۔

4 مشدد: جس حرف پر تشدید آئے اسے مشدد کہا جاتا ہے۔ جیسے مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم۔

نون کی اقسام: نون کی دو اقسام ہیں: [1] نون اصلی [2] نون زائدہ

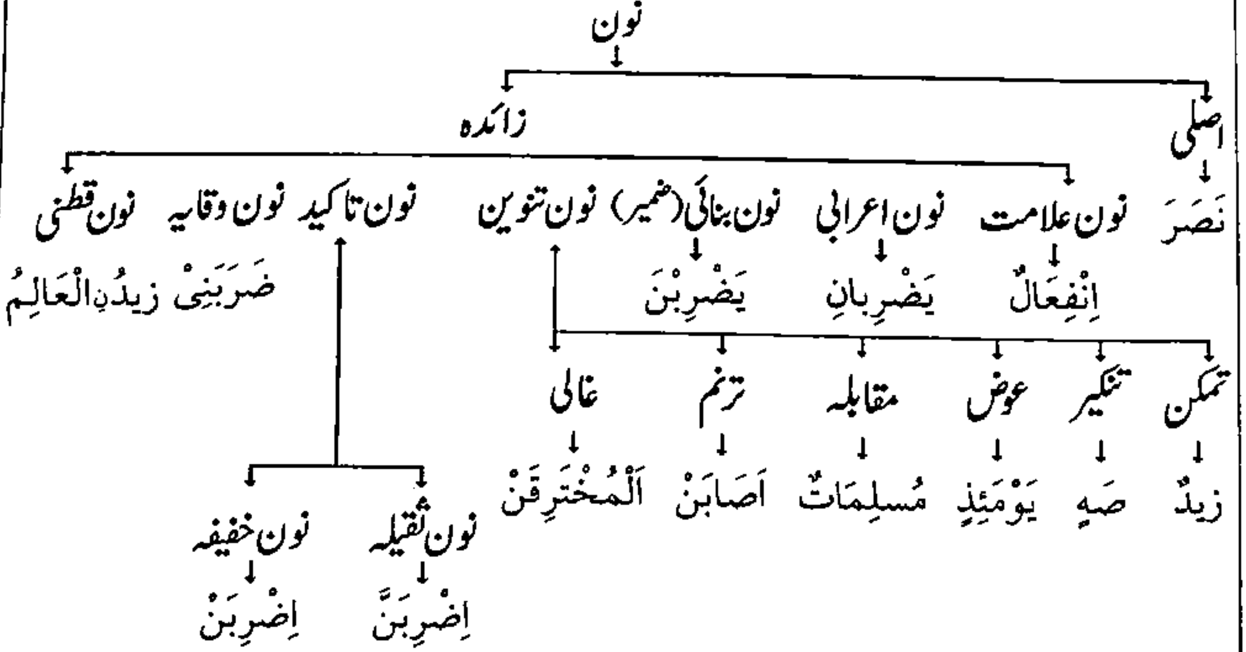

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1 نون اصلی: وہ نون ہے جوف، ع اور ل کی جگہ پر آئے جیسے نَصَرَ، مَنَعَ بروزن فَعَلَ۔

2 نون زائدہ: نون زائدہ وہ نون ہے جوف، ع، ل کی جگہ پر نہ ہو اس کی مزید سات قسمیں ہیں: [1] نون علامت [2] نون اعرابی [3] نون بنائی [4] نون تنوین [5] نون تاکید [6] نون وقایہ [7] نون قطنی۔

1 نون علامت: اس سے مراد وہ نون ہے جو کسی باب کی علامت ہو جیسے اِفْعِنْلَالٌ اور اِنْفِعَالٌ میں نون ان ابواب کی علامت ہے۔

2 نون اعرابی: اس سے مراد وہ نون ہے جو ضمہ اعرابی کے عوض معرب کے آخر میں آئے جیسے یَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ۔ یہ نون اعرابی مضارع کے سات صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔ نصب اور جزم کی صورت میں گر جاتا ہے۔

3 نون بنائی (ضمیر): اس سے مراد وہ نون ہے جو جمع مؤنث کے آخر میں آئے جیسے یَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ۔ ان دونوں مثالوں میں نون بنائی ہے یعنی مبنی کا نون ہے جو ہمیشہ قائم رہتا ہے ناصب اور جازم کے آنے سے گرتا نہیں۔

4 نون تنوین: اس سے مراد وہ نون ساکن ہے جو پڑھنے میں آئے لیکن لکھنے میں نہ آئے جیسے زَیْدٌ، زَیْدًا، زَیْدٍ لکھنے کی صورت میں دو زبر، دو زیر اور دو پیش لکھی جاتی ہیں البتہ جب اسے آگے کسی ساکن کے ساتھ ملایا جائے تو لکھنے میں بھی آجاتا ہے جیسے زَیْدُ نِ الْعَالِمُ۔

نون تنوین کی چھ قسمیں ہیں: [1] تمکن [2] تنکیر [3] عوض [4] مقابلہ [5] ترنم [6] غالی

5 نون تاکید: اس سے مراد وہ نون ہے جو فعل کی تاکید کے لیے آئے اس کی مزید دو قسمیں ہیں: [1] نون ثقیلہ [2] نون خفیفہ

1 نون ثقیلہ: وہ نون جو مشدد ہو اس کو ثقیلہ کہتے ہیں۔ نون ثقلیہ فعل مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے۔

2 نون خفیفہ: وہ نون جو ساکن ہو اسے خفیفہ کہتے ہیں۔ جن صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا وہ چھ مندرجہ ذیل ہیں:

چار تثنیہ کے اور دو جمع مؤنث کے۔ ان میں نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ لازم آتا ہے جو کہ کلام عرب میں ناجائز ہے جب کہ اجتماع ساکنین علی حدہ کلام عرب میں جائز ہے اور وہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ دو ساکنوں میں پہلا مدہ زائدہ یا یائے تصغیر ہو اور دوسرا ساکن مدغم ہو اور ایک ہی کلمہ ہو جیسے اِخمَرَّ، اسی باب کی ماضی مجہول جیسے اُحْمُوْرَّ۔

8 نون وقایہ: وہ نون ہے جو فعل کے آخر میں یائے متکلم سے پہلے آئے جیسے ضَرَبَنِیْ۔

وجہ تسمیہ: وقایہ کا معنی ہے بچانا اور یہ نون فعل کے آخر کو کسرہ سے بچاتا ہے اس لیے اسے نون وقایہ کہتے ہیں۔

مزید اصطلاحات

1 زمانہ: وقت کو کہتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں: 1 ماضی 2 حال 3 مستقبل

2 صیغہ: لفظ کو کہتے ہیں۔ فعل ماضی اور مضارع کے چودہ صیغے اور فعل امر حاضر کے چھ صیغے ہیں۔

3 واحد: ایک کو، تثنیہ دو کو اور جمع دو سے زائد کو کہتے ہیں۔

4 مذکر و مؤنث: مذکر نر کو اور مؤنث مادہ کو کہتے ہیں، یا مذکر وہ ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت نہ ہو جبکہ مؤنث اس کے برعکس ہے۔

5 غائب، حاضر، متکلم: غائب: جو بات کرتے وقت موجود نہ ہو، حاضر، جس سے بات کی جائے اور متکلم، بات کرنے والے کو کہتے ہیں۔

سہ اقسام: سہ اقسام سے مراد اسم، فعل اور حرف ہے۔

شش اقسام: شش اقسام سے مراد ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ، خماسی مجرد اور خماسی مزید فیہ ہیں۔

ہفت اقسام: صَحِیحَ اسْتُ و مِثَالَ اسْتُ و مُضَاعَف لَفِیفُ و نَاقِصُ و مَهْمُوزُ و اَجْوَف

نوٹ: اس کی مزید وضاحت آگے آئے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ

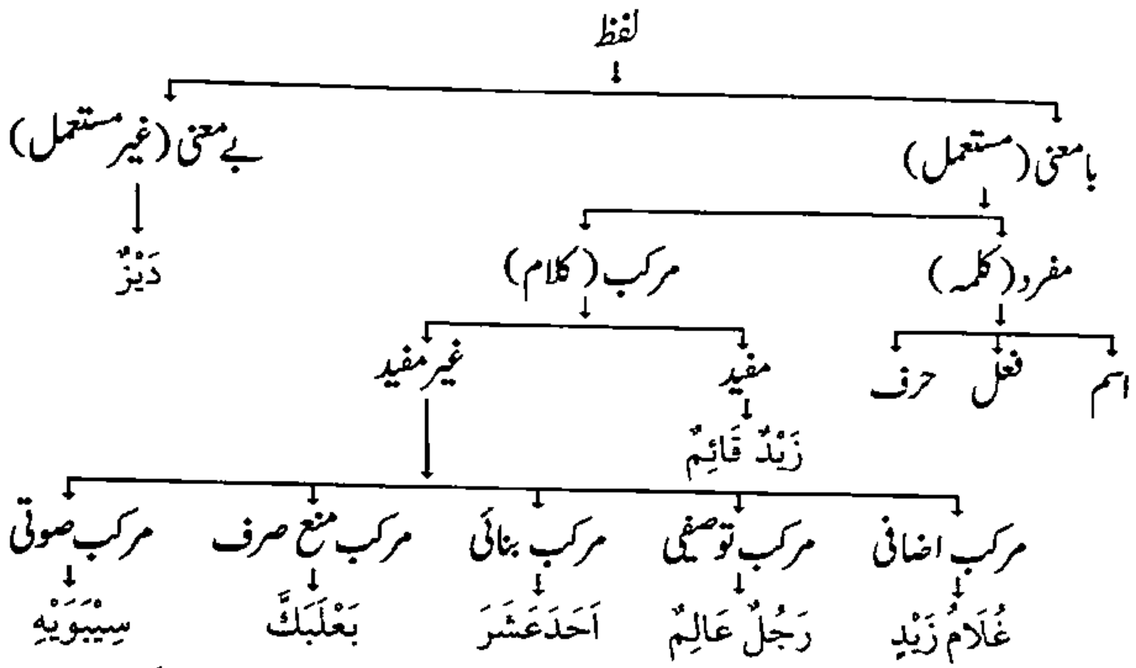

اس کا لغوی معنی پھینکنا ہے چاہے ذوی العقول کی طرف سے ہو، جیسے: اَکَلْتُ التَّمْرَةَ وَلَفَظْتُ النَّوَاةَ، چاہے غیر ذوی العقول کی طرف سے ہو، جیسے: لَفَظَتِ الرُّحَى الدَّقِیقَ چکی نے آٹا پھینکا۔

اصطلاحی تعریف: هُوَ مَایَتَلَفَّظُ بِهِ الْاِنْسَانُ قَلِیْلًا کَانَ اَوْ کَثِیْرًا حَقِیْقَةً کَانَ اَوْ حُکْمًا مَوْضُوْعًا کَانَ أَوْ مُهْمَلًا مُفْرَدًا کَانَ أَوْ مُرَکَّبًا، وہ بول جس کا انسان تلفظ کرے چاہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ حقیقۃ تلفظ کرے یا حکماً چاہے وہ بامعنی ہو یا بے معنی چاہے وہ مفرد ہو یا مرکب ان سب کی مثالیں درج ذیل ہیں:

[1] زَیْدٌ [2] ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا [3] خَالِدٌ [4] اِضْرِبْ میں اَنْتَ [5] سَمْعٌ [6] دَیْزٌ [7] غُلَامٌ [8] غُلَامُ زَیْدٍ۔

کلمہ کی تعریف: کلمہ کی جمع کلمات ہے، اور یہ کَلْمٌ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے زخمی کرنا چونکہ بعض کلمات کا اثر تلوار اور نیزے سے بھی گہرا ہوتا ہے اس لیے اسے کلمہ کہتے ہیں، جیسا کہ کسی شاعر نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جِرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامُ وَلَايَلْتَامُ مَاجَرَحَ اللِّسَانُ

اصطلاحی تعریف: هُوَ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ، کلمہ وہ لفظ ہے جو مفرد معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: کِتَابٌ، قَلَمٌ۔

سہ اقسام کا بیان

معنی کے اعتبار سے کلمہ کی تین قسمیں ہیں جس کی وجہ حصر درج ذیل ہے:

1. کلمہ کی تین حالتیں ہیں یعنی یا تو وہ ذات پر دلالت کرے گا یا وصف پر یا ربط پر۔ اگر ذات پر دلالت کرے تو اسم، اگر وصف پر دلالت کرے تو فعل اور اگر ربط پر دلالت کرے تو حرف ہوگا۔

2. کلمہ یا تو اپنے معنی پر خود دلالت کرے گا یا نہیں کرے گا اگر نہیں کرے گا تو حرف ہوگا اگر اپنے معنی پر دلالت کرے گا تو اس میں یا زمانہ پایا جائے گا یا نہیں پایا جائے گا اگر زمانہ نہیں پایا جائے گا تو اسم ہوگا اور اگر زمانہ پایا جائے گا تو فعل ہوگا۔

اسم کی لغوی تعریف: اسم کا لغوی معنی بلندی ہے چونکہ یہ اپنی دونوں ہم قسموں فعل وحرف سے بلند ہوتا ہے کہ دو اسموں سے جملہ بن سکتا ہے جبکہ دو فعلوں یا حرفوں سے نہیں بن سکتا اس لیے اسے اسم کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف: هُوَ مَا وُضِعَ لِتَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا غَيْرَ مُقْتَرِنٍ بِأَحَدِ الْأَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ، اسم وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمے کے ساتھ ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے، جیسے: وَرْدَةٌ "گلاب کا پھول"، نَصْرٌ "مدد کرنا"۔

فعل کی لغوی تعریف: لغوی معنی کام کرنا ہے۔

اصطلاحی تعریف: هُوَ مَا وُضِعَ لِتَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا دَلَالَةً مُقْتَرِنَةً بِزَمَانِ ذَالِكَ الْمَعْنٰى، فعل وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: نَصَرَ "اس نے مدد کی، يَنْصُرُ وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔

حرف کی لغوی تعریف: حرف کا لغوی معنی طرف یا کنارہ ہے۔

اصطلاحی تعریف: هُوَ كَلِمَةٌ لَا تَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا بَلْ تَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ غَيْرِهَا، حرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو، جیسے: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں ب حرف ہے۔

نوٹ: اسم، فعل اور حرف کی اکٹھی مثال یوں سمجھی جا سکتی ہے: اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً کہ اس میں اَنْزَلَ فعل مِنْ حرف جبکہ لفظ اللّٰہ، السماء اور ماء اسم ہیں۔

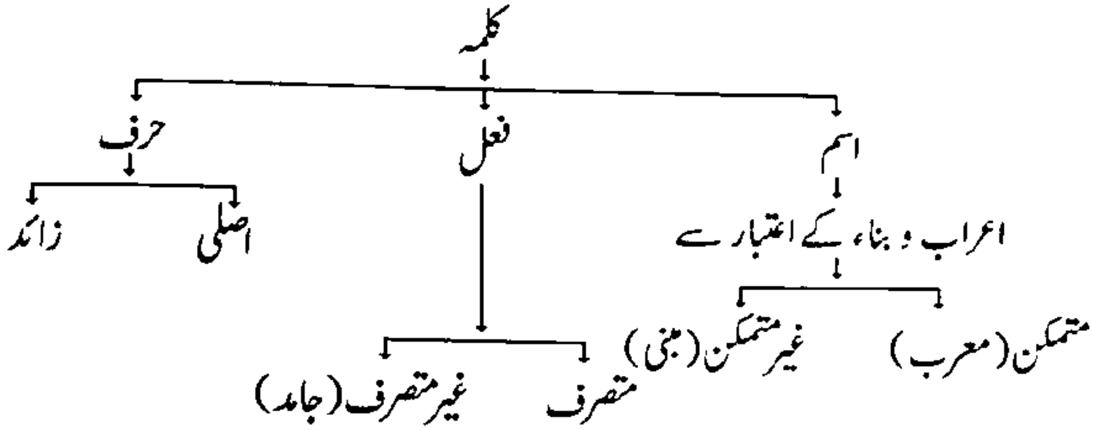

متصرف: وہ فعل جس کی گردان ہو جیسے: قَرَأَ، كَتَبَ۔

غیر متصرف: وہ فعل جس کی گردان نہ ہو جیسے: فعل تعجب، فعل مدح وذم۔

فائدہ: فعل کو فعل اس لیے کہتے ہیں کہ وہ حدث پر مشتمل ہوتا ہے اور حدث تین چیزوں سے مرکب ہوتا ہے:

1 کام 2 زمانہ 3 نسبت الی الفاعل

فعل کا بیان

فعل کی اقسام

فعل کی تقسیم اول زمانہ کے اعتبار سے:

زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: 1 ماضی 2 مضارع 3 امر

فعل ماضی

لغوی تعریف: یہ مَضٰى يَمْضِيْ سے مشتق ہو کر اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے گزرا ہوا جیسا کہ عربی محاورہ بولا جاتا ہے: مَضٰى مَا مَضٰى "جو ہوا سو ہوا" اسی سے ماضی کا لفظ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحی تعریف: ماضی وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ "اس نے گزشتہ زمانے میں مارا" اور ذَهَبَ "وہ زمانہ گزشتہ میں گیا"۔
ماضی اور فعل ماضی میں فرق: ماضی گزرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں اور فعل ماضی وہ لفظ ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام پر دلالت کرے۔

فعل مضارع

لغوی تعریف: یہ ضَارَعَ یُضَارِعُ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے مشابہ۔
وجہ تسمیہ: چونکہ یہ فعل حروف کی تعداد نیز حرکات وسکنات اور زمانہ حال یا استقبال کو شامل ہونے میں اسم فاعل کے لفظاً ومعنیً مشابہ ہے اس لیے اسے فعل مضارع کہتے ہیں۔
اصطلاحی تعریف: اس سے مراد وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے جیسے یَنْصُرُ (وہ ایک مرد مدد کرتا ہے یا کرے گا)۔ یَطْلُعُ (سورج طلوع ہوتا ہے یا ہوگا)

فعل امر

لغوی تعریف: یہ اَمَرَ یَأْمُرُ سے مصدر ہے جس کا معنی ہے حکم دینا۔
اصطلاحی تعریف: اس سے مراد ہر وہ فعل ہے جس کے ذریعہ سے فاعل مخاطب کو زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے جیسے اُنْصُرْ (تو ایک مرد مدد کر)۔

فعل نہی

لغوی تعریف: یہ نَهٰی یَنْهٰی سے مصدر ہے جس کا معنی ہوتا ہے روکنا۔
اصطلاحی تعریف: اس سے مراد وہ فعل ہے جس کے ساتھ زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے سے روکا جائے، جیسے: لَاتَنْصُرْ "تو مدد نہ کر"۔
اکثر علمائے صرف کے نزدیک نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت یہ ایسا فعل مضارع ہے جس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے لائے نہی لگا دیا جائے۔ اسی طرح امر حاضر مجہول اور امر غائب و متکلم معروف و مجہول بھی درحقیقت فعل مضارع کی قسمیں ہیں۔ فعل کی تیسری قسم امر سے مراد صرف امر حاضر معروف ہوتا ہے۔

فعل کی تقسیم ثانی مفعول بہ کی ضرورت وعدم ضرورت کے اعتبار سے

مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: [1] فعل لازم [2] فعل متعدی

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے اور بذات خود مفعول بہ کو نصب نہ دے جیسے: ذَهَبَ خَالِدٌ ''خالد گیا''، جَلَسَ حَامِدٌ ''حامد بیٹھا''۔

فعل متعدی: وہ فعل ہے جسے فاعل کے علاوہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو اور بذات خود مفعول بہ کو نصب دے فعل متعدی ہے، جیسے: ضَرَبَ ''اس نے مارا''، یہاں ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا ''مارا زید نے عمرو کو'' یہاں ضرب فعل متعدی ہے اس نے عمرو مفعول بہ کو بذات خود نصب دی ہے۔

فعل متعدی کی اقسام: فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں:

① متعدی بہ یک مفعول بہ: وہ فعل جو ایک مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا۔

② متعدی بہ دو مفعول بہ: وہ فعل جو دو مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا عَالِمًا۔

③ متعدی بہ سہ مفعول بہ: وہ فعل جو تین مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: اَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا.

اعتراض: یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے جیسے فعل متعدی ضَرَبَ کے معنی مفعول کے ملے بغیر سمجھ میں نہیں آتے اسی طرح جَلَسَ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فاعل کہاں بیٹھا اور کب بیٹھا۔ یہاں آپ نے پہلے فعل یعنی ضَرَبَ کو متعدی اور جَلَسَ کو لازم کہہ دیا؟

جواب: فعل متعدی وہ فعل ہوتا ہے جس کو فاعل کے علاوہ مفعول بہ کی ضرورت ہو اور وہ فعل جو مفعول بہ کے علاوہ کسی اور مفعول کا تقاضا کرے اس کا اعتبار نہ ہوگا کیونکہ مفعول بہ اصل ہے۔ اور باقی تمام مفاعیل فروعات ہیں۔ نیز دیگر مفاعیل فعل لازم و متعدی دونوں کے ساتھ آسکتے ہیں۔

فعل لازم کی پہچان کا طریقہ: اردو زبان میں فعل لازم اور فعل متعدی کو پہچاننا بہت ہی آسان ہے اور اس کے دو طریقے ہیں:

[1] اگر فعل ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے میں ترجمہ کرتے ہوئے ''وہ'' کا لفظ آجائے تو وہ فعل لازم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گا جیسے جَسَ (وہ ایک مرد بیٹھا) اور اگر فعل ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے ترجمہ میں "اس "وغیرہ کا لفظ آ جائے تو وہ فعل متعدی ہو گا جیسے نَصَرَ "اس ایک مرد نے مدد کی"۔

☆ فعل لازم اور متعدی کی پہچان کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ کسی بھی فعل پر کس کو یا کس کی کا سوال اٹھائیں اگر اس کا جواب دینا ممکن ہو تو وہ فعل متعدی ہو گا ورنہ لازم ہو گا۔

فعل کی تقسیم ثالث نسبت کے اعتبار سے

نسبت کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: [1] فعل معروف [2] فعل مجہول

فعل معروف: وہ فعل ہے جو فاعل جلی (اسم ظاہر) یا فاعل خفی (اسم ضمیر) کی طرف منسوب ہو جیسے خَلَقَ اللّٰہُ و یَخْلُقُ ،اسے فعل مبنی للفاعل بھی کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: فعل معروف کو معروف اس لیے کہتے ہیں کہ معروف کا معنی ہے پہچانا ہوا۔ فعل معروف کا فاعل بھی پہچانا ہوا ہوتا ہے اس لیے اسے معروف کہتے ہیں۔

فعل مجہول: فعل مجہول وہ فعل ہے جو فاعل کی طرف منسوب نہ ہو بلکہ مفعول جلی یا مفعول خفی کی طرف منسوب ہو جس کو مَفْعُوْلٌ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ یا نَائِبُ الْفَاعِلِ کہتے ہیں، جیسے: خُلِقَ العَالَمُ و يُخْلَقُ، فعل مجہول کو فعل مبنی للمفعول بھی کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: فعل مجہول کو مجہول اس لیے کہتے ہیں کہ مجہول کا معنی ہے نامعلوم۔ چونکہ فعل مجہول میں فاعل (کام کرنے والا) نامعلوم ہوتا ہے اس لیے اس کو فعل مجہول کہتے ہیں۔

فعل کی تقسیم رابع ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے

ثبوت وعدم ثبوت کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: [1] فعل مثبت [2] فعل منفی

فعل مثبت: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے اور اس سے پہلے کوئی بھی حرف نفی نہ ہو، جیسے: شَرُفَ وغیرہ۔

فعل منفی: وہ فعل ہے جس میں کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا سمجھا جائے اور اس سے پہلے حروف نفی میں سے کوئی ہو، جیسے: مَاضَرَبَ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فعل کی تقسیم خامس فاعل کے اعتبار سے

فاعل کے اعتبار سے فعل کے اٹھارہ صیغے بنتے ہیں: تین مذکر غائب، تین مؤنث غائب، تین مذکر حاضر، تین مؤنث حاضر، تین مذکر متکلم اور تین مؤنث متکلم۔

وجہ حصر: کوئی بھی فاعل تین حالتوں سے خالی نہیں ہوتا یا تو فاعل غائب ہوگا یا مخاطب یا پھر متکلم ہوگا ان میں سے ہر ایک مذکر ہوگا یا مؤنث ہوگا اور ہر حال میں اس کا واحد، تثنیہ و جمع ہونا بھی ضروری ہے۔ تو اس اعتبار سے فاعل کی کل اٹھارہ مذکورہ بالا صورتیں بنتی ہیں۔ جس کے مطابق فعل کے بھی اٹھارہ صیغے ہونے چاہیے تھے، لیکن متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے اب صرف دو صیغے استعمال ہوتے ہیں جن کا تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث ہونا سیاق کلام سے پہچانا جاتا ہے۔ لہذا اٹھارہ کی بجائے چودہ صیغے ہی مستعمل ہیں۔ جو اٹھارہ صیغوں کا معنی ادا کرتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: فعل کے چودہ صیغوں میں سے واحد مذکر غائب ماضی معروف اصل ہوتا ہے باقی تمام صیغے اسی سے بنتے ہیں اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے:

صیغہ واحد مذکر غائب سے تثنیہ مذکر غائب بنانے کے لیے اس کے آخر میں الف بڑھا دیں جیسے فَعَلَ سے فَعَلَا۔

جمع مذکر غائب بنانے کے لیے اس کے آخر میں واؤ بڑھا کر ما قبل کو ضمہ دے دیں جیسے فَعَلَ سے فَعَلُوْا۔ آخر میں الف واؤ جمع اور واؤ عاطفہ میں فرق کرنے کے لیے آیا ہے۔

واحد مؤنث غائب بنانے کے لیے اس کے آخر میں تائے تانیث ساکن لگا دیں جیسے فَعَلَ سے فَعَلَتْ (تائے مبسوطہ)۔

تثنیہ مؤنث غائب بنانے کے لیے تائے تانیث کے بعد الف لگا دیں جیسے فَعَلَتْ سے فَعَلَتَا۔

جمع مؤنث غائب بنانے کے لیے واحد مذکر غائب کے آخر میں نون مفتوح لگا دیں جیسے فَعَلْنَ۔ نون مفتوح لگانے سے لام کلمہ (توالی حرکات سے بچنے کے لیے) ساکن ہو جائے گا۔

واحد مذکر حاضر بنانے کے لیے لام کلمہ ساکن کر کے آخر میں تائے مفتوح لگا دیں جیسے فَعَلْتَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تثنیہ مذکر حاضر بنانے کے لیے آخر میں تُمَا لگا دیں جیسے فَعَلْتُمَا۔

جمع مذکر حاضر بنانے کے لیے آخر میں تُمْ لگا دیں جیسے فَعَلْتُمْ۔

واحد مؤنث حاضر بنانے کے لیے آخر میں تائے مکسور لگا دیں جیسے فَعَلْتِ۔

تثنیہ مؤنث حاضر بنانے کے لیے آخر میں تُمَا لگا دیں جیسے فَعَلْتُمَا۔

جمع مؤنث حاضر بنانے کے لیے اس کے آخر میں تُنَّ لگا دیں جیسے فَعَلْتُنَّ۔

واحد متکلم بنانے کے لیے اس کے آخر میں تائے مضموم لگا دیں جیسے فَعَلْتُ۔

تثنیہ وجمع متکلم بنانے کے لیے آخر میں نَا لگا دیں جیسے فَعَلْنَا۔

فائدہ: فعل کبھی غائب، کبھی حاضر اور کبھی متکلم کہلاتا ہے۔ بعض صیغے مذکر اور بعض مؤنث اور بعض صیغے تثنیہ اور جمع ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں فعل تثنیہ اور جمع نہیں ہوتا کیونکہ تثنیہ وجمع ہونا اسم کا خاصہ ہے نہ کہ فعل کا۔ اسی طرح فعل غائب، حاضر، متکلم، مذکر ومؤنث بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ تمام حالتیں فاعل کی ہوتی ہیں لیکن اسے فعل غائب، مخاطب، متکلم، مذکر ومؤنث فاعل کے اعتبار سے کہتے ہیں کہ فاعل کے بغیر فعل پورا ہو ہی نہیں سکتا تو فاعل کی مختلف شکلوں کی تبدیلی کی وجہ سے یہ غائب، حاضر، متکلم، مذکر ومؤنث اور واحد، تثنیہ وجمع لکھے جاتے ہیں۔

فعل ماضی کا بیان

فعل ماضی معروف کے اوزان: ثلاثی مجرد سے ماضی معروف کے تین اوزان ہیں: [1] فَعَلَ جیسے ضَرَبَ، نَصَرَ، فَتَحَ [2] فَعِلَ جیسے فَرِحَ، نَعِمَ [3] فَعُلَ جیسے کَرُمَ، شَرُفَ

نوٹ: ماضی معروف کے فاکلمہ اور لام کلمہ کی حرکت یکساں رہتی ہے یعنی ان دونوں پر ہمیشہ فتحہ ہی رہے گا اور عین کلمہ پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں۔

فائدہ: ثلاثی مجرد کے ابواب میں سے سب سے زیادہ استعمال ہونے والا باب نَصَرَ یَنْصُرُ ہے، دوسرے نمبر باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور تیسرے نمبر پر باب سَمِعَ یَسْمَعُ، چوتھے نمبر پر فَتَحَ یَفْتَحُ ہے، پانچویں نمبر پر کَرُمَ یَکْرُمُ اور سب سے کم استعمال ہونے والا باب حَسِبَ یَحْسِبُ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گردان فعل ماضی معروف

[illegible]	معنی	تعداد	جنس
فَعَلَ	اس (ایک مرد) نے کیا۔	واحد	مذکر غائب
فَعَلَا	ان (دو مردوں) نے کیا۔	تثنیہ	مذکر غائب
فَعَلُوْا	ان (سب مردوں) نے کیا۔	جمع	مذکر غائب
فَعَلَتْ	اس (ایک عورت) نے کیا۔	واحد	مؤنث غائب
فَعَلَتَا	ان (دو عورتوں) نے کیا۔	تثنیہ	مؤنث غائب
فَعَلْنَ	ان (سب عورتوں) نے کیا۔	جمع	مؤنث غائب
فَعَلْتَ	تو (ایک مرد) نے کیا۔	واحد	مذکر حاضر
فَعَلْتُمَا ❶	تم (دو مردوں) نے کیا۔	تثنیہ	مذکر حاضر
فَعَلْتُمْ	تم (سب مردوں) نے کیا۔	جمع	مذکر حاضر
فَعَلْتِ	تو (ایک عورت) نے کیا۔	واحد	مؤنث حاضر
فَعَلْتُمَا	تم (دو عورتوں) نے کیا۔	تثنیہ	مؤنث حاضر
فَعَلْتُنَّ	تم (سب عورتوں) نے کیا۔	جمع	مؤنث حاضر
فَعَلْتُ ❷	میں (ایک مرد یا عورت) نے کیا۔	واحد	مذکر و مؤنث متکلم
فَعَلْنَا ❸	ہم (دو مردوں یا دو عورتوں / سب مردوں یا سب عورتوں) نے کیا۔	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم

نوٹ : فعل ماضی کی دیگر اقسام اور ان کی تصریفات فعل مضارع کی بحث کے بعد آئیں گی۔

❶ یہ صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر میں مشترک ہے لیکن چونکہ درمیان میں فاصلہ ہے اس لیے اسے گردان میں دوبار لکھا جاتا ہے بخلاف متکلم کے صیغوں کے۔ ❷ یہ صیغہ واحد مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔ ❸ یہ صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صیغوں کی شناخت اور ان میں فاعل کی ضمیر

صیغہ	حل صیغہ	شناخت
فَعَلَ	واحد مذکر غائب	یہ صیغہ سب علامتوں سے خالی ہے اور اس میں فاعل کی ضمیر ''ھو'' مستتر ہے۔
فَعَلَا	تثنیہ مذکر غائب	آخر میں ''الف'' تثنیہ مذکر کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی۔
فَعَلُوْا ❶	جمع مذکر غائب	آخر میں ''واؤ'' جمع مذکر کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی۔
فَعَلَتْ	واحد مؤنث غائب	''ت'' ساکن واحد مؤنث غائب کی علامت ہے اور ''ھی'' فاعل کی ضمیر مستتر ہے۔
فَعَلَتَا ❷	تثنیہ مؤنث غائب	''تا'' تثنیہ مؤنث غائب کی علامت ہے اور ''الف'' فاعل کی ضمیر ہے۔
فَعَلْنَ	جمع مؤنث غائب	''ن'' مفتوح جمع مؤنث غائب کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر ہے۔
فَعَلْتَ	واحد مذکر حاضر	''ت'' مفتوح واحد مذکر حاضر کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔

❶ فعلوا کے آخر میں ''الف'' واؤ جمع اور واؤ عطف کے درمیان فرق کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے جیسے ''وَ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ'' میں واؤ جمع ہے نہ کہ عاطفہ، نیز جمع مذکر فعل مضارع میں بھی اگر آخر سے نون اعرابی گرا ہوا ہو تو واؤ جمع کے بعد یہ الف لکھا جاتا ہے، جیسے: اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا اسی طرح جمع مذکر امر حاضر کے واو کے بعد بھی، جیسے: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا لیکن تتبع سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ قرآن مجید میں مذکورہ بالا صیغ کی واو جمع اگر ہمزہ کے بعد ہو تو واو جمع کے بعد الف نہیں لکھا جاتا، جیسے: ﴿فَبَاءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ﴾ (البقرۃ:90) اسی طرح مذکورہ بالا صیغ کے ساتھ اگر ضمیر منصوب متصل ہو تو پھر بھی یہ الف عدم ضرورت کی وجہ سے نہیں لکھا جاتا، جیسے: وَمَا ظَلَمُوْنَا ،لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ.

❷ اس صیغہ میں ''ت'' علامت تانیث اور ''الف'' علامت تثنیہ غائب ہے۔ دونوں کو ملانے سے ''تا'' تثنیہ مؤنث غائب کی علامت بنی اور ''ت'' اصل میں ساکن تھی۔ تثنیہ کا الف ملنے سے دو ساکن اکٹھے ہو گئے تو ''ت'' کو الف کے موافق حرکت فتحہ دے دی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فعلتما	تثنیہ مذکر حاضر	''تما'' تثنیہ مذکر حاضر کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
فَعلتُمْ	جمع مذکر حاضر	''تم'' جمع مذکر حاضر کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
فَعلتِ	واحد مؤنث حاضر	''ت'' مکسور واحد مؤنث حاضر کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
فعلتما	تثنیہ مؤنث حاضر	''تما'' تثنیہ مؤنث حاضر کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
فعلتنّ	جمع مؤنث حاضر	''تنّ'' جمع مؤنث حاضر کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
فعلتُ	واحد مذکر و مؤنث متکلم	''ت'' مضموم واحد مذکر و مؤنث متکلم کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
فعلنَا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	''نا'' تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم کی علامت بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔

نوٹ: ماضی کے چودہ صیغوں میں سے دو صیغے واحد مذکر و مؤنث غائب میں فاعل کی ضمیر مستتر ہے اور باقی تمام میں بارز ہے۔

فعل ماضی مجہول

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ: ماضی مجہول، ماضی معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ ماضی معروف کے آخری حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دیں اور آخری حرف کے ماقبل کو کسرہ دے دیں، اگر کسرہ نہ ہو اور باقی تمام متحرک حروف کو ضمہ دے دیں تو ماضی مجہول بن جائے گا۔ جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ اور اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ۔ ❶

❶ ماضی مجہول میں آخر کا ماقبل ہمیشہ مکسور ہوتا ہے خواہ وہ تقدیراً ہی کیوں نہ ہو، جیسے: قِیْلَ اُخْتِیْرَ وغیرہ نیز جب باب مفاعلہ ماضی مجہول بنائی جائے گی تو الف مفاعلہ فاء کلمہ پر ضمہ کی وجہ سے واو سے بدل جائے گا، جیسے: قَاتَلَ سے قُوْتِلَ وغیرہ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گردان ماضی مجہول (فعل متعدی)

صیغہ	معنی	افراد	جنس
ضُرِبَ	اس ایک مرد کو مارا گیا۔	واحد	مذکر غائب
ضُرِبَا	ان دو مردوں کو مارا گیا۔	تثنیہ	مذکر غائب
ضُرِبُوْا	ان سب مردوں کو مارا گیا۔	جمع	مذکر غائب
ضُرِبَتْ	اس ایک عورت کو مارا گیا۔	واحد	مؤنث غائب
ضُرِبَتَا	ان دو عورتوں کو مارا گیا۔	تثنیہ	مؤنث غائب
ضُرِبْنَ	ان سب عورتوں کو مارا گیا۔	جمع	مؤنث غائب
ضُرِبْتَ	تجھ ایک مرد کو مارا گیا۔	واحد	مذکر حاضر
ضُرِبْتُمَا	تم دو مردوں کو مارا گیا۔	تثنیہ	مذکر حاضر
ضُرِبْتُمْ	تم سب مردوں کو مارا گیا۔	جمع	مذکر حاضر
ضُرِبْتِ	تجھ ایک عورت کو مارا گیا۔	واحد	مؤنث حاضر
ضُرِبْتُمَا	تم دو عورتوں کو مارا گیا۔	تثنیہ	مؤنث حاضر
ضُرِبْتُنَّ	تم سب عورتوں کو مارا گیا۔	جمع	مؤنث حاضر
ضُرِبْتُ	میں ایک مرد یا عورت کو مارا گیا۔	واحد	مذکر و مؤنث متکلم
ضُرِبْنَا	ہم دو مردوں یا دو عورتوں / سب مردوں یا سب عورتوں کو مارا گیا۔	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم

نوٹ: ماضی معلوم کا دوسرا حرف مفتوح ،مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے لیکن ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہی آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردان فعل ماضی مجہول (فعل لازم)

فعل	ترجمہ	افراد	جنس
ذُهِبَ بِهٖ	اس ایک مرد کو لے جایا گیا۔	واحد	مذکر غائب
ذُهِبَ بِهِمَا	ان دو مردوں کو لے جایا گیا۔	تثنیہ	مذکر غائب
ذُهِبَ بِهِمْ	ان سب مردوں کو لے جایا گیا۔	جمع	مذکر غائب
ذُهِبَ بِهَا	اس ایک عورت کو لے جایا گیا۔	واحد	مؤنث غائب
ذُهِبَ بِهِمَا	ان دو عورتوں کو لے جایا گیا۔	تثنیہ	مؤنث غائب
ذُهِبَ بِهِنَّ	ان سب عورتوں کو لے جایا گیا۔	جمع	مؤنث غائب
ذُهِبَ بِكَ	تجھ ایک مرد کو لے جایا گیا۔	واحد	مذکر حاضر
ذُهِبَ بِكُمَا	تم دو مردوں کو لے جایا گیا۔	تثنیہ	مذکر حاضر
ذُهِبَ بِكُمْ	تم سب مردوں کو لے جایا گیا۔	جمع	مذکر حاضر
ذُهِبَ بِكِ	تجھ ایک عورت کو لے جایا گیا۔	واحد	مؤنث حاضر
ذُهِبَ بِكُمَا	تم دو عورتوں کو لے جایا گیا۔	تثنیہ	مؤنث حاضر
ذُهِبَ بِكُنَّ	تم سب عورتوں کو لے جایا گیا۔	جمع	مؤنث حاضر
ذُهِبَ بِیْ	میں ایک مرد یا عورت کو لے جایا گیا۔	واحد	مذکر ومؤنث متکلم
ذُهِبَ بِنَا	ہم دو مردوں یا دو عورتوں / سب مردوں یا سب عورتوں کو لے جایا گیا	تثنیہ وجمع	مذکر ومؤنث متکلم

نوٹ : فعل لازم سے مجہول نہیں آتا کیونکہ مجہول میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول نہیں ہوتا البتہ فعل لازم سے اگر مجہول کے معنی ادا کرنا مقصود ہوں تو اسے حرف جر کے ذریعہ متعدی کریں گے اس طرح کہ حرف جر اسم ظاہر یا اسم ضمیر پر داخل کر دیں، جیسے: ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ۔

فعل ماضی منفی بنانے کا طریقہ: ماضی مثبت کے شروع میں ما یا لا لگا دینے سے فعل ماضی منفی بن جاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماولا داخل کرنے سے ماضی مثبت کے صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

ماولا کے استعمال میں فرق

عام طور پر فعل ماضی کے شروع میں حرف نفی ما آتا ہے لیکن جب تین شرطیں پائی جائیں تو ماضی کے شروع میں حرف نفی لا بھی داخل ہو جاتا ہے۔

- جب ماضی تکرار کے ساتھ آئے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ﴾
- جب فعل ماضی محل دعا میں ہو، جیسے: لَا بَارَكَ اللّٰهُ یا لَا رَدَّهُ اللّٰهُ۔
- جب فعل ماضی جواب قسم میں واقع ہو، جیسے: اَقْسَمْتُ عَلَيْهِ اَلَّا شَتَمَ ''میں نے اس پر قسم ڈالی کہ وہ گالی نہ دے۔

ماضی کی دیگر اقسام: فعل ماضی کی سات اقسام ہیں: 1 ماضی مطلق 2 ماضی قریب 3 ماضی بعید 4 ماضی استمراری 5 ماضی شکیہ یا احتمالی 6 ماضی تمنی یا تمنائی 7 ماضی شرطیہ

تنبیہ: ماضی کی مندرجہ بالا اقسام کو عام طور پر اردو اور فارسی گرائمر کی کتابوں میں بیان کیا جاتا ہے اور عربی گرائمر میں ماضی کی ان اقسام کو اس انداز سے بیان نہیں کیا جاتا ذیل میں ان سب کی تعریفات اور گردانیں لکھی جاتی ہیں۔

1 ماضی مطلق: مطلق کا معنی عام اور آزاد ہے جس میں کوئی قید نہ ہو یعنی ایسا فعل ماضی جس میں گزرا ہوا زمانہ تو پایا جائے لیکن اس میں قرب و بعد کا لحاظ نہ ہو جیسے نَصَرَ'' اس ایک مرد نے گزرے ہوئے زمانہ میں مدد کی''، ماضی مطلق کی چار قسمیں ہیں:

1 ماضی مثبت معروف 2 ماضی مثبت مجہول 3 ماضی منفی معروف 4 ماضی منفی مجہول

فائدہ: ماضی مطلق کی گردانیں پہلے گزر چکی ہیں۔

2 ماضی قریب: ایسا فعل ماضی جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ''نماز کھڑی ہو چکی ہے'' اور قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى السُّوْقِ ''زید بازار گیا ہے''۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظِ قَدْ لگانے سے ماضی قریب بن جاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible] ی پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ تاکید کا مفہوم بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ جیسے قَدْ دَقَّ الجرسُ

[illegible] گھنٹی بج چکی ہے۔‘‘

نوٹ: فعل ماضی قریب میں لفظ قد ایک ہی حالت پر برقرار رہتا ہے صرف ماضی کے صیغوں میں تبدیلی آتی رہتی ہے (کیونکہ قد حرف ہے اور حروف مبنی ہونے کی وجہ سے مختلف صیغوں میں تبدیل نہیں ہوتے)۔‘‘

گردان فعل ماضی قریب		
جمع	**تثنیہ**	**واحد**
قَدْنَصَرُوْا	قَدْنَصَرَا	قَدْنَصَرَ
قَدْنَصَرْنَ	قَدْنَصَرَتَا	قَدْنَصَرَتْ
قَدْنَصَرْتُمْ	قَدْنَصَرْتُمَا	قَدْنَصَرْتَ
قَدْنَصَرْتُنَّ	قَدْنَصَرْتُمَا	قَدْنَصَرْتِ
قَدْنَصَرْنَا	قَدْنَصَرْنَا	قَدْنَصَرْتُ

- **ماضی بعید:** ایسا فعل ماضی جو دور کا گزرا ہوا زمانہ بتائے جیسے کَانَ ذَهَبَ ’’وہ گیا تھا۔‘‘

ماضی بعید بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظ کَانَ لگانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے جیسے کَانَ اَکَلَ ’’اس نے کھانا کھایا تھا (زمانہ بعید میں)۔‘‘

نوٹ: ماضی بعید میں ماضی کے صیغوں کے بدلنے کے ساتھ ساتھ کَانَ کے صیغوں میں بھی تبدیلی آئے گی اور ترجمہ میں ’’تھا‘‘ کا لفظ آتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گردان فعل ماضی بعید

جمع	تثنیہ	واحد
كَانُوْا نَصَرُوْا	كَانَا نَصَرَا	كَانَ نَصَرَ
كُنَّ نَصَرْنَ	كَانَتَا نَصَرَتَا	كَانَتْ نَصَرَتْ
كُنْتُمْ نَصَرْتُمْ	كُنْتُمَانَصَرْتُمَا	كُنْتَ نَصَرْتَ
كُنْتُنَّ نَصَرْتُنَّ	كُنْتُمَا نَصَرْتُمَا	كُنْتِ نَصَرْتِ
كُنَّا نَصَرْنَا	كُنَّا نَصَرْنَا	كُنْتُ نَصَرْتُ

④ ماضی استمراری: استمرار کا معنی جاری رہنا ہے۔ یعنی ایسا فعل ماضی جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے مسلسل ہونے یا کرنے پر دلالت کرے جیسے كَانَ يَكْتُبُ "وہ لکھا کرتا تھا، یا وہ لکھتا تھا۔"

ماضی استمراری بنانے کا طریقہ: مضارع کے شروع میں كَانَ لگانے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے۔

نوٹ: ماضی استمراری میں صیغوں کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ كَانَ بھی مضارع کے صیغوں کے مطابق تبدیل رہتا ہے۔

گردان فعل ماضی استمراری

جمع	تثنیہ	واحد
كَانُوْا يَنْصُرُوْنَ	كَانَا يَنْصُرَانِ	كَانَ يَنْصُرُ
كُنَّ يَنْصُرْنَ	كَانَتَا تَنْصُرَانِ	كَانَتْ تَنْصُرُ
كُنْتُمْ تَنْصُرُوْنَ	كُنْتُمَا تَنْصُرَانِ	كُنْتَ تَنْصُرُ
كُنْتُنَّ تَنْصُرْنَ	كُنْتُمَا تَنْصُرَانِ	كُنْتِ تَنْصُرِيْنَ
كُنَّا نَنْصُرُ	كُنَّا نَنْصُرُ	كُنْتُ أَنْصُرُ

⑤ ماضی شکیہ یا احتمالی: ایسا فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کو شک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بیان کیا جائے جیسے لَعَلَّ زَیْدًا ذَهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (شاید کہ زید مدرسہ کی طرف گیا ہو)۔
ماضی شکیہ بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظ لَعَلَّ یا لَعَلَّمَا لگانے سے ماضی شکیہ یا احتمالی بن جاتی ہے۔

نوٹ: لَعَلَّ کبھی بھی کسی فعل سے پہلے بلاواسطہ نہیں آتا بلکہ یہ ہمیشہ کسی اسم ظاہر یا کسی ضمیر پر داخل ہوگا، جیسے: لَعَلَّمَا سَمِعَ ،لَعَلَّ حَامِدًا ذَهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ ضمیر کی مثال: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّى (عبس:3)، نیز لَعَلَّ جب ضمیر کے ذریعے فعل پر داخل ہو تو فعل کے صیغہ کے مطابق ضمیر بھی تبدیل ہو جاتی ہے، جیسے: لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ (المومن:36)

گردان فعل ماضی شکیہ		
واحد	**تثنیہ**	**جمع**
لَعَلَّهُ نَصَرَ	لَعَلَّهُمَا نَصَرَا	لَعَلَّهُمْ نَصَرُوْا
لَعَلَّهَا نَصَرَتْ	لَعَلَّهُمَا نَصَرَتَا	لَعَلَّهُنَّ نَصَرْنَ
لَعَلَّكَ نَصَرْتَ	لَعَلَّكُمَا نَصَرْتُمَا	لَعَلَّكُمْ نَصَرْتُمْ
لَعَلَّكِ نَصَرْتِ	لَعَلَّكُمَا نَصَرْتُمَا	لَعَلَّكُنَّ نَصَرْتُنَّ
لَعَلِّي نَصَرْتُ	لَعَلَّنَا نَصَرْنَا	لَعَلَّنَا نَصَرْنَا

نوٹ: ماضی پر لفظ یَكُوْنُ داخل کرنے سے بھی ماضی شکیہ یا احتمالی کا معنی پیدا ہو جاتا ہے جیسے يَكُوْنُ زَيْدٌ ذَهَبَ ''زید گیا ہوگا۔''

تنبیہ: اس قسم کے جملوں کو عربی زبان میں فعل ماضی کی کوئی قسم کہنا درست نہیں یہ دراصل جملہ اسمیہ پر لَعَلَّ یا يَكُوْنُ کے داخل کرنے کا مسئلہ ہے جس کے ذریعے عربی زبان میں فعل ماضی شکیہ کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بھی اس صورت میں جب جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل ماضی کا صیغہ ہو جیسے اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ۔ کیونکہ اس کا پہلا اسم مبتداء ہے اور دوسرا جز فعل خبر ہے۔ اب اس جملہ میں ماضی شکیہ کا مفہوم لینا ہو تو لفظ لَعَلَّ کو شروع میں لے آئیں گے تو ماضی شکیہ کا مفہوم پیدا ہو جائے گا جیسے لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ كَتَبَ۔ ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل مضارع ہو تو مفہوم شک کا پیدا ہوگا مگر زمانہ مستقبل میں جیسے لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ یَکْتُبُ (شاید کہ استاد لکھے گا)۔

6 ماضی تمنی یا تمنائی: ماضی تمنی یا تمنائی ایسا فعل ماضی ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی آرزو پر دلالت کرے جیسے لَیْتَ زَیْدًا نَجَحَ۔

ماضی تمنائی بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظ لَیْتَ لگانے سے ماضی تمنائی یا تمنی بن جاتی ہے۔

نوٹ: لَیْتَ بھی لَعَلَّ کی طرح کسی فعل پر بلاواسطہ داخل نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کسی اسم یا ضمیر کے ذریعے فعل پر داخل ہوتا ہے۔اسم کی مثال: لَیْتَ زَیْدًا نَجَحَ۔ضمیر کی مثال:﴿وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا﴾ (نبأ:40)

گردان فعل ماضی تمنائی		
واحد	تثنیہ	جمع
لَیْتَهٗ نَصَرَ	لَیْتَهُمَانَصَرَا	لَیْتَهُمْ نَصَرُوْا
لَیْتَهَانَصَرَتْ	لَیْتَهُمَانَصَرَتَا	لَیْتَهُنَّ نَصَرْنَ
لَیْتَكَ نَصَرْتَ	لَیْتَكُمَانَصَرْتُمَا	لَیْتَكُمْ نَصَرْتُمْ
لَیْتَكِ نَصَرْتِ	لَیْتَكُمَانَصَرْتُمَا	لَیْتَكُنَّ نَصَرْتُنَّ
لَیْتَنِیْ نَصَرْتُ	لَیْتَنَانَصَرْنَا	لَیْتَنَانَصَرْنَا

7 ماضی شرطیہ: وہ فعل ماضی ہے جس میں شرط کا مفہوم پایا جائے۔ ماضی شرطیہ میں ہمیشہ دو فعل آتے ہیں پہلے میں شرط بیان ہوتی ہے اور دوسرے میں اس کا جواب ہوتا ہے جیسے لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَّ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

ماضی شرطیہ بنانے کا طریقہ: عربی (فعل ماضی) میں شرط کے معنی پیدا کرنے کے لیے فعل سے پہلے لفظ لَوْ لگاتے ہیں جبکہ دوسرے فعل کے شروع میں اکثر لام مفتوح داخل ہوتا ہے جس کا ترجمہ عموماً ''ضرور'' کیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے جیسے لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

گردان فعل ماضی شرطیہ		
لَوْ سَمِعَ	لَو سَمِعَا	لَو سَمِعُوْا
لَو سَمِعَتْ	لَو سَمِعَتَا	لَوْ سَمِعْنَ
لَو سَمِعْتَ	لَو سَمِعْتُمَا	لَو سَمِعْتُمْ
لَو سَمِعْتِ	لَو سَمِعْتُمَا	لَو سَمِعْتُنَّ
لَو سَمِعْتُ	لَو سَمِعْنَا	لَو سَمِعْنَا

فائدہ: فعل ماضی اکثر تو زمانہ ماضی پر دلالت کرتا لیکن بعض صورتوں میں زمانہ حال یا استقبال پر بھی دلالت کرتا ہے، چند ایک صورتیں درج ذیل ہیں:

- جب فعل ماضی پر اِذَا داخل ہو، جیسے: اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (النصر:1)
- جب فعل ماضی پر حروف شرط جازمہ داخل ہوں اور فعل ماضی شرط یا جواب شرط واقع ہو، جیسے: اِنْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ
- جب فعل ماضی کا عطف اس فعل پر ہو جو مستقبل کا معنی دے رہا ہو، جیسے: وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ (النمل:87)
- جب فعل ماضی میں طلب کا معنی پایا جائے مثلاً دعا یا بددعا، جیسے حدیث نبوی میں آیا «اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ» (الحدیث)

جب فعل سے اخبار کی بجائے انشاء کا ارادہ کیا جائے تو فعل ماضی زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے، جیسے: بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ اَنْكَحْتُ، طَلَّقْتُ وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فعل مضارع کا بیان

لغوی تعریف: یہ باب مفاعلہ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنی مشابہ ہونا ہے۔
وجہ تسمیہ: فعل مضارع کو مضارع اس لیے کہتے ہیں یہ اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اور یہ مشابہت چار طرح سے پائی جاتی ہے:

- حرکات وسکنات میں
- تعداد حروف میں
- زمانہ حال واستقبال میں
- لام تاکید کے داخل ہونے میں

اصطلاحی تعریف: وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا استقبال میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے جیسے یَقْرَأُ ''وہ پڑھتا یا پڑھے گا''۔
فعل مضارع بنانے کا طریقہ: فعل مضارع ہمیشہ فعل ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کے شروع میں حروف اَتین میں سے ایک حرف اس طرح لگا دیا جائے: (ی) چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے وہ چار صیغے یہ ہیں: تین صیغے مذکر غائب کے اور ایک صیغہ جمع مؤنث غائب کا۔(ت) آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے: تین مذکر حاضر، تین مؤنث حاضر اور دو صیغے واحد و تثنیہ مؤنث غائب۔ (اُ) ایک صیغے کے شروع میں آتا ہے: واحد مذکر و مؤنث متکلم۔(نون) بھی ایک صیغے کے شروع میں آتا ہے اور وہ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم ہے۔
فائدہ: علامت مضارع کے بعد فعل ماضی کا پہلا حرف ساکن ہو جاتا ہے اور عین کلمہ پر زبر، زیر اور پیش تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور آخری حرف کو پیش دی جاتی ہے۔
فعل مضارع کا اعراب: فعل مضارع اگر ناصب وجازم عامل سے خالی ہو تو اس کا آخر پانچ صیغوں میں لفظاً یا تقدیراً مضموم ہوتا ہے (صیغہ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تثنیہ و جمع متکلم) سات جگہ آخر میں نون اعرابی آتا ہے : چار تثنیہ، جن میں نون اعرابی مکسور ہوتا ہے، دو صیغے جمع مذکر کے، اور ایک صیغہ واحد مؤنث حاضر کا، ان میں نون اعرابی مفتوح ہوتا ہے اور دو صیغے جمع مؤنث غائب و حاضر کے آخر میں بھی نون مفتوح ہوتا ہے مگر اس نون کو نون اعرابی نہیں کہتے بلکہ نون ضمیر یا نون النسوہ کہتے ہیں اور یہ ضمیر فاعل ہوتی ہے جو کبھی بھی ساقط نہیں ہوتی۔

فائدہ: جب فعل مضارع کو چار حرفی ماضی معروف سے بنایا جائے تو علامت مضارع معروف میں بھی مضموم ہوگی اور یہ چار ابواب ہیں: 1 باب اِفْعَالٌ 2 باب تَفْعِيلٌ 3 باب مُفَاعَلَةٌ 4 باب فَعْلَلَةٌ باقی تمام ابواب میں علامت مضارع معروف میں مفتوح ہوگی۔

گردان فعل مضارع معروف

صیغہ	معنی	افراد	جنس
يَنْصُرُ	وہ ایک مرد مدد کرتا ہے / کرے گا	واحد	مذکر غائب
يَنْصُرَانِ	وہ دو مرد مدد کرتے ہیں / کریں گے	تثنیہ	مذکر غائب
يَنْصُرُوْنَ	وہ سب مرد مدد کرتے ہیں / کریں گے	جمع	مذکر غائب
تَنْصُرُ ❶	وہ ایک عورت مدد کرتی ہے / کرے گی	واحد	مؤنث غائب
تَنْصُرَانِ ❷	وہ دو عورتیں مدد کرتی ہیں / کریں گی	تثنیہ	مؤنث غائب
يَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد کرتی ہیں / کریں گی	جمع	مؤنث غائب
تَنْصُرُ	تو ایک مرد مدد کرتا ہے / کرے گا	واحد	مذکر حاضر
تَنْصُرَانِ	تم دو مرد مدد کرتے ہو / کرو گے	تثنیہ	مذکر حاضر
تَنْصُرُوْنَ	تم سب مرد مدد کرتے ہو / کرو گے	جمع	مذکر حاضر
تَنْصُرِيْنَ	تو ایک عورت مدد کرتی ہے / کرے گی	واحد	مؤنث حاضر
تَنْصُرَانِ	تم دو عورتیں مدد کرتی ہو / کرو گی	تثنیہ	مؤنث حاضر
تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد کرتی ہو / کرو گی	جمع	مؤنث حاضر
أَنْصُرُ ❸	میں ایک مرد یا عورت مدد کرتا / کرتی ہوں یا کروں گا / گی	واحد	مذکر و مؤنث متکلم

❶ تَنْصُرُ: یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر میں مشترک ہے۔ ❷ تَنْصُرَانِ: یہ صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر میں مشترک ہے۔ ❸ أَنْصُرُ: یہ صیغہ واحد مذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَنْصُرُ ❶	ہم دو مرد یا دو عورتیں / سب مرد یا سب عورتیں مدد کرتے ہیں / کریں گے۔	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم

فعل مضارع کے صیغوں کی شناخت اور ان میں فاعل کی ضمیریں

صیغے	شناخت
يَنْصُرُ	''ی'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے، اس میں فاعل کی ضمیر ''ھو'' مستتر ہے۔
يَنْصُرَانِ	''ی'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ''الف'' علامت تثنیہ اور فاعل کی ضمیر بھی ہے نون اعرابی ہے۔
يَنْصُرُوْنَ	''ی'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ''واؤ'' علامت جمع مذکر اور فاعل کی ضمیر بھی ہے نون اعرابی ہے۔
تَنْصُرُ	''ت'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور اس میں فاعل کی ضمیر ''ھی'' مستتر ہے۔
تَنْصُرَانِ	''ت'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ''الف'' علامت تثنیہ اور فاعل کی ضمیر بھی ہے نون اعرابی ہے۔
يَنْصُرْنَ	''ی'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ''نون'' علامت جمع مؤنث اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
تَنْصُرُ	''ت'' حرف مضارع اور حاضر کی علامت ہے اور اس میں فاعل کی ضمیر ''انت'' مستتر ہے۔
تَنْصُرَانِ	''ت'' حرف مضارع اور حاضر کی علامت ہے اور ''الف'' علامت تثنیہ اور فاعل کی ضمیر بھی ہے نون اعرابی ہے۔
تَنْصُرُوْنَ	''ت'' حرف مضارع اور حاضر کی علامت ہے اور ''واؤ'' علامت جمع مذکر اور فاعل کی ضمیر بھی ہے نون اعرابی ہے۔
تَنْصُرِيْنَ	''ت'' حرف مضارع اور حاضر کی علامت ہے اور اس میں ''ی'' علامت واحد مؤنث

❶ نَنْصُرُ: یہ صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔ مشترک صیغوں میں فرق سیاق و سباق سے کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
تَنْصُرَانِ	"ت" حرف مضارع اور حاضر کی علامت ہے اور "الف" علامت تثنیہ اور فاعل کی ضمیر بھی ہے نون اعرابی ہے۔
تَنْصُرْنَ	"ت" حرف مضارع اور حاضر کی علامت ہے اور "نون" علامت جمع مؤنث اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔
اَنْصُرُ	"الف" حرف مضارع اور واحد متکلم کی علامت ہے اور اس میں فاعل کی ضمیر "أنا" مستتر ہے۔
نَنْصُرُ	"ن" حرف مضارع اور علامت جمع متکلم مع الغیر ہے اور اس میں فاعل کی ضمیر "نحن" مستتر ہے۔

نوٹ : فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں میں فاعل کی ضمیر مستتر ہوتی ہے جبکہ باقی تمام صیغوں میں بارز ہے جن کی تفصیل گردان میں گزر چکی ہے۔

نوٹ : بعض حضرات مستتر کو صیغہ مفعول بنا کر پڑھتے ہیں جو کہ درست نہیں بلکہ یہ فاعل کا صیغہ ہے کیونکہ بارز کے مقابلہ میں آتا ہے۔

مضارع مجہول

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ: فعل مضارع مجہول مضارع معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دے دیں اگر فتحہ نہ ہو اور آخری حرف کو اپنی حالت پر رہنے دیں، جیسے: یَفْتَحُ الْبَابَ "وہ دروازہ کھولتا ہے یا کھولے گا" سے یُفْتَحُ الْبَابُ "دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردان فعل مضارع مجہول

صیغہ	معنی	[illegible]	[illegible]
يُنْصَرُ	اس ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	واحد	مذکر غائب
يُنْصَرَانِ	ان دو مردوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	تثنیہ	مذکر غائب
يُنْصَرُوْنَ	ان سب مردوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	جمع	مذکر غائب
تُنْصَرُ	اس ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	واحد	مؤنث غائب
تُنْصَرَانِ	ان دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	تثنیہ	مؤنث غائب
يُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	جمع	مؤنث غائب
تُنْصَرُ	تجھ ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	واحد	مذکر حاضر
تُنْصَرَانِ	تم دو مردوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	تثنیہ	مذکر حاضر
تُنْصَرُوْنَ	تم سب مردوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	جمع	مذکر حاضر
تُنْصَرِيْنَ	تجھ ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	واحد	مؤنث حاضر
تُنْصَرَانِ	تم دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	تثنیہ	مؤنث حاضر
تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	جمع	مؤنث حاضر
أُنْصَرُ	میں ایک مرد یا عورت کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی	واحد	مذکر و مؤنث متکلم
نُنْصَرُ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں / سب مردوں یا سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم

فعل مضارع منفی بنانے کا طریقہ

مضارع کے شروع میں جب حرف نفی لا یا ما لگایا جائے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر اس سے مضارع میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی البتہ مضارع کے معنی زمانہ حال میں نفی کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

، جیسے: لَایَفْتَحُ الْبَابَ'' وہ دروازہ نہیں کھولتا''۔ لَایُفْتَحُ الْبَاب''دروازہ نہیں کھولا جاتا''۔

فائدہ: ابواب ثلاثی مجرد میں مضارع معروف کا عین کلمہ مفتوح ،مکسور اور مضموم تینوں طرح آسکتا ہے مگر مضارع مجہول میں عین کلمہ ہمیشہ لفظاً یا تقدیراً مفتوح ہوتا ہے۔

فعل مضارع کے تغیرات

- معنوی تبدیلی
  - لام مفتوحہ، س، سوف، قد، لا اور ما، اَلَا، اَلَّا، کان، اِذَا
- لفظی و معنوی تبدیلی
  - حروف ناصبہ
    - اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ
  - حروف جازمہ
    - اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نہی
  - نون تاکید
    - ثقیلہ
    - خفیفہ

فعل مضارع کے تغیرات

فعل مضارع میں دو طرح کی تبدیلیاں ہوتی ہیں: 1 معنوی تبدیلی 2 لفظی و معنوی تبدیلی

1 **معنوی تبدیلی:** وہ حروف جو فعل مضارع کے شروع میں آنے سے صرف فعل مضارع میں معنوی تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور اس کے صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے یہ دس حروف ہیں:

1 **لام مفتوحہ (البتہ):** لام مفتوحہ فعل مضارع کے معنی میں یقین اور تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے اور فعل مضارع کو زمانہ حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے اِنَّكَ لَتَجَيِّدُ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ'' آپ قرآن کی تلاوت خوب کرتے ہیں''۔ اِنِّیْ لَاَفْهَمُ قَوْلَكَ'' بے شک البتہ میں آپ کی بات سمجھتا ہوں''۔

2 **س (ابھی یا جلدی):** س مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: سَأَذْهَبُ'' میں ابھی یا جلد ہی جاتا ہوں''۔ سَيَأْتِي الْمُدِيْرُ'' عنقریب مدیر صاحب آجائیں گے''۔

3 **سَوْفَ (عنقریب):** یہ فعل مضارع کو مستقبل بعید کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى '' عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

▪ قَدْ (یقیناً): ▪ قد مضارع کے معنی میں تاکید پیدا کرتا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ﴾ ''یقیناً ہم نے آپ کے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ لیا'' ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ﴾ ''یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے روکنے والوں کو جانتا ہے''۔

▪ قد کبھی قلت کا معنی دینے کے لیے بھی آتا ہے جیسے: قَدْ يَجُوْدُ الْبَخِيْلُ ''بخیل کبھی کبھی سخاوت کرتا ہے'' اور اسی طرح ضرب المثل ہے: قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ ''جھوٹا آدمی بھی کبھی کبھی سچ بولتا ہے''۔

▪ قد توقع اور امکان کے لیے بھی آتا ہے قَدْ يَنْزِلُ الْمَطَرُ الْيَوْمَ ''ہوسکتا ہے کہ آج بارش ہو''، قَدْ تَظْهَرُ النَّتِيْجَةُ هٰذَا الْأُسْبُوْعَ ''ہوسکتا ہے کہ اس ہفتے رزلٹ نکل آئے''۔

▪، ▪ لا اور ما: یہ فعل مضارع کے صیغوں میں کوئی لفظی تبدیلی پیدا نہیں کرتے صرف مضارع میں نفی کا معنی پیدا کر دیتے ہیں جیسے لَا يَنْجَحُ الْكَسْلَانُ ''سست آدمی کامیاب نہیں ہوتا'' اور مَا أَعْرِفُ ''میں نہیں جانتا''

فائدہ ▪: جب مضارع پر لائے نفی داخل ہو تو اس کے ذریعے معنی حال واستقبال کی نفی عام ہوتی ہے اور ما کے ذریعے صرف زمانہ حال کی نفی ہوتی ہے استقبال کی نہیں ہوتی اور قسم کے موقع پر لا زائدہ بھی ہوتا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾ ''میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں''۔

فائدہ ▪: لائے نفی اور لائے نہی میں فرق: لائے نفی صرف معنی مثبت کو معنی منفی میں کر دیتا ہے اور لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا جبکہ لائے نہی معنی مثبت کو منفی میں کرنے کے ساتھ ساتھ پانچ صیغوں کے آخر میں جزم دیتا ہے بشرطیکہ آخر میں حرف علت نہ ہو اگر آخر میں حرف علت ہو تو اس کو بھی گرا دیتا ہے اور سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی بھی گرا دیتا ہے اور دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتا یعنی جمع مؤنث کے صیغے یہ مبنی ہوتے ہیں، نیز لائے نہی فعل مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔

▪ أَلَا (برائے کرم یا مہربانی کر کے): یہ مضارع کے شروع میں آکر اسے گزارش اور التماس کے معنی میں بدل دیتا ہے جیسے: أَلَا تَسْمَعُ قَوْلِيْ ''برائے کرم آپ میری بات سنیں'' اور أَلَا تُسَاعِدُ الْفَقِيْرَ فَيَجْزِيْكَ اللّٰهُ ''برائے کرم فقیر کی مدد کریں اللہ آپ کو جزا دے گا''۔

▪ أَلَّا (کیوں نہیں): یہ تحضیض اور ابھارنے کیلیے آتا ہے جیسے: أَلَّا تُؤْمِنَ ''تو ایمان کیوں نہیں لاتا''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

5 کَانَ (تھا): یہ فعل ناقص ہے جب فعل مضارع کے شروع میں آئے تو اسے ماضی استمراری بنا دیتا ہے جیسے: كَانَ اَخِيْ يَعْمَلُ فِي مَصْنَعِ الْوَرَقِ "میرا بھائی کاغذ کی فیکٹری میں کام کرتا تھا"۔

6 اِذَا (جب): یہ فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: اَنْصُرُكَ اِذَا تَنْصُرُنِيْ "میں تیری مدد کروں گا جب تو میری مدد کرے گا"۔

فعل مضارع میں لفظی و معنوی تبدیلی

اس سے مراد وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کے صیغے اور معنی دونوں میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ یہ تین طرح کے حروف ہیں: 1 حروف ناصبہ 2 حروف جازمہ 3 نون تاکید۔

1 حروف ناصبہ: یہ چار حروف ہیں: 1 اَنْ، 2 لَنْ، 3 كَيْ، 4 اِذَنْ۔

لفظی عمل: جب ان حروف میں سے کوئی ایک فعل مضارع کے شروع میں آجائے تو اسے نصب دیتا ہے، پانچ صیغوں کے آخر میں لفظاً یا تقدیراً فتحہ اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے، البتہ دو صیغوں جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا۔

معنوی عمل: ہر حرف کا معنوی عمل مختلف ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

1 اَنْ (کہ): یہ مضارع کے معنی کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے اور فعل مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: اُرِيْدُ اَنْ اَشْكُرَ الْمُدِيْرَ "میں ہیڈ ماسٹر کا شکریہ ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہوں"۔

2 لَنْ (ہرگز نہیں): یہ فعل مضارع کے معنی میں نفی کی تاکید کا مفہوم پیدا کر کے اسے زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اسے نفی تاکید بلن کہتے ہیں جیسے لَنْ اَكْذِبَ (میں ہرگز نہیں جھوٹ بولوں گا)۔

فائدہ 1: امام فراء کے نزدیک لَنْ اصل میں لَا تھا الف کو خلاف قیاس نون سے بدل دیا تو یہ لَنْ بن گیا اور امام خلیل نحوی کے نزدیک لَنْ اصل میں لَا اَنْ تھا تخفیف کیلیے ہمزہ کو حذف کر دیا تو لَانْ ہوگیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گرا دیا تو یہ لَنْ ہوگیا۔ امام سیبویہ کے نزدیک لَنْ ایک مستقل حرف ہے اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔

راجح مؤقف: امام سیبویہ کا مؤقف راجح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ 2: لَنْ کے معنی میں علماء کا اختلاف: پہلا قول:۔ جمہور علماء لَنْ کو نفی تاکید کے معنی میں لیتے ہیں ان کے موقف کے مطابق لَنْ یَفْعَلَ کا ترجمہ ہوگا "وہ ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا۔"

دوسرا قول: بعض علماء اسے نفی تابید (ہمیشگی) کے معنی میں لیتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ﴾ [آلِ عمران 90] "جو لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے ہی رہے ان کی توبہ کبھی بھی قبول نہیں کی جائے گی۔"

جمہور علماء کہتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿لَنْ تَرَانِیْ﴾ میں ابدی نفی مراد نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ "اب نہیں دیکھ سکتا ورنہ جنت میں مومن رب تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔" بہت ساری آیات اور احادیث سے رب تعالیٰ کا دیدار ثابت ہے۔ اور لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ میں نفی ابدی کا مقید لن نہیں ہے بلکہ وہ آیات اور احادیث ہیں جن سے کفار کا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا معلوم ہوتا ہے۔

3 کَیْ (تاکہ): یہ پہلے کلام کی وجہ اور سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے اور دوسرے جملے سے پہلے آتا ہے اور اَنْ کی طرح مضارع کے معنی کو مصدری معنی میں بدلتے ہوئے اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: اَدْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ كَیْ اَفْهَمَ الْقُرْاٰنَ "میں قرآن سمجھنے کیلیے عربی زبان پڑھتا ہوں"۔

4 اِذَنْ (اس وقت، تب): یہ پہلے آنے والے کسی جملے کے جواب پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرے جملے کے شروع میں آتا ہے اور فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے مثلاً اگر کوئی کہے: سَاَجْتَهِدُ فِی الدُّرُوْسِ۔ تو اس کو جواباً کہا جائے گا: اِذَنْ تَنْجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ۔

② حروف جازمہ: پانچ حروف ہیں: 1 اِنْ 2 لَمْ 3 لَمَّا 4 لام امر 5 لائے نہی

لفظی عمل: یہ پانچوں حروف فعل مضارع کے شروع میں داخل ہو کر پانچ صیغوں کو سکون کے ساتھ جزم دیتے ہیں اگر آخر میں حرف علت نہ ہو۔ اگر حرف علت ہو تو وہ گر جاتا ہے اور یہ سات صیغوں سے نون اعرابی کو بھی گرا دیتے ہیں۔ جب کہ دو صیغے جمع مؤنث غائب و حاضر میں کچھ بھی نہیں کرتے۔

معنوی عمل: ہر حرف کا معنوی عمل مختلف ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

1 اِنْ فعل مضارع کو شرط کے معنی میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ﴾ "اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدد کرے گا۔"

[redacted] لَمْ اور لَمَّا دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں، جیسے: لَمْ یَنْصُرْنِیْ "اس نے میری مدد نہیں کی"۔

لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہے کہ لَمْ مطلق منفی کے لیے آتا ہے جبکہ لَمَّا کی نفی زمانہ حال تک برقرار رہتی ہے جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ﴾ "ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا"۔ جب لَمْ فعل مضارع پر داخل ہو تو اسے نفی جحد بلَم کہتے ہیں۔

[redacted] لام امر، لائے نہی: لام امر فعل میں طلب اور لائے نہی عدم طلب کے معنی پیدا کر کے فعل مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔

فائدہ: لام امر مکسور ہوتا ہے اگر اس سے پہلے فاء آجائے تو یہ ساکن ہو جاتا ہے، جبکہ واو اور ثُمَّ کے بعد بھی اسے ساکن کر کے پڑھنا جائز ہے، جیسے:﴿ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّ لْیَبْکُوْا کَثِیْرًا﴾

لام امر مضارع معروف کے صرف غائب و متکلم کے صیغوں پر آتا ہے، مگر مضارع مجہول کے تمام صیغوں پر آجاتا ہے اسے مضارع بہ لام امر کہتے ہیں، جبکہ لائے نہی مضارع معروف و مجہول کے تمام صیغوں پر آجاتا ہے اور اسے مضارع بہ لائے نہی کہتے ہیں۔

نوٹ: مضارع بہ لام امر اور بہ لائے نہی کی گردانیں امر حاضر معروف کے بعد لکھی جائیں گی۔

گردان فعل مضارع، نفی مؤکد بلن، نفی جحد بلم اور ان میں تبدیلیاں

مضارع مطلق	نفی تاکید بلن	علامت نصب	نفی جحد بلم	علامت جزم
یَفْعَلُ	لَنْ یَفْعَلَ	فتحہ آخر	لَمْ یَفْعَلْ	سکون آخر
یَفْعَلَانِ	لَنْ یَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ یَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی
یَفْعَلُوْنَ	لَنْ یَفْعَلُوْا	سقوط نون اعرابی	لَمْ یَفْعَلُوْا	سقوط نون اعرابی
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	فتحہ آخر	لَمْ تَفْعَلْ	سکون آخر
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَفْعَلْنَ	لَنْ يَفْعَلْنَ	لفظاً کوئی عمل نہیں	لَمْ يَفْعَلْنَ	لفظاً کوئی عمل نہیں
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	فتحہ آخر	لَمْ تَفْعَلْ	سکون آخر
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی
تَفْعَلُوْنَ	لَنْ تَفْعَلُوا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلُوا	سقوط نون اعرابی
تَفْعَلِيْنَ	لَنْ تَفْعَلِي	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلِيْ	سقوط نون اعرابی
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	لفظاً کوئی عمل نہیں	لَمْ تَفْعَلْنَ	لفظاً کوئی عمل نہیں
اَفْعَلُ	لَنْ اَفْعَلَ	فتحہ آخر	لَمْ اَفْعَلْ	سکون آخر
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	فتحہ آخر	لَمْ نَفْعَلْ	سکون آخر

نوٹ : مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے جیسے:

نفی تاکید بلن مجہول: لَنْ يُفْعَلَ ۔ لَنْ يُفْعَلَا ، لَنْ يُفْعَلُوْا ، لَنْ تُفْعَلَ ، لَنْ تُفْعَلَا ، لَنْ يُفْعَلْنَ ، لَنْ تُفْعَلَ ، لَنْ تُفْعَلَا ، لَنْ تُفْعَلُوْا ۔ لَنْ تُفْعَلِيْ ، لَنْ تُفْعَلَا ، لَنْ تُفْعَلْنَ ، لَنْ اُفْعَلَ ، لَنْ نُفْعَلَ .

نفی جحد بلم مجہول: لَمْ يُفْعَلْ ، لَمْ يُفْعَلَا ، لَمْ يُفْعَلُوْا ، لَمْ تُفْعَلْ ، لَمْ تُفْعَلَا ، لَمْ يُفْعَلْنَ ، لَمْ تُفْعَلْ ، لَمْ تُفْعَلَا ، لَمْ تُفْعَلُوْا ۔ لَمْ تُفْعَلِيْ ، لَمْ تُفْعَلَا ، لَمْ تُفْعَلْنَ ، لَمْ اُفْعَلْ ، لَمْ نُفْعَلْ ۔

③ نون تاکید: فعل مضارع کے آخر میں داخل ہوتا ہے اور اس کے آخر میں داخل ہونے سے پہلے مضارع کے شروع میں لام تاکید یا اِمَّا کا آنا ضروری ہے اور نون تاکید فعل مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کرتے ہوئے اس میں تاکید پیدا کر دیتا ہے۔

نون تاکید کی اقسام: نون تاکید دو اقسام پر مشتمل ہوتا ہے: [1] نون ثقیلہ [2] نون خفیفہ

① نون ثقیلہ: یہ فعل مضارع کے سب صیغوں کیساتھ آتا ہے اس کے آنے سے نون اعرابی گر جاتا ہے جبکہ جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں میں جمع کی واؤ بھی گر جاتی ہے جیسے لَيَضْرِبُنَّ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے ی بھی گر جاتی ہے، جیسے: لَتَضْرِبِنَّ بشرطیکہ یہ واؤ اور ی مدہ ہوں اگر مدہ نہ ہوں تو واؤ کو ضمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا جائے گا جیسے یَفْعَلُنَّ اور یٰ کو کسرہ دیا جائے گا جیسے تَفْعَلِنَّ۔ جمع مؤنث غائب وحاضر کے نون کے پیچھے ایک الف لایا جاتا ہے جسے الف فاصل کہا جاتا ہے تاکہ نون جمع مؤنث اور نون ثقیلہ کے جمع ہونے سے ثقل واقع نہ ہو۔

نون ثقیلہ کا ماقبل جمع مذکر غائب وحاضر میں مضموم، واحد مؤنث حاضر میں مکسور، تثنیہ کے چار صیغے اور جمع مؤنث غائب وحاضر میں ماقبل الف ساکن ہوتا ہے اور باقی پانچ صیغوں میں نون ثقیلہ کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور خود نون ثقیلہ اگر الف کے بعد آئے تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح ہوگا۔

2 نون خفیفہ: یہ نون ساکن ہوتا ہے اور مضارع کے ان صیغوں کے آخر میں آتا ہے جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف نہ ہو کیونکہ اس طرح کا اجتماع ساکنین کلام عرب میں دشوار ہے جسے اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں باقی صیغوں میں نون خفیفہ کے ماقبل کا حال نون ثقیلہ کے ماقبل کی مثل ہوگا۔

فائدہ: وہ افعال جن کو نون ثقیلہ یا نون خفیفہ کیساتھ مؤکد کرنا واجب یا جائز ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. فعل مضارع جب جواب قسم ہو مستقبل کے معنی پر دلالت کرتا ہو لام تاکید اور فعل مضارع کے درمیان فاصلہ نہ ہو، نیز فعل مضارع مثبت ہو، منفی نہ ہو تو اسے نون تاکید کے ساتھ مؤکد کرنا واجب ہے جیسے وَاللّٰهِ لَاَنْصُرَنَّ الْمَظْلُوْمَ ''اللہ تعالیٰ کی قسم میں مظلوم کی مدد ضرور کروں گا''۔

2 جب فعل مضارع پر اِنْ (شرطیہ) اور مَا مدغم ہو کر داخل ہوں تو فعل مضارع کی تاکید جائز ہے جیسے اِمَّا تُسَافِرَنْ یا اِمَّا تُسَافِرْ۔

3 جب فعل مضارع سے پہلے لام امر، لائے نہی، حرف استفہام، عرض، تحضیض اور حرف تمنی میں سے کوئی آجائے تو اس وقت بھی تاکید جائز ہے جیسے لِيَرْحَمَنَّ یا لِيَرْحَمْ۔

4 امر حاضر کی تاکید بھی نون کے ساتھ جائز ہے جیسے اُنْصُرَنَّ یا اُنْصُرْ۔

فائدہ: نون خفیفہ کو کبھی تنوین سے بدل کر الف کی شکل میں دوسرا رسم الخط اپناتے ہوئے لکھ دیا جاتا ہے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ یہ اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گردان لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ از فعل مضارع

معروف بانون ثقیلہ	مجہول بانون ثقیلہ	معروف بانون خفیفہ	مجہول بانون خفیفہ
لَیَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد	لَیُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد	لَیَفْعَلَنْ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد	لَیُفْعَلَنْ ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد
لَیَفْعَلَانِّ	لَیُفْعَلَانِّ	×	×
لَیَفْعَلُنَّ	لَیُفْعَلُنَّ	لَیَفْعَلُنْ	لَیُفْعَلُنْ
لَتَفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنْ	لَتُفْعَلَنْ
لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	×	×
لَیَفْعَلْنَانِّ	لَیُفْعَلْنَانِّ	×	×
لَتَفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنْ	لَتُفْعَلَنْ
لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	×	×
لَتَفْعَلُنَّ	لَتُفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُنْ	لَتُفْعَلُنْ
لَتَفْعَلِنَّ	لَتُفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلِنْ	لَتُفْعَلِنْ
لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	×	×
لَتَفْعَلْنَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ	×	×
لَأَفْعَلَنَّ	لَأُفْعَلَنَّ	لَأَفْعَلَنْ	لَأُفْعَلَنْ
لَنَفْعَلَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنْ	لَنُفْعَلَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فعل امر

لغوی تعریف: یہ اَمَرَ یَأمُرُ سے مصدر ہے جس کا معنی ہے حکم دینا۔

وجہ تسمیہ: امر کو امر اس لیے کہتے ہیں کہ امر کا معنی ہے حکم دینا اور چونکہ اس میں بھی مخاطب کو حکم دیا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: فعل امر وہ فعل ہے جس میں مخاطب کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے یا درخواست کی جائے یا دعا کی جائے جیسے اِضْرِبْ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ۔

امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ: امر حاضر معروف فعل مضارع حاضر معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کو دور کرنے کے بعد اگر بعد والا حرف متحرک ہو تو آخر سے ساکن کر دو اگر حرف علت نہ ہو، جیسے: تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ۔ اگر حرف علت ہو تو اسے گرا دیں جیسے تَقِیْ سے قِ۔ اگر علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھیں۔ اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لے آئیں اور آخر کو ساکن کر دیں اگر حرف علت نہ ہو، جیسے: تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے بھی گرا دیں جیسے تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ اگر عین کلمہ مضموم ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لے آئیں اور آخر کو ساکن کر دیں اگر حرف علت نہ ہو، جیسے: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ. اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرا دیں جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔ فعل امر میں نون اعرابی بھی گر جاتا ہے جیسے تَضْرِبَانِ سے اِضْرِبَا اور نون جمع مؤنث ثابت رہتا ہے۔

امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول بنانے کا قاعدہ: یہ بھی فعل مضارع سے بنتے ہیں ان کا طریقہ یہ ہے کہ علامت مضارع گرائے بغیر شروع میں لام امر لے آئیں اور آخر کو جزم بالسکون دے دیں اگر آخر میں حرف علت اور نون اعرابی نہ ہو اگر حرف علت یا نون اعرابی ہو تو اس کو گرا دیں حرف علت اور نون اعرابی کا گرنا ہی جزم کی علامت سمجھا جائے گا، جیسے: یَضْرِبُ سے لِیَضْرِبْ۔ اَضْرِبُ سے لِاَضْرِبْ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَضْرِبُوْنَ سے لِیَضْرِبُوا۔

گردان فعل امر حاضر معروف ومجہول

امر حاضر معروف	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	امر حاضر مجہول	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
اِفْعَلْ کرتو ایک مرد	اِفْعَلَنَّ ضرور کرتو ایک مرد	اِفْعَلَنْ ضرور کرتو ایک مرد	لِتُفْعَلْ چاہیے کہ کیا جائے تو ایک مرد	لِتُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کیا جائے تو ایک مرد	لِتُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کیا جائے تو ایک مرد
اِفْعَلَا	اِفْعَلَانِّ		لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَانِّ	
اِفْعَلُوْا	اِفْعَلُنَّ	اِفْعَلُنْ	لِتُفْعَلُوْا	لِتُفْعَلُنَّ	لِتُفْعَلُنْ
اِفْعَلِیْ	اِفْعَلِنَّ	اِفْعَلِنْ	لِتُفْعَلِیْ	لِتُفْعَلِنَّ	لِتُفْعَلِنْ
اِفْعَلَا	اِفْعَلَانِّ	×	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَانِّ	×
اِفْعَلْنَ	اِفْعَلْنَانِّ	×	لِتُفْعَلْنَ	لِتُفْعَلْنَانِّ	×

گردان فعل امر غائب ومتکلم معروف ومجہول

امر معروف	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	امر مجہول	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَنْ	لِیُفْعَلْ	لِیُفْعَلَنَّ	لِیُفْعَلَنْ
لِیَفْعَلَا	لِیَفْعَلَانِّ	×	لِیُفْعَلَا	لِیُفْعَلَانِّ	×
لِیَفْعَلُوْا	لِیَفْعَلُنَّ	لِیَفْعَلُنْ	لِیُفْعَلُوْا	لِیُفْعَلُنَّ	لِیُفْعَلُنْ
لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَنْ	لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَنْ
لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلَانِّ	×	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَانِّ	×
لِیَفْعَلْنَ	لِیَفْعَلْنَانِّ	×	لِیُفْعَلْنَ	لِیُفْعَلْنَانِّ	×

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَاَفْعَلْ	لَاَفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَنْ	لَاُفْعَلْ	لَاُفْعَلَنَّ	لَاُفْعَلَنْ
لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنْ	لِنُفْعَلْ	لِنُفْعَلَنَّ	لِنُفْعَلَنْ

فعل نہی

نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس سے پہلے لائے نہی لگایا گیا ہو۔ لائے نہی فعل مضارع کے آخر کو جزم دینے ،نون اعرابی کو گرانے اور نون ضمیر کو قائم رکھنے میں « لَمْ » جیسا عمل کرتا ہے۔ معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ مثلاً تَنْصُرُ سے لا تَنْصُرْ ، تَدْعُوْ سے لاتَدْعُ ، تَخْشٰی سے لا تَخْشَ۔

گردان فعل نہی حاضر معروف و مجہول

نہی معروف	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	نہی مجہول	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
لَا تَفْعَلْ نہ کرتو ایک مرد	لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرتو ایک مرد	لَا تَفْعَلَنْ ہرگز نہ کرتو ایک مرد	لَا تُفْعَلْ چاہیے کہ نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَا تُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَا تُفْعَلَنْ چاہیے کہ ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد
لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِّ	×	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَانِّ	×
لَا تَفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلُنَّ	لَا تَفْعَلُنْ	لَا تُفْعَلُوْا	لَا تُفْعَلُنَّ	لَا تُفْعَلُنْ
لَا تَفْعَلِيْ	لَا تَفْعَلِنَّ	لَا تَفْعَلِنْ	لَا تُفْعَلِيْ	لَا تُفْعَلِنَّ	لَا تُفْعَلِنْ
لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِّ	×	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَانِّ	×

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردان فعل نہی غائب ومتکلم معروف ومجہول

نہی معروف	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	نہی مجہول	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
لَا یَفْعَلْ	لَا یَفْعَلَنَّ	لَا یَفْعَلَنْ	لَا یُفْعَلْ	لَا یُفْعَلَنَّ	لَا یُفْعَلَنْ
لَا یَفْعَلَا	لَا یَفْعَلَانِّ	×	لَا یُفْعَلَا	لَا یُفْعَلَانِّ	×
لَا یَفْعَلُوْا	لَا یَفْعَلُنَّ	لَا یَفْعَلُنْ	لَا یُفْعَلُوْا	لَا یُفْعَلُنَّ	لَا یُفْعَلُنْ
لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَنْ	لَا تُفْعَلْ	لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تُفْعَلَنْ
لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَانِّ	×	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَانِّ	×
لَا یَفْعَلْنَ	لَا یَفْعَلْنَانِّ	×	لَا یُفْعَلْنَ	لَا یُفْعَلْنَانِّ	×
لَا اَفْعَلْ	لَا اَفْعَلَنَّ	لَا اَفْعَلَنْ	لَا اُفْعَلْ	لَا اُفْعَلَنَّ	لَا اُفْعَلَنْ
لَا نَفْعَلْ	لَا نَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلَنْ	لَا نُفْعَلْ	لَا نُفْعَلَنَّ	لَا نُفْعَلَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم کا بیان

اسم کی تعریف پہلے گزر چکی ہے یہاں اسم کی اقسام بیان کی جاتی ہیں جمود واشتقاق کے اعتبار سے اسم کی تین اقسام ہیں: مصدر، مشتق، جامد۔

مصدر: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلَى حَدَثٍ مُجَرَّدٍ عَنِ الزَّمَانِ یہ وہ اسم ہے جو زمانہ سے خالی کسی کام کے وقوع پر دلالت کرے۔ مصدر کسی کلمہ سے نہیں نکلتا جب کہ راجح قول کے مطابق تمام افعال اور اسمائے مشتقات کی اصل مصدر ہے۔

اسم جامد: هُوَ مَالَمْ يُؤْخَذْ مِنْ غَيْرِهِ وَدَلَّ عَلَى حَدَثٍ اَوْ مَعْنًى مِنْ غَيْرِ مُلَاحَظَةِ صِفَةٍ یعنی وہ اسم جو کسی کلمہ سے مشتق نہ ہو اور نہ اس سے کوئی کلمہ مشتق ہو اور کسی صفت کا لحاظ رکھے بغیر کسی حدوث یا معنی پر دلالت کرے، جیسے: شَجَرَةٌ، قَلَمٌ، اَسَدٌ وغیرہ۔

اسم مشتق: هُوَ مَا اُخِذَ مِنْ غَيْرِهِ وہ اسم جو اپنے غیر یعنی مصدر سے بنایا گیا ہو اس طور پر کہ مصدر کے معنی اور اصلیت اس میں باقی رہے۔

مشتق کا مشتق منہ سے تعلق

مشتق کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اصل یعنی مصدر کے ساتھ معنی میں قریب اور حروف اصلیہ میں شریک ہو مثلاً نَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل نَاصِرٌ مشتق ہے تو ناصر میں مصدر کے حروف اور معنی موجود ہیں۔

اسمائے مشتقات کا بیان

اسمائے مشتقات کل چھ ہیں: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، اسم آلہ، اسم ظرف، صفت مشبہ بعض حضرات اسم مبالغہ کو الگ قسم شمار کرتے ہیں لیکن درحقیقت اسم مبالغہ اسم فاعل یا صفت مشبہ ہی کی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت ہے۔

اسمائے مشتقات کا فعل سے تعلق

اسمائے مشتقات کا فعل سے بڑا گہرا تعلق ہے:

1. ایک تعلق تو اشتقاق کا ہے کہ اسمائے مشتقات بھی مصدر سے نکلتے ہیں اور فعل بھی مصدر سے نکلتا ہے۔

2. جہاں بھی فعل واقع ہوگا وہاں پر ان اسمائے مشتقات کے مفہوم کا پایا جانا بھی ضروری ہے مثلا أَكَلَ زَيْدٌ طَعَامًا۔ اس مثال میں أَكَلَ فعل ہے اور زَيْدٌ فاعل ہونے کی حیثیت سے آكِلٌ بن گیا اور طَعَامًا مفعول بہ ہونے کی حیثیت سے مَأْكُولٌ بن گیا اور زید نے جس جگہ اور جس وقت کھانا کھایا وہ مَأْكَلٌ بن گیا اور جس آلے سے کھانا کھایا وہ مِأْكَلٌ بن گیا۔ لہذا جہاں پر أَكَلَ فعل واقع ہوا ہے وہاں آكِلٌ اسم فاعل بھی واقع ہوگا مَأْكُولٌ اسم مفعول، مَأْكَلٌ اسم ظرف اور مِأْكَلٌ اسم آلہ بھی فعل کے ساتھ موجود ہوگا جبکہ اسم تفضیل، اسم مبالغہ، اور صفت مشبہ یہ تینوں ایک اعتبار سے اسم فاعل ہی کی قسم ہیں اس لیے انھیں بھی ضمناً اسمائے مشتقات کی بحث میں ذکر کیا جاتا ہے، نیز اسمائے مشتقات کی بھی فعل کی طرح چار قسمیں ہیں: ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ۔

1 اسم فاعل

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل واقع ہو یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو جیسے ضَارِبٌ۔ یہ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس سے ضَرْب واقع ہوئی ہو اور عَالِمٌ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ علم قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو۔

اسم فاعل بنانے کا طریقہ: ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ مطلقا فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جبکہ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کو مضارع معروف سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ شروع سے علامت مضارع کو گرا کر اس کی جگہ میم مضموم لگا دو اور آخر کے ماقبل حرف کو کسرہ دے دو اگر کسرہ نہ ہو۔ اور آخری حرف کو تنوین دے دو تو یہ اسم فاعل بن جائے گا جیسے يُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ اور يَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ۔ نیز تثنیہ و جمع بناتے وقت آخر میں علامات تثنیہ و جمع لگائیں گے اور صیغہ مؤنث بناتے وقت آخر میں علامت تانیث بھی لگائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم فاعل کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد	فَاعِلَانِ کرنے والے دومرد	فَاعِلُوْنَ کرنے والے سب مرد
فَاعِلَةٌ کرنے والی ایک عورت	فَاعِلَتَانِ کرنے والی دوعورتیں	فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب عورتیں

فائدہ: درج ذیل صورتوں میں اسم فاعل ،صفت مشبہ شمار ہوتا ہے :ا۔جب اسم فاعل لازم اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو، جیسے:رَاجِحُ الْعَقْلِ ۲۔جب اسم فاعل کے الفاظ باعتبار مادہ کے دوام اورثبوت کے معنی پردلالت کریں ، جیسے:دَائِمٌ ۳۔جب اسم فاعل اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے استعمال ہو، جیسے:﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ۔

نوٹ: 1 تین افعال سے اسم فاعل بروزن اسم مفعول استعمال ہوتا ہے مثلاً يُسْهِبُ سے مُسْهَبٌ، يُحْصِنُ سے مُحْصَنٌ اوريُفْلِحُ سے مُفْلَحٌ ۔

2 کبھی اسم فاعل باب افعال سے بھی فاعل کے وزن پرآجاتا ہے ،جیسے:اَعْشَبَ الْمَكَانُ فَهُوَ عَاشِبٌ۔لیکن اسے قیاس کے مطابق مُعْشِبٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔

3 اسم فاعل کی گردان میں غائب مخاطب اورمتکلم کا کوئی فرق نہیں اگران میں فرق کرنا ہوتوضمیروں کواستعمال کیا جاتا ہے،جیسے:هُوَنَاصِرٌ ،اَنْتَ نَاصِرٌ ،اَنَانَاصِرٌ۔

2 اسم مفعول

وہ اسم مشتق ہے جواس ذات پر دلالت کرے جس پرفعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ ۔اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس پرضرب واقع ہوئی ہو۔

اسم مفعول بنانے کا طریقہ: اسم مفعول ثلاثی مجرد سے مطلقا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے اور ثلاثی مجرد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اجوف واوی سے تعلیل کرنے کے بعد مَفُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَقُوْلٌ ، مَخُوْفٌ اور ثلاثی مجرد اجوف یائی سے مَفِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَبِيْعٌ ، مَغِيْبٌ جو تقدیراً مفعول کے وزن پر ہے لیکن کبھی اجوف یائی سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے مَغْيُوْبٌ اور مَبْيُوْعٌ۔ جبکہ غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کو مضارع مجہول سے اس طرح بنایا جائے گا کہ علامت مضارع کو گرا کر اس کی جگہ میم مضموم لگا دیں گے اور آخری حرف کو تنوین دے دیں جیسے يُكْرَمُ سے مُكْرَمٌ اور يُتَقَبَّلُ سے مُتَقَبَّلٌ۔ نیز تثنیہ و جمع بناتے وقت علامات تثنیہ و جمع لگائیں اور صیغہ مؤنث بناتے وقت علامت تانیث لگائیں گے۔

افعال لازمہ سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ

اگر افعال لازمہ سے اسم مفعول بنانا مقصود ہو تو مطلوبہ باب سے اسم مفعول کا وزن لا کر اس کے بعد ظرف یا مصدر یا حرف جر مجرور سمیت لائیں ، جیسے :مَجْلُوْسٌ مِنْهُ ،مَذْهُوْبٌ بِهِمْ ،مُنْطَلَقٌ اَمَامَهٗ ،مَغْضُوْبٌ ضَرْبَةٌ وغیرہ ایسی صورت میں اسم مفعول کی گردان کے بھی چودہ الفاظ ہوتے ہیں جس میں صرف ضمیریں تبدیل ہوں گی۔

گردان اسم مفعول		
واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعُوْلٌ کیا ہوا ایک مرد	مَفْعُوْلَانِ کیے ہوئے دو مرد	مَفْعُوْلُوْنَ کئے ہوئے سب مرد
مَفْعُوْلَةٌ کی ہوئی ایک عورت	مَفْعُوْلَتَانِ کی ہوئی دو عورتیں	مَفْعُوْلَاتٌ کی ہوئیں سب عورتیں

نوٹ: اسم فاعل اور اسم مفعول کے لیے فَعُوْلٌ اور فَعِيْلٌ کا وزن مشترکہ طور پر کبھی کبھی سماعی طور پر استعمال ہوتا ہے، جیسے: سَمِيْعٌ بمعنی اسم فاعل سَامِعٌ کے ہے اور اسی طرح بَتُوْلٌ بمعنی اسم فاعل (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی عورت) اسی طرح جَرِيْحٌ بمعنی اسم مفعول مَجْرُوْحٌ (زخمی کیا ہوا مرد) اور رَسُوْلٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بمعنی اسم مفعول مُرْسَلٌ (بھیجا ہوا) استعمال ہوتے ہیں۔اسی طرح ثلاثی مجرد سے بعض اور صیغے بھی اسم مفعول کے قیاسی وزن پر نہ ہونے کے باوجود اسم مفعول کا معنی دیتے ہیں مثلاً ذِبْحٌ بمعنی مَذْبُوْحٌ، قَنَصٌ بمعنی مَقْنُوْصٌ (شکار کیا ہوا پرندہ یا جانور) غُرْفَةٌ بمعنی مَغْرُوْفَةٌ، مُضْغَةٌ بمعنی مَمْضُوْغَةٌ، اُكْلَةٌ بمعنی مَأْكُوْلَةٌ۔اسی طرح بعض صیغے اسم مفعول کے قیاسی وزن پر ہونے کے باوجود مصدر کا معنی دیتے ہیں جیسے: مَيْسُوْرٌ، مَعْسُوْرٌ، مَفْتُوْنٌ، مَعْقُوْلٌ بمعنی يُسْرٌ، عُسْرٌ، فِتْنَةٌ، عَقْلٌ۔

فاعل کا وزن عام طور پر تو مذکر کے لیے آتا ہے لیکن مخصوص حالتوں میں مؤنث کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے حَامِلٌ، حَائِضٌ، عَاقِرٌ (بانجھ عورت) اور غیر ثلاثی مجرد سے مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی عورت)۔ان اوزان کے آخر میں علامت تانیث لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ الفاظ صرف مؤنث ہی کے ساتھ خاص ہوتے ہیں۔

نوٹ ■: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے فاعل بمعنی اسم مفعول اس کی پانچ مثالیں اور بیان کی ہیں:

■ دَافِقٌ بمعنی مَدْفُوْقٌ (ٹپکایا ہوا) ■ رَاضِيَةٌ بمعنی مَرْضِيَّةٌ (پسندیدہ) ■ كَاتِمٌ بمعنی مَكْتُوْمٌ (پوشیدہ راز) ■ لَيْلٌ نَائِمٌ بمعنی لَيْلٌ مَنُوْمٌ (ایسی رات جس میں سویا جائے) ■ سَافٌّ بمعنی مَسْفُوْفٌ (زیادہ پیا ہوا پانی)

نوٹ ■: ماضی مضموم العین اور وہ فعل جس کے فاعل میں ثبوت کا معنی ملحوظ ہو ان سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر نہیں ہوتا بلکہ ان سے صفت مشبہ فَعِيْلٌ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے، جیسے: شَرُفَ سے شَرِيْفٌ۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جو مصدری معنی کے ساتھ بطور ثبوت و دوام کے متصف ہو جیسے حَسَنٌ بروزن فَعَلٌ۔اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں مصدری معنی یعنی خوبصورتی بطور دوام موجود ہے۔

وجہ تسمیہ: صفت مشبہ کو صفت مشبہ اس لیے کہتے ہیں کہ مشبہ اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے مشابہ کیا ہوا چونکہ صفت مشبہ بھی تثنیہ و جمع، تذکیر و تانیث اور عمل کرنے میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتی ہے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے اسے صفت مشبہ کہتے ہیں۔

نوٹ: صفت مشبہ ہمیشہ لازم فعل سے آیا کرتی ہے اگر چہ فعل متعدی ہی سے کیوں نہ بنے جیسے سَمِیْعٌ اس ذات کو کہیں گے جو فی الوقت سننے کے ساتھ ساتھ اس صفت کے ساتھ بطور دوام کے متصف ہو۔

صفت مشبہ بنانے کا طریقہ: صفت مشبہ بنانے کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے اس کا دارومدار اہل عرب کے سماع پر ہے لیکن ماہرین علماء صرف نے قرآن مجید، احادیث شریفہ اور اہل عرب کے استعمال کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے اس کے عمومی اوزان کے لیے چند اصول وضوابط وضع کیے ہیں اگر چہ وہ قطعی نہیں ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

- کبھی تو مادہ کے دوسرے حرف کے بعد حروف علت میں سے کسی ایک حرف کو زیادہ کرنے سے صفت مشبہ کا صیغہ بن جاتا ہے جیسے کَبُرَ سے کَبِیْرٌ اور شَجُعَ سے شُجَاعٌ۔
- کبھی مادہ تو برقرار رہتا ہے صرف حرکات وسکنات کی تبدیلی سے ہی صفت مشبہ کا صیغہ بن جاتا ہے جیسے صِفْرٌ (خالی) اور جُنُبٌ (ناپاک) وغیرہ۔

البتہ صفت مشبہ ثلاثی مجرد کے ابواب سے عام طور پر مندرجہ ذیل طریقوں سے مشتق ہوتی ہے۔

- **ماضی مکسور العین سے صفت مشبہ بنانے کا طریقہ**: ماضی مکسور العین سے صفت مشبہ بنانے کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:

- جب ماضی مکسور العین کے اندر خوشی یا غمی کے معنی پائے جائیں، رنگ یا عیب کا معنی نہ پایا جائے تو اس وقت صفت مشبہ کا صیغہ فَعِلٌ کے وزن پر آئے گا اور مؤنث کے لیے فَعِلَۃٌ کے وزن پر جیسے فَرِحَ یَفْرَحُ سے فَرِحٌ مذکر کے لیے اور فَرِحَۃٌ مؤنث کے لیے آتا ہے۔
- جب ماضی مکسور العین کے اندر رنگ، عیب اور حلیے کے معنی پائے جائیں تو اس وقت صفت مشبہ مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر آئے گی اور مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آئے گی جیسے اَحْمَرُ (سرخ مرد)، حَمْرَاءُ (سرخ عورت)، اَعْوَرُ (کانا مرد)، عَوْرَاءُ (کانی عورت) اور اَحْوَلُ (بھینگا مرد)، حَوْلَاءُ (بھینگی عورت)۔
- جب ماضی مکسور العین میں صفات عارضیہ کے معنی پائے جائیں جیسے بھوک، پیاس اور ان کی ضد یعنی سیر اور سیراب ہونا تو ان سے صفت مشبہ مذکر فَعْلَانٌ کے وزن پر اور مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے عَطِشَ سے عَطْشَانٌ (پیاسا مرد) مذکر کے لیے اور عَطْشٰی (پیاسی عورت) مؤنث کے لیے۔

فائدہ 1: فَعْلَانٌ مذکر اور فَعْلٰی مؤنث دونوں کی جمع کبھی فُعَالٰی کے وزن پر بھی آجاتی ہے جیسے سَکْرَانٌ اور سَکْرٰی کی جمع سُکَارٰی اور ایسے ہی کَسْلَانٌ (سست مرد) اور کَسْلٰی (سست عورت) کی جمع کُسَالٰی آتی ہے۔

فائدہ 2: فَعْلَانٌ یہ وزن غیر منصرف ہے اور کبھی منصرف بھی استعمال ہوتا ہے جیسے تَعْبانٌ (تھکا ماندہ مرد) ایسی صورت میں صفت مشبہ کی مؤنث ''ۃ'' لگا کر بناتے ہیں جیسے تَعْبَانٌ مذکر کی مؤنث تَعْبَانَۃٌ نیز ایسی صورت میں تَعْبَانٌ مذکر اور تَعْبَانَۃٌ مؤنث کی جمع سالم آتی ہے جیسے تَعْبَانُوْنَ اور جمع مؤنث سالم تَعْبَانَاتٌ آتی ہے۔

2 **ماضی مفتوح العین سے صفت مشبہ بنانے کا طریقہ**: ماضی مفتوح العین سے صفت مشبہ کا صیغہ مذکر کے لیے فَعَلٌ کے وزن پر اور مؤنث کے لیے فَعَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے حَسَنٌ مذکر کے لیے اور حَسَنَۃٌ مؤنث کے لیے

تنبیہ: حَسَنٌ صفت مشبہ کا صیغہ فَعَلٌ کے وزن پر اس وقت آئے گا جب یہ باب نَصَرَ سے مشتق ہو اگر یہ باب کَرُمَ سے مشتق ہو یعنی حَسُنَ تو اس وقت صفت مشبہ کا صیغہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے حَسِیْنٌ وَ حَسِیْنَۃٌ آئے گا۔ اسی طرح فَیْعِلٌ کے وزن پر بھی آتی ہے، جیسے: سَادَ سے سَیِّدٌ اور مَاتَ سے مَیِّتٌ۔

3 **ماضی مضموم العین سے صفت مشبہ بنانے کا طریقہ**: ماضی مضموم العین سے صفت مشبہ مذکر کے لیے فَعِیْلٌ اور مؤنث کے لیے فَعِیْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ مذکر کے لیے اور کَرِیْمَۃٌ مؤنث کے لیے ۔

نوٹ: ماضی مضموم العین سے چند اور اوزان پر بھی صفت مشبہ کا صیغہ آتا ہے جیسے: 1 فَعُولٌ جیسے: وَقُوْرٌ 2 فُعَالٌ جیسے: شُجَاعٌ 3 فَعَالٌ جیسے: جَبَانٌ (بزدل)۔ 4 فِعْلٌ جیسے: صِغْرٌ 5 فُعْلٌ جیسے: صُلْبٌ 6 فُعُلٌ جیسے: جُنُبٌ۔

فائدہ: ماضی مضموم العین سے قلیل طور پر تین اور اوزان پر بھی صفت مشبہ کا صیغہ آجاتا ہے: 1 فَعْلٌ جیسے شَہْمٌ (سریع الفہم) 2 فَعَلٌ جیسے بَطَلٌ (نوجون، دلیر) 3 فَعِلٌ جیسے لَسِنٌ (تیز ترار)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق: اسم فاعل اور صفت مشبہ میں کئی اعتبار سے فرق ہے:

1. صفت مشبہ میں مصدری معنی بطور ثبوت اور دوام یعنی ہمیشہ کے لیے ہوتے ہیں جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔ اسم فاعل میں مصدری معنی بطور حدوث یعنی عارضی ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ۔

2. اسم فاعل لازم و متعدی دونوں طرح کے ابواب سے آتا ہے جبکہ صفت مشبہ صرف لازم باب سے آئے گی۔

3. اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہیں جبکہ صفت مشبہ کے تمام صیغے سماعی ہیں۔

4. صفت مشبہ صرف ثلاثی مجرد کے ابواب سے آئے گی جبکہ اسم فاعل ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ سب سے آتا ہے۔

5. اسم فاعل پر الف لام اسمی داخل ہوتا ہے جبکہ صفت مشبہ پر داخل نہیں ہوتا۔

گردان صفت مشبہ

فعل	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
حَمِرَ	أَحْمَرُ سرخ مرد	أَحْمَرَانِ دو سرخ مرد	حُمْرٌ بہت سرخ مرد	حَمْرَاءُ ایک سرخ عورت	حَمْرَاوَانِ دو سرخ عورتیں	حُمْرٌ بہت سرخ عورتیں
عَوِرَ	أَعْوَرُ کانا مرد	أَعْوَرَانِ دو کانے مرد	عُوْرٌ بہت سے کانے مرد	عَوْرَاءُ ایک کانی عورت	عَوْرَاوَانِ دو کانی عورتیں	عُوْرٌ بہت سی کانی عورتیں
عَيِنَ	أَعْيَنُ مرد فراخ چشم	أَعْيَنَانِ دو مرد فراخ چشم	عِيْنٌ [1] بہت سے مرد فراخ چشم	عَيْنَاءُ عورت فراخ چشم	عَيْنَاوَانِ دو عورتیں فراخ چشم	عِيْنٌ (بہت سی عورتیں فراخ چشم)

[1] عِيْنٌ اصل میں عُيْنٌ تھا۔ "ی" کا ماقبل مضموم ہے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مثل بِيْضٌ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَاعَ	جَوْعَانُ ایک بھوکا مرد	جَوْعَانَانِ دو بھوکے مرد	جِیَاعٌ بہت سے بھوکے مرد	جَوْعٰی ایک بھوکی عورت	جَوْعَیَانِ دو بھوکی عورتیں	جِیَاعٌ (بہت سی بھوکی عورتیں)
عَطِشَ	عَطْشَانُ ایک پیاسا مرد	عَطْشَانَانِ دو پیاسے مرد	عِطَاشٌ بہت سے پیاسے مرد	عَطْشٰی ایک پیاسی عورت	عَطْشَایَانِ دو پیاسی عورتیں	عِطَاشٌ (بہت سی پیاسی عورتیں)
جَمُلَ	جَمِیْلٌ ایک خوبصورت مرد	جَمِیْلَانِ دوخوبصورت مرد	جَمِیْلُوْنَ سب خوبصورت مرد	جَمِیْلَةٌ ایک خوبصورت عورت	جَمِیْلَتَانِ دوخوبصورت عورتیں	جَمِیْلَاتٌ سب خوبصورت عورتیں

نوٹ: غائب، مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص کرنے کیلیے ضمیر لگائیں جیسے ھُوَ سَیِّدٌ (وہ سردار ہے)، اَنْتَ اَحْمَرُ (تو سرخ ہے)، اَنَا جَوْعَانُ (میں بھوکا ہوں)۔

④ اسم مبالغہ

اسم مبالغہ وہ اسم فاعل یا صفت مشبہ ہے جس میں مصدری معنٰی کی زیادتی پائی جائے جیسے ضَرَّابٌ (بہت زیادہ مارنے والا)، حَسَّانٌ (بہت زیادہ خوبصورت)۔

بنانے کا طریقہ: اسم مبالغہ کبھی تو مادہ میں کسی حرف کو مکرر لانے سے بنتا ہے اور کبھی حرف علت کو متفرق طور پر زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔

تنبیہ: اسم مبالغہ کے جتنے بھی اوزان مستعمل ہیں وہ صرف ثلاثی مجرد سے ہیں غیر ثلاثی مجرد سے اسم مبالغہ کے صرف چند صیغے استعمال ہوتے ہیں اور یہ تین صیغے ہیں: ❶ مِعْطَآءٌ (بہت زیادہ سخی) باب اِفْعَالٌ سے۔ ❷ نَذِیْرٌ (بہت زیادہ ڈرانے والا) باب تَفْعِیْلٌ سے ❸ بَشِیْرٌ (بہت زیادہ خوشخبری دینے والا) باب تَفْعِیْلٌ سے۔

اسم مبالغہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں ان میں سے مشہور اور کثیر الاستعمال تیرہ اوزان درج ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعَّالٌ	رَزَّاقٌ	کثرت سے رزق دینے والا	فُعُولٌ	سُبُّوحٌ	بہت زیادہ پاک ذات
فَعَّالَةٌ	فَہَّامَةٌ	حد درجہ دانا آدمی	فُعُّوْلٌ	قُدُّوْسٌ	ہر عیب سے پاک ذات
مِفْعَالٌ	مِفْرَاحٌ	بہت زیادہ خوش ہونے والا	فَاعِلَةٌ	رَاوِيَةٌ	بہت روایت کرنے والا
فَاعُولٌ	فَارُوْقٌ	بہت زیادہ فرق کرنے والا	مِفْعِيْلٌ	مِسْكِيْنٌ	سخت غریب
فَعِيْلٌ	حَمِيْدٌ	بہت زیادہ تعریف کرنے والا	فُعَّالٌ	طُوَّالٌ	طویل القامت
فِعِّيْلٌ	سِكِّيْرٌ	نشے میں چور	فُعَلَةٌ	لُمَزَةٌ	چغل خور
فَعِلٌ	شَرِهٌ	بہت زیادہ لالچی	×	×	×

نوٹ 1: اسم مبالغہ کے اوزان میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا البتہ تثنیہ و جمع کے لیے علامات تثنیہ و جمع لگائی جاتی ہیں اور بسا اوقات زیادتی مبالغہ کے لیے آخر میں ''ۃ'' مبالغہ کے لیے زیادہ کرتے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلَّامَةٌ میں عَلَّامَةٌ کی ''ۃ'' ۔ تائے مبالغہ ہے نہ کہ تائے تانیث۔

نوٹ 2: جب فَعِيْلٌ کا وزن بمعنی فَاعِلٌ کے ہو (فَعِيْلٌ مبالغے کا نہ ہو) تو اس وقت تذکیر و تانیث میں فرق کیا جاتا ہے خواہ فَعِيْلٌ کے وزن سے پہلے کوئی موصوف مذکور ہو یا نہ ہو جیسے جَاءَ نَصِيْرٌ وَ نَصِيْرَةٌ۔ البتہ جب فَعِيْلٌ کا وزن بمعنی مَفْعُوْلٌ کے ہو تو اس وقت مذکر و مؤنث کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال کیا جاتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے موصوف مذکور ہو جیسے اِمْرَأَةٌ اَسِيْرٌ وَ رَجُلٌ اَسِيْرٌ۔ اگر بغیر موصوف کے ہو تو مذکر و مؤنث میں فرق کیا جائے گا جیسے جَاءَ حَبِيْبٌ وَ حَبِيْبَةٌ۔ فَعُوْلٌ اگر بمعنی فَاعِلٌ ہو تو موصوف کے ساتھ مذکر و مؤنث میں یکساں ہوں گے جیسے یَحْیٰی الْبَتُوْلُ وَ مَرْيَمُ الْبَتُوْلُ (یعنی دنیا سے قطع تعلق کرنے والا مرد و عورت)۔ اگر موصوف مذکور نہ ہو تو پھر مذکر و مؤنث کے درمیان فرق کیا جائے گا جیسے جَاءَ بَتُوْلٌ وَ بَتُوْلَةٌ۔

نوٹ 3: اہل حرفہ اور پیشہ وروں کے لیے اسم مبالغہ کے اوزان میں سے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے جیسے خَيَّاطٌ (بہت زیادہ کپڑے سینے والا)، جَوَّالٌ (بہت گھومنے والا، موبائل) اور خَبَّازٌ (باورچی)۔ البتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَقَّالٌ (کریانہ / سبزی فروش) کا لفظ بَقْلَةٌ اسم جامد سے قلیل طور پر مبالغہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔

5 اسم تفضیل

وہ اسم مشتق ہے جس میں کسی دوسرے کی نسبت مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے جس میں زیادتی پائی جائے اسے مُفَضَّل اور جس کے مقابلے میں پائی جائے اسے مُفَضَّل عَلَیْہِ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو کی نسبت زیادہ علم رکھنے والا ہے)۔ اس مثال میں زید مفضل ہے اور عمرو مفضل علیہ ہے۔

اسم تفضیل بنانے کا طریقہ: واحد مذکر کے لیے اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث کے لیے فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ضَرَبَ سے اَضْرَبُ اسم تفضیل مذکر کے لیے اور ضُرْبٰی واحد مؤنث کے لیے۔ اسم تفضیل سے تثنیہ و جمع بناتے وقت آخر میں علامت تثنیہ و جمع لگائی جاتی ہے اور واحد مؤنث کا تثنیہ و جمع بناتے وقت الف مقصوری کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: ضُرْبٰی سے ضُرْبَیَانِ، ضُرْبَیَاتٌ۔

اسم تفضیل بنانے کی شرائط: اسم تفضیل صرف اس فعل ثلاثی مجرد سے بنتا ہے جو متصرف، تام، معروف اور مثبت ہو اس میں رنگ، عیب اور حلیہ کے معنی نہ ہوں اور اس کا معنی زیادت کے قابل ہو۔

اسم تفضیل کا استعمال: اسم تفضیل کبھی مِنْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو اور کبھی اَلْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ اور کبھی مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اَلْعُلَمَاءُ اَنْفَعُ رِجَالٍ۔

نوٹ: اسم تفضیل اکثر اسم فاعل کے معنی دیا کرتی ہے جیسے مذکورہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے لیکن کبھی کبھی قلیل طور پر اسم مفعول کا معنی بھی دے دیا کرتی ہے جیسے زَیْدٌ اَشْغَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ یہاں اَشْغَلُ اسم مفعول (مَشْغُوْلٌ) کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

فائدہ: غیر ثلاثی مجرد اور ثلاثی مجرد کے وہ افعال جن میں رنگ، عیب اور حلیے کے معانی پائے جاتے ہیں ان سے اگر اسم تفضیل بنانا مقصود ہو تو ان کے مصادر (نکرہ) سے پہلے اَشَدُّ، اَقْوٰی، اَقْبَحُ یا ان کے ہم معنی اور ہم وزن لفظ لگائیں اور مصادر کو تمیز کی بناء پر منصوب پڑھیں اس طرح ان سے بھی اسم تفضیل کا معنی حاصل ہو جاتے ہیں جیسے هُوَ اَشَدُّ حُمْرَةً ''وہ بہت سخت بلحاظ سرخی کے''، هُوَ اَشَدُّ تَنْکِیْلًا ''بہت سخت سزا دینے کے لحاظ سے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردان اسم تفضیل

مذکر					مؤنث				
واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر	تصغیر	واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر	تصغیر
اَفْعَلُ	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلُوْنَ	اَفَاعِلُ	اُفَیْعِلُ	فُعْلٰی	فُعْلَیَانِ	فُعْلَیَاتٌ	فُعَلٌ	فُعَیْلٰی

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق: یہ ہے کہ اسم مبالغہ میں زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے جب کہ اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلے میں ہوتی ہے، جیسے: زَیْدٌ عَلَّامَۃٌ ''زید بہت بڑا عالم ہے'' اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں، زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو، زید عمرو سے بڑا عالم ہے، یہاں زید میں علم کی زیادتی عمرو کے مقابلے میں ہے۔

فائدہ: شَرٌّ، خَیْرٌ اور حَبٌّ بھی اسم تفضیل ہیں کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو گرادیا گیا ہے کبھی کبھی اصل کے اعتبار سے اَشَرُّ، اَخْیَرُ اور اَحَبُّ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

نوٹ: ثلاثی مجرد کے وہ ابواب جن میں رنگ، عیب اور حلیہ کے معنی پائے جائیں ان سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ آتی ہے، جیسے: اَسْوَدُ، اَعْوَرُ وغیرہ۔

③ اسم آلہ

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جو کسی کام کے کرنے کا ذریعہ ہو جیسے مِرْوَحَۃٌ (پنکھا)۔

اسم آلہ ثلاثی مجرد سے تین اوزان پر آتا ہے اور وہ تینوں اوزان قیاسی ہیں: 1 مِفْعَلٌ جیسے مِنْجَلٌ (درانتی) 2 مِفْعَلَۃٌ جیسے مِرْوَحَۃٌ (پنکھا) 3 مِفْعَالٌ جیسے مِضْرَابٌ (ہتھوڑا) پہلے دو وزنوں کی جمع مَفَاعِلُ جبکہ تیسرے وزن کی جمع مَفَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے۔

اوزان اسم آلہ میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہے اسم آلہ کے یہ اوزان صرف ثلاثی مجرد سے مستعمل ہیں غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ ان اوزان مقررہ پر نہیں آتا۔ اگر غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ کے معنی ادا کرنا مقصود ہوں تو اس فعل کے مصدر (معرف باللام) کو حالت رفعی میں ذکر کر کے مصدر سے پہلے مَا بِہٖ کا لفظ لے آئیں تو غیر ثلاثی افعال سے بھی اسم آلہ کے معنی حاصل ہوں گے جیسے مَابِہِ الْاِجْتِنَابُ (بچنے کا ذریعہ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم آلہ کبھی فَاعَلٌ کے وزن پر بھی آ جاتا ہے اگرچہ اس میں اسمی معنی غالب ہوں گے جیسے خَاتَمٌ (مہر لگانے کا آلہ)۔ اس میں اسمی معنی غالب ہیں کیونکہ اب یہ انگوٹھی کا نام بن گیا ہے۔

فائدہ 1 : مُفْعُلٌ کے وزن پر اسم آلہ کا آنا شاذ ہے۔ امام سیبویہ کے بقول یہ اسم آلہ ہے ہی نہیں بلکہ مُفْعُلٌ کے وزن پر آنے والے ان اسماء ظروف کے نام ہیں جن میں یہ اشیاء رکھی جاتی ہیں جیسے مُنْخُلٌ (چھلنی)۔

فائدہ 2 : یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی کام کرنے کے آلہ کا مفہوم لینے والا ہر لفظ مقررہ اوزان پر ہو بلکہ عربی زبان میں بعض آلات کے لیے مذکورہ اوزان کے علاوہ بھی الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو کہ مصدر سے مشتق نہیں بلکہ جامد ہیں اور ان کے اوزان بے شمار ہیں، جیسے: قُفْلٌ بند کرنے کا آلہ قَدُوْمٌ کلہاڑا، سِکِّیْنٌ چھری وغیرہ۔ تاہم اس قسم کے الفاظ کو اسم آلہ نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ اسم آلہ وہی اسم مشتق ہے جو مقررہ اوزان میں سے کسی وزن پر بنایا گیا ہو۔

اسم آلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع	تصغیر
مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ	مُفَيْعِلٌ
مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ	مُفَيْعِلَةٌ
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِيْلُ	مُفَيْعِيْلٌ

نوٹ: مِفْعَال کا وزن اسم آلہ اور اسم مبالغہ دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے فرق لفظی یا معنوی قرینہ سے معلوم ہوگا۔

7 اسم ظرف

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو اس وقت یا جگہ پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو، جیسے: مَجْلِسٌ "بیٹھنے کی جگہ یا وقت"۔

اسم ظرف بنانے کا طریقہ: اسم ظرف بنانے کے درج ذیل تین طریقے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1. اسم ظرف صحیح کے ابواب میں مضارع مفتوح العین اور مضارع مضموم العین ،مہموز کے ابواب میں مضارع مضموم العین اور مفتوح العین اوراجوف کے ابواب میں مضارع مضموم العین اورمفتوح العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر جبکہ ناقص ولفیف کے ابواب سے مطلقا مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے فَتَحَ يَفْتَحُ سے مَفْتَحٌ اور نَصَرَ يَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ ، جَرٰى يَجْرِيْ سے مَجْرًى اور طَوٰى يَطْوِيْ سے مَطْوًى وغیرہ وغیرہ۔ نیز مثال واوی، صحیح اللام مضارع مفتوح العین سے اسم ظرف مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ دونوں کے وزن پر آ سکتا ہے، جیسے: وَجِلَ يَوْجَلُ سے مَوْجِلٌ اور مَوْجَلٌ

2. اسم ظرف صحیح کے ابواب میں مضارع مکسور العین اور مہموز کے ابواب میں مضارع مکسورالعین ، مضاعف کے ابواب میں مضارع مکسور العین اور مثال واوی صحیح اللام مضارع مکسور العین اور مضموم العین کے ابواب سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے ضَرَبَ يَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ ، وَعَدَ يَعِدُ سے مَوْعِدٌ اور وَثَقَ يَثِقُ سے مَوْثِقٌ اور وَسُمَ يَوْسُمُ سے مَوْسِمٌ اور أَسَرَ يَأْسِرُ سے مَأْسِرٌ۔

نوٹ: بعض صرفیوں کے نزدیک مضاعف سے بھی اسم ظرف مطلقا (خواہ مضارع مفتوح العین ہو یا مکسور العین) مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے ان کی دلیل قرآن میں آنے والا لفظ ''أَيْنَ الْمَفَرُّ'' ہے۔لیکن ان کی یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ظرف کا صیغہ ہے ہی نہیں بلکہ یہ تو مَفْعَلٌ کے وزن پر ثلاثی مجرد سے مصدر میمی ہے۔

صحیح بات یہی ہے کہ مضاعف کے ابواب میں مضارع مکسورالعین سے اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گی جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿حَتّٰى يَبْلُغَ الهدىُ مَحِلَّهٗ﴾'' یہ حَلَّ يَحِلُّ (مضارع مکسور العین) سے مَفْعِلٌ کے وزن پر اسم ظرف ہے اور اسی طرح اسم ظرف مضاعف کے ابواب میں مضارع مفتوح العین اور مضارع مضموم العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گی جیسے مَدَّ يَمُدُّ سے مَمَدٌّ اور مَسَّ يَمَسُّ سے مَمَسٌّ۔

3. اگر کوئی کام کسی جگہ (مکان) میں بکثرت ہوتا ہوتو اس کا اسم ظرف مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوگا لیکن یہ وزن صرف مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَدْرَسَةٌ ''سبق لینے یا دینے کی جگہ'' اور ایسے ہی مَطْبَعَةٌ ''کتابیں وغیرہ چھاپنے کی جگہ''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اسم ظرف کے مذکورہ بالا تینوں اوزان کی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے اور تینوں اوزان کی جمع مکسر کا ایک ہی وزن مَفَاعِلُ ہے۔ اور یہ بھی نوٹ کرلیں کہ اس وزن کے غیر منصرف ہونے کا اعتبار تعلیل کے بعد ہوگا یعنی تعلیل انصراف اور عدم انصراف سے مقدم ہوگی یہی وجہ ہے کہ مَدْعًی کی جمع مَدَاعٍ منصرف ہوگی۔

گردان اسم ظرف			
تصغیر	جمع	تثنیہ	واحد
مُفَيْعِلٌ	مَفَاعِلُ	مَفْعَلَانِ	مَفْعَلٌ
مُفَيْعِلٌ	مَفَاعِلُ	مَفْعِلَانِ	مَفْعِلٌ

تنبیہ: مضارع مضموم العین سے کچھ الفاظ جو خلاف قاعدہ مَفْعِلٌ کے وزن پر استعمال ہوتے ہیں اگرچہ ان الفاظ کو قاعدہ کے مطابق مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا بھی درست ہے، بشرطیکہ ان الفاظ سے مخصوص جگہیں مراد ہوں تاہم مَفْعِلٌ کا وزن جو عام طور پر مستعمل ہے یہ فصیح تر لغت ہے۔

ان میں سے مشہور الفاظ بارہ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

اسم ظرف کے اوزان			
معنی	لفظ	معنی	لفظ
گرنے کی جگہ	مَسْقِطٌ	قربان گاہ	مَنْسِكٌ
رہائش گاہ	مَسْكِنٌ	اونٹ کا مذبح خانہ	مَجْزِرٌ
کہنی رکھنے کی جگہ	مَرْفِقٌ	اگنے کی جگہ	مَنْبِتٌ
عبادت کی جگہ	مَسْجِدٌ	طلوع ہونے کی جگہ	مَطْلِعٌ
مانگ نکالنے کی جگہ	مَفْرِقٌ	سورج نکلنے کی جگہ	مَشْرِقٌ
نتھنا	مَنْخِرٌ	سورج غروب ہونے کی جگہ	مَغْرِبٌ

نوٹ: غیر ثلاثی مجرد سے اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتی ہے، جیسے: اِجْتَمَعَ يَجْتَمِعُ سے مُجْتَمَعٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(معاشرہ)، اِسْتَشْفٰی یَسْتَشْفِیْ سے مُسْتَشْفًی۔

اسم مشتق

اسم فاعل — اسم مفعول — صفت مشبہ — مبالغہ — اسم تفضیل — اسم آلہ — اسم ظرف

نوٹ: دو اور اسموں کو بھی ان اسمائے مشتقات کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ ان کا آپس میں بڑا گہرا تعلق و ربط ہے وہ دو اسم یہ ہیں:

1 اسم منسوب: جسے اسم نسبت بھی کہتے ہیں۔ 2 اسم تصغیر

اسم منسوب یا اسم نسبت

نسبت کا لغوی معنی تعلق یا رابطہ ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد اسم کے آخر میں (ی) مشدد کا اس لیے اضافہ کرنا ہوتا ہے کہ ظاہر ہو سکے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جس اسم کے آخر میں یاء لگائی جائے اس کو منسوب الیہ کہتے ہیں جیسے ھُوَ عَرَبِیٌّ (وہ عرب سے تعلق رکھنے والا ہے)۔اس مثال میں ھُوَ منسوب اور عَرَبٌ منسوب الیہ ہے اور عَرَبِیٌّ اسم منسوب ہے۔

اسم منسوب کا عمل: اسم منسوب نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے جیسے اُنْدَلَسِیٌّ نِظَامُھَا (اس کا نظام اندلس والا ہے)۔اس مثال میں نِظَامُھَا کو اُنْدَلَسِیٌّ (اسم منسوب) نے رفع دیا ہے۔

اسم منسوب کے قواعد

1 قاعدہ: اگر کسی اسم کے آخر میں "ۃ" ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے مَکَّۃٌ سے مَکِّیٌّ اور فَاطِمَۃُ سے فَاطِمِیٌّ۔

2 اسم مقصور سے اسم منسوب بنانے کا طریقہ: 1 اگر الف مقصوری تیسری جگہ ہو تو اسم نسبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بناتے وقت وہ الف واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے رَضَا سے رَضَوِیٌّ۔

اگر الف مقصوری چوتھی یا پانچویں جگہ ہو تو اسم نسبت بناتے وقت اسے واؤ سے بدلنا یا حذف کرنا دونوں طرح جائز ہے جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ یا مُصْطَفَوِیٌّ۔

اسم ممدود سے اسم نسبت بنانے کا طریقہ: اس سے اسم منسوب بنانے کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:

اگر الف ممدودہ کے بعد ہمزہ اصلی ہو تو اسم نسبت بناتے وقت وہ ہمزہ قائم رہتا ہے جیسے اِبْتِدَاءٌ سے ابتدائِیٌّ۔

اگر الف ممدودہ علامت تانیث کے لیے ہو تو اسم نسبت بناتے وقت واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوِیٌّ۔

اگر الف ممدودہ کسی حرف اصلی سے بدلا ہوا ہو تو اسم نسبت بناتے وقت اسے واؤ سے بدلنا یا نہ بدلنا دونوں طرح جائز ہے جیسے کِسَاءٌ سے کِسَائِیٌّ یا کِسَاوِیٌّ

اسم منقوص سے اسم نسبت بنانے کا طریقہ: اس کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:

اگر اسم منقوص کی یاء تیسری جگہ ہو تو وہ اسم نسبت بناتے وقت واؤ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے جیسے اَلْعَمِیْ سے اَلْعَمَوِیُّ۔

اگر اسم منقوص کی یاء چوتھی جگہ ہو تو اسم نسبت بناتے وقت اس یاء کو حذف کرنا یا واؤ ماقبل مفتوح سے بدلنا دونوں طرح جائز ہے جیسے اَلدَّاعِیْ سے الداعِیُّ اور اَلدَّاعِوِیُّ۔

اگر اسم منقوص کی یاء پانچویں جگہ ہو تو اسم نسبت بناتے وقت وہ یاء حذف ہو جاتی ہے جیسے اَلْمُهْتَدِیْ سے المهتَدِیُّ۔

جس اسم کے آخر میں پہلے ہی یاء مشدد ہو اس سے اسم نسبت بنانے کے مندرجہ ذیل چار طریقے ہیں:

اگر کلمہ کے آخر میں یاء مشدد دوسری جگہ ہو تو پہلی یاء اپنی اصل کی طرف لوٹ جاتی ہے اور دوسری یاء واؤ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے جیسے طَیٌّ سے طَوَوِیٌّ اور حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ۔

اگر یاء مشدد تیسری جگہ ہو تو پہلی یاء حذف ہو جاتی ہے اور دوسری یاء واؤ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے جیسے نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

▪ اگر یاء مشدد چوتھی جگہ ہو تو اسم نسبت بناتے وقت وہی یاء یاء نسبت کے قائم مقام ہو جاتی ہے جیسے شَافِعِیٌّ سے شافِعِیٌّ ۔

▪ اگر یائے مشدد اسم کے درمیان میں ہو تو اسم نسبت بناتے وقت اس یائے مشدد کو مخفف کر دیتے ہیں جیسے طَیِّبٌ سے طَیْبِیٌّ ۔

▪ فَعِیْلَةٌ کے وزن پر آنے والے اسماء سے اسم نسبت بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے:

▪ اگر فَعِیْلَةٌ کے وزن پر آنے والے اسم کا عین کلمہ حرف صحیح ہو تو اسم نسبت بناتے وقت یاء اور تا دونوں حذف ہو جاتے ہیں اور اس وقت دوسرا حرف مفتوح ہو جاتا ہے جیسے مَدِیْنَةٌ سے مَدَنِیٌّ ۔

▪ اگر فَعِیْلَةٌ کے وزن پر آنے والا کلمہ مضاعف یا اجوف ہو تو اسم نسبت بناتے وقت آخری حرف سے ۃ گر جاتی ہے جیسے طَوِیْلَةٌ سے طَوِیْلِیٌّ ۔

▪ فُعَیْلَةٌ کے وزن پر آنے والے اسماء سے اسم نسبت بنانے کا طریقہ : اس کے مندرجہ ذیل دو طریقے ہیں:

▪ اگر فُعَیلة کے وزن پر آنے والے کلمہ کا وزن صحیح یا اجوف کا ہو تو اسم نسبت بناتے وقت یاء اور ۃ دونوں گر جاتے ہیں جیسے جُهَیْنَةٌ سے جُهَنِیٌّ اور عُیَیْنَةٌ سے عُیَنِیٌّ ۔

▪ اگر فُعَیْلَةٌ کے وزن پر آنے والا کلمہ مضاعف ہو تو اسم نسبت بناتے وقت صرف ۃ حذف ہوتی ہے جیسے اُمَیْمَةٌ سے اُمَیْمِیٌّ ۔

▪ قاعدہ: چند ثلاثی اسم ایسے ہیں جن کے آخر سے حرف علت ہمیشہ حذف ہو جاتا ہے جیسے دَمٌ اور اَخٌ وغیرہ ۔ ان اسماء کی نسبت بنانے کے وقت محذوف حرف علت واپس آ جاتا ہے جیسے دَمٌ سے دَمَوِیٌّ اور اَخٌ سے اَخَوِیٌّ ۔

▪ قاعدہ: بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس آتی ہے جیسے بَادِیَّةٌ سے بَدَوِیٌّ اور نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ ۔

▪ قاعدہ: کبھی اسم جامد سے فاعِلٌ اور فَعِلٌ کا وزن بنا کر نسبت کا معنیٰ حاصل کرتے ہیں جیسے لَبَنٌ سے لَابِنٌ یا لَبِنٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم تصغیر یا اسم مصغر

تعریف: تصغیر کا لغوی معنی ہے چھوٹا کرنا اور اصطلاح میں تصغیر سے مراد ہے کہ اسم معرب میں ایک خاص قسم کا تغیر پیدا کر کے اس کے مدلول کی مقدار یا کیفیت میں کمی یا عظمت کو ظاہر کیا جائے اس طرح کہ پہلے حرف کو ضمہ دوسرے حرف کو فتحہ دیا جائے اور تیسری جگہ یاء ساکن کا اضافہ کیا جائے جیسے عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ، عُمَرُ سے عُمَیْرٌ۔

اس کے چند مشہور اوزان درج ذیل ہیں:

1 فُعَیْلٌ: جب اسم ثلاثی ہو یا اس کے آخر میں کوئی علامت تانیث (ۃ، الف مقصوریٰ، الف ممدودیٰ) ہو یا وہ تثنیہ یا اَفْعَالٌ کے وزن پر جمع مکسر ہو یا اس کے آخر میں الف نون زائدتان ہو تو ان سب کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے حَسَنٌ سے حُسَیْنٌ.

2 فُعَیْلِلٌ: جب اسم رباعی ہو یا اس کے آخر میں تائے مدورہ (ۃ) یا الف ممدودہ یا یائے نسبت یا الف نون زائدتان ہو تو ان سب کی تصغیر فُعَیْلِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے مَسْجِدٌ سے مُسَیْجِدٌ، مَغْرِبِیْ سے مُغَیْرِبِیٌّ (ننھا مغربی) اور قَنْطَرَۃٌ سے قُنَیْطِرَۃٌ (چھوٹا پل) خَنْسَفَآءُ سے خُنَیْسَفَاءُ۔

3 فُعَیْلِیْلٌ: جب اسم کا چوتھا حرف مدہ ہو تو اس کی تصغیر فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے مِصْبَاحٌ سے مُصَیْبِیْحٌ۔

اسم تصغیر کے متعلق چند اضافی قواعد

1 جب اسم میں دوسری جگہ حرف علت ہو تو تصغیر کے وقت اپنی اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے جیسے بَابٌ سے بُوَیْبٌ۔

2 جب اسم میں دوسری جگہ الف نون زائدہ ہو یا مجہول الاصل ہو یا ہمزہ سے بدلا ہوا ہو تو ان تینوں صورتوں میں اسم تصغیر بناتے وقت اس الف کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے حاکِمٌ سے حُوَیْکِمٌ اور أَکِلٌ سے أُوَیْکِلٌ (کم کھانے والا)۔

نوٹ: مجہول الاصل سے مراد وہ الف ہے جس کا اصل معلوم نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

■ جب کسی اسم کا فا کلمہ یا لام کلمہ حذف ہو جائے تو تصغیر بناتے وقت واپس آجاتا ہے جیسے عِدَةٌ سے وُعَيْدَةٌ (معمولی وعدہ) اور اَخٌ سے اُخَيٌّ (اُخَيُوٌ) چھوٹا بھائی۔

■ جب کوئی ثلاثی اسم مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی ہو تو تصغیر کے وقت اس کے آخر میں تائے تانیث ظاہر کی جاتی ہے جیسے هِنْدٌ سے هُنَيْدَةٌ اور اَرْضٌ سے اُرَيْضَةٌ۔

صرف صغیر

جس قدر افعال اور اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں صرفیوں نے ان کی مشق کے لیے ایک قاعدہ مقرر کیا ہے وہ اس طرح کہ ان سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کرتے ہیں اس گردان کو صرف صغیر کہتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

متعدی باب سے

ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا[1] فَهُوَ ضَارِبٌ وَ ضُرِبَ يُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ لَمْ يَضْرِبْ لَمْ يُضْرَبْ لَا يَضْرِبُ لَا يُضْرَبُ لَنْ يَضْرِبَ لَنْ يُضْرَبَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ وَ النَّهْيُ عَنْهُ لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ لَا يَضْرِبْ لَا يُضْرَبْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ وَ مُضَيْرِبٌ وَ الْاٰلَةُ مِنْهُ مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ وَ مُضَيْرِبٌ[2] مِضْرَبَةٌ مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ وَ مُضَيْرِبَةٌ مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مَضَارِيْبُ وَ مُضَيْرِيْبٌ وَ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ اَضْرَبُ اَضْرَبَانِ اَضْرَبُوْنَ اَضَارِبُ وَ اُضَيْرِبٌ وَ لِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ ضُرْبٰى ضُرْبَيَانِ ضُرْبَيَاتٌ ضُرَبٌ وَّ ضُرَيْبٰى۔

صرف صغیر لازم باب سے

كَرُمَ يَكْرُمُ كَرْمًا وَكَرَامَةً فَهُوَ كَرِيْمٌ وَكُرِمَ بِهٖ يُكْرَمُ بِهٖ كَرْمًا وَكَرَامَةً بِهٖ فَذَاكَ مَكْرُوْمٌ بِهٖ لَمْ

[1] مصدر معروف و مجہول شکل و صورت میں ایک جیسا ہوتا ہے البتہ معنی میں فرق ہوتا ہے مصدر معروف کا معنی "مارنا" اور مجہول "مارا" جانا ہے۔ [2] اسم ظرف اور آلہ کے پہلے دو وزنوں کی تصغیر ایک جیسی ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَكْرُمُ لَمْ يُكْرَمْ بِهِ لَايُكْرَمُ لَايُكْرَمُ بِهِ لَنْ يَكْرُمَ لَنْ يُكْرَمَ بِهِ الْأَمْرُ مِنْهُ اُكْرُمْ لِيُكْرَمْ بِكَ لِيَكْرُمْ لِيُكْرَمْ بِهِ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَكْرُمْ لَايُكْرَمْ بِكَ لَايَكْرُمْ لَايُكْرَمُ بِهِ الظَّرْفُ مِنْهُ مَكْرَمٌ مَكْرَمَانِ مَكَارِمُ وَمُكَيْرِمٌ وَالْآلَةُ مِنْهُ .... وَاَفْعَلُ التَّفْضِيلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ ....

فعل کی تقسیم سادس حروف اصلیہ کے اعتبار سے

حروف اصلیہ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: [1] ثلاثی [2] رباعی

1. ثلاثی: ثلاثی وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلیہ ہوں جیسے نَصَرَ۔
2. رباعی: رباعی وہ ہے جس میں چار حروف اصلیہ ہوں جیسے دَحْرَجَ۔

پھران میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں:

[1] ثلاثی مجرد [2] ثلاثی مزید فیہ [3] رباعی مجرد [4] رباعی مزید فیہ

مجرد: اس کا لغوی معنی خالی کیا ہوا ہے یعنی وہ کلمہ جس میں حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے: نَصَراور دَحْرَجَ ۔

مزید فیہ: اس کا لغوی معنی ہے جس میں کسی چیز کا مزید اضافہ کیا گیا ہو یعنی وہ کلمہ ہے جس میں حروف اصلیہ کے علاوہ کچھ حروف زائد بھی ہوں جیسے اَکْرَمَ اور تَدَحْرَجَ۔

فائدہ: اسم اور فعل کی اصل بناء تین حروف تک ہوتی ہے فعل میں زیادہ سے زیادہ حروف اصلی چار ہوں گے اور اسم میں پانچ ۔ فعل میں حروف زائد کی زیادتی سے کل حروف چھ تک ہو سکتے ہیں جبکہ اسم میں سات تک۔

حروف اصلیہ: وہ حروف جو وزن کرنے میں ف، ع، ل کی جگہ ہوں یا وہ حروف جو مجرد و مزید فیہ کے تمام صیغوں میں آئیں وہ حروف اصلی ہوں گے جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔

حروف زائد: وہ حروف جو وزن کرنے میں ف، ع، ل کی جگہ نہ آئیں وہ زائد ہوں گے جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

نوٹ: حروف زوائد ہمیشہ اِن حرفوں میں سے ہوں گے: [1] الف [2] لام [3] ی [4] واؤ [5] میم [6] ت [7] ن [8] س [9] ہمزہ [10] ہ (ان کا مجموعہ الیوم تَنْسَاهُ ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ جہاں کہیں ہمیں ان دس حروف میں سے کوئی حرف نظر آ جائے تو اسے زائدہ ٹھہرالیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حرف زائد کرنا ہو تو وہ ان دس حروف میں سے کریں گے۔

حروف اصلیہ اور حروف زوائد میں فرق کرنے کا طریقہ: ان کے پہچاننے کیلیے ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے کو دیکھا جاتا ہے کیونکہ یہ صیغہ اصل ہوتا ہے اگر اس میں تغیر وتبدل ہو تو تمام صیغوں کو مزید فیہ سمجھا جاتا ہے اور اگر یہ صحیح ہو تو باقی تمام صیغے بھی صحیح سمجھے جائیں گے مثلاً یَخْرُجُ اور یُخْرِجُ جب آپ ان کو دیکھیں گے تو شکل کے اعتبار سے بالکل ایک جیسے معلوم ہوں گے صرف حرکات کی تبدیلی ہوگی۔ جب آپ ان کے واحد مذکر غائب کے صیغے کو دیکھیں گے تو پتہ چلے گا کہ یَخْرُجُ مجرد ہے اور یُخْرِجُ مزید فیہ ہے کیونکہ یَخْرُجُ کا ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ خَرَجَ ہے اور یُخْرِجُ کا ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ اَخْرَجَ ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ کسی بھی صیغہ کے مجرد یا مزید فیہ ہونے کو پہچاننا ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ سے ہوتا ہے۔

میزان صرفی: جس طرح اشیاء کا وزن نکالنے کے لیے ترازو استعمال ہوتا ہے بعینہ اسی طرح فعلوں کا وزن نکالا جاتا ہے اس کے لیے صرفیوں نے فَعَلَ (ف، ع، ل) کو میزان قرار دیا ہے جس کلمے کے حروف کا میزان سے مقابلہ کیا جائے اس کو موزون کہتے ہیں وزن کی تین صورتیں ہیں:

1. فَعَلَ: یہ ثلاثی مجرد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
2. فَعْلَلَ: یہ رباعی مجرد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
3. فَعَلْلَلٌ: یہ وزن خماسی مجرد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ان میں سے پہلی دو صورتیں اسم اور فعل دونوں میں جبکہ تیسری صورت صرف اسم میں پائی جاتی ہے۔

وزن نکالنے کا طریقہ: ان اوزان کے ذریعے کلمے کا ثلاثی، رباعی، خماسی اور مجرد و مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہوسکتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات وسکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے۔ حرف اصلی کو فعل (ف، ع، ل) سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہوا سے بعینہ وزن میں لائیں پس جو حروف ف، ع، ل کے مقابلے میں ہوں گے وہ اصلی ہوں گے جو ان کے علاوہ ہوں گے وہ زائدہ ہوں گے، جیسے: ضَرَبَ بروزن فَعَلَ، اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ اور اِکْتَسَبَ بروزن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِفْتَعَل۔ ضَرَبَ میں تمام حروف اصلی ہیں، اس لیے یہ ثلاثی مجرد ہے، اَکْرَمَ میں ہمزہ زائد ہے اور اِکْتَسَبَ میں ہمزہ اور ت زائد ہیں کیونکہ یہ ف، ع، ل کی جگہ پر نہیں ہیں، اس لیے یہ ثلاثی مزید فیہ ہیں۔

میزان صرفی کے فوائد: ◼ اسماء اور افعال کا ثلاثی، رباعی، خماسی، مجرد اور مزید فیہ ہونا معلوم ہوجاتا ہے۔

◼ حروف اصلیہ اور زائدہ کی شناخت ہوجاتی ہے۔

فائدہ: اگر موزون میں کوئی حرف حذف ہوجائے تو وزن میں بھی اس کے مقابل حرف کو حذف کر دیا جائے، جیسے: قُلْ کا وزن فُلْ ہے۔

سوال کلام عرب میں جو حروف ادا ہوتے ہیں وہ اٹھائیس یا انتیس ہیں وزن کے لیے صرف ف، ع، ل کو کیوں اختیار کیا گیا ہے؟

جواب مخارج کے اعتبار سے تمام حروف تین اقسام پر ہیں:

1 حروف شفوی: وہ حروف جو ہونٹ سے ادا کیے جائیں۔ 2 حروف حلقی: وہ حروف جو حلق سے ادا کیے جاتے ہیں۔ 3 حروف وسطی: وہ حروف جو حلق اور ہونٹوں کے درمیان سے ادا کیے جاتے ہیں۔

صرفیوں نے حروف شفوی میں سے ''ف'' اور حروف حلقی میں سے ''ع'' اور حروف وسطی میں سے ''ل'' کو اختیار کر کے ''فَعَلَ'' کو وزن قرار دیا ہے۔

ثلاثی مجرد کی تعریف: وہ فعل جس میں تین حرف ہوں اور تینوں اصلی ہوں جیسے حَمِدَ، شَکَرَ.

ماضی ثلاثی مجرد کے عین کلمہ پر فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں حرکات آسکتی ہیں۔ اسی طرح مضارع کے عین کلمہ پر بھی یہ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں تو اس طرح ان کی نو ممکن صورتیں بن جاتی ہیں: 1 فَعَلَ يَفْعُلُ جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ 2 فَعَلَ يَفْعِلُ جیسے: ضَرَبَ يَضْرِبُ 3 فَعِلَ يَفْعَلُ جیسے: سَمِعَ يَسْمَعُ 4 فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے: فَتَحَ يَفْتَحُ 5 فَعِلَ يَفْعِلُ جیسے: حَسِبَ يَحْسِبُ 6 فَعُلَ يَفْعُلُ جیسے: كَرُمَ يَكْرُمُ 7 فَعِلَ يَفْعُلُ 8 فَعُلَ يَفْعَلُ 9 فَعُلَ يَفْعِلُ۔

ان نو ابواب میں سے صرف چھ ابواب عربی زبان میں مستعمل ہیں اور ان میں سے پہلے تین ابواب کثیر الاستعمال ہیں اس لیے ان کو اصول یا ام الابواب کہتے ہیں۔ ان کو ام الابواب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت مختلف ہے اور یہ بکثرت استعمال ہوتے ہیں اور باقی تین ابواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو فروع کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے ماضی ومضارع کے عین کلمہ کی حرکت متفق ہے یہ پہلے ابواب کی بنسبت قلیل الاستعمال ہیں۔ باقی تین نادر الوجود ہیں۔

فائدہ نافعہ: باب سوم (سَمِعَ) میں ماضی کا عین کلمہ اگر حرف حلقی نہ ہو اور باب پنجم (شَرُفَ) میں ماضی کے عین کلمہ کو ساکن کر کے پڑھنا بھی جائز ہے جیسے سمِع ماضی کو سَمْعَ بھی پڑھ سکتے ہیں اور ایسے ہی بَعُدَ کو بَعْدَ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اسی طرح لَيِسَ کو لَيْسَ پڑھنا لیکن لَيْسَ میں یہ استعمال دائمی ہے۔

باب سوم میں اگر ماضی کا عین کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے تین طرح پڑھنا جائز ہے:

- عین کلمہ کو ساکن کر کے پڑھنا جیسے شَهِدَ سے شَهْدَ، نَعِمَ سے نَعْمَ اور بَئِسَ سے بَئْسَ۔
- عین کلمہ کی پیروی کرتے ہوئے ف کلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے جیسے شَهِدَ سے شِهِدَ، نَعِمَ سے نِعِمَ اور بَئِسَ سے بِئِسَ۔
- ف کلمہ کو کسرہ اور عین کلمہ کو ساکن پڑھنا بھی جائز ہے جیسے شَهِدَ سے شِهْدَ، نَعِمَ سے نِعْمَ اور بَئِسَ سے بِئْسَ۔

ثلاثی مزید کی تعریف: جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کچھ زائد بھی ہوں، اس کے بارہ ابواب ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

ابواب ثلاثی ثلاثی مزید فیہ اور ان کو بنانے کا طریقہ

ابواب/مصادر	وزن فعل ماضی	مثال	بنانے کا طریقہ
إِفْعَالٌ	أَفْعَلَ	أَكْرَمَ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے باب افعال بن جاتا ہے، جیسے: كَرُمَ سے أَكْرَمَ۔
تَفْعِيْلٌ	فَعَّلَ	صَرَّفَ	ع کلمہ کو مکرر لانے سے باب تفعیل بن جاتا ہے، جیسے: صَرَفَ سے صَرَّفَ۔
مُفَاعَلَةٌ	فَاعَلَ	ضَارَبَ	ف کلمہ کے بعد الف زائد کرنے سے باب مفاعلہ بن جاتا ہے، جیسے: ضَرَبَ سے ضَارَبَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلَ	تَصَرَّفَ	ف کلمہ سے پہلے ت اور ع کلمہ کو مکرر لانے سے باب تفعل بن جاتا ہے، جیسے: صَرَفَ سے تَصَرَّفَ۔
تَفَاعُلٌ	تَفَاعَلَ	تَقَابَلَ	ف کلمہ سے پہلے ت اور ف کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے باب تفاعل بن جاتا ہے، جیسے: قَبِلَ سے تَقَابَلَ۔
اِفْتِعَالٌ	اِفْتَعَلَ	اِجْتَهَدَ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور ف کلمہ کے بعد ت زیادہ کرنے سے باب افتعال بن جاتا ہے، جیسے: جَهَدَ سے اِجْتَهَدَ۔
اِنْفِعَالٌ	اِنْفَعَلَ	اِنْقَلَبَ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور ن زائد کرنے باب انفعال بن جاتا ہے ، جیسے: قَلَبَ سے اِنْقَلَبَ۔
اِفْعِلَالٌ	اِفْعَلَّ	اِحْمَرَّ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور ل کلمہ مکرر لانے سے باب افعلال بن جاتا ہے ، جیسے: حَمِرَ سے اِحْمَرَّ۔
اِفْعِيْلَالٌ	اِفْعَالَّ	اِحْمَارَّ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور ع کلمہ کے بعد الف اور ل کلمہ کو مکرر لانے سے باب افعیلال بن جاتا ہے، جیسے: حَمِرَ سے اِحْمَارَّ۔
اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتَنْصَرَ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ، س اور ت زیادہ کرنے سے باب استفعال بن جاتا ہے، جیسے: نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ۔
اِفْعِيْعَالٌ	اِفْعَوْعَلَ	اِخْشَوْشَنَ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور ع کلمہ کے بعد واؤ اور ع کلمہ مکرر لانے سے باب افعیعال بن جاتا ہے، جیسے: خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ۔
اِفْعِوَّالٌ	اِفْعَوَّلَ	اِجْلَوَّذَ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور ع کلمہ کے بعد واؤ مشدد لانے سے باب افعوال بن جاتا ہے، جیسے: جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ۔

فائدہ 1: باب انفعال ہمیشہ لازم آتا ہے اور ہمیشہ ایسے معانی کے لیے آتا ہے جن کا تعلق اعضائے ظاہری سے ہو۔

فائدہ 2: باب اِفْعِلَالٌ اور اِفْعِيْلَالٌ الوان اور عیوب بیان کرنے کے لیے آتے ہیں اور ہمیشہ لازم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعمال ہوتے ہیں۔

رباعی مجرد: اس سے مراد وہ فعل ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں اور اس کا صرف ایک ہی باب ہے یعنی فَعْلَلَةٌ جیسے دَحْرَجَةٌ۔

رباعی مزید فیہ: جس میں چار حروف اصلیہ کے علاوہ ایک یا دو حرف زائد بھی ہوں اسے رباعی مزید فیہ کہتے ہیں اور اس کے تین باب ہیں، ایک باب بے ہمزہ وصل ہے اور دو باب باہمزہ وصل ہیں۔

رباعی مزید فیہ کے ابواب بنانے کا طریقہ

ابواب/مصادر	وزن فعل ماضی	مثال	بنانے کا طریقہ
تَفَعْلُلٌ	تَفَعْلَلَ	تَدَحْرَجَ	رباعی مجرد کے ف کلمہ سے پہلے ت زیادہ کرنے سے باب تَفَعْلُلٌ بن جاتا ہے، جیسے: دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ۔
اِفْعِنْلَالٌ	اِفْعَنْلَلَ	اِحْرَنْجَمَ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور ع کلمہ کے بعد نون زیادہ کرنے سے باب اِفْعِنْلَالٌ بن جاتا ہے، جیسے: حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ۔
اِفْعِلَّالٌ	اِفْعَلَلَّ	اِقْشَعَرَّ	ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور دوسرے لام کو مکرر لانے سے باب اِفْعِلَّالٌ بن جاتا ہے، جیسے: قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ۔

فائدہ 1: ایسے ابواب جن کا فعل ماضی چار حرفی ہوتا ہے ان کے مضارع معروف میں بھی علامت مضارع (حروف اَتَیْنَ) کو ضمہ دیا جاتا ہے ایسے ابواب صرف چار ہیں:

ثلاثی مزید فیہ کے پہلے تین ابواب: 1 اِفْعَال 2 تَفْعِیل 3 مُفَاعَلَة اور رباعی مجرد کا ایک باب: فَعْلَلَةٌ اور اس کے ملحقات۔

ان کے علاوہ باقی تمام ابواب میں علامت مضارع معروف میں مفتوح ہوتی ہے۔

فائدہ 2: جن ابواب کے ماضی کے شروع میں "ت" زائد آتی ہے ان کے مضارع کے آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے جبکہ باقی تمام میں مکسور اور یہ تین ابواب ہیں: 1 باب تَفَعُّل 2 باب تَفَاعُل 3 باب تَفَعْلُل اور اس کے ملحقات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: جن ابواب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصل آتا ہے ان سے مضارع بناتے وقت ہمزہ وصلی گر جاتا ہے۔ جو کہ سات ابواب ثلاثی مزید فیہ کے ہیں اور دو ابواب رباعی مزید فیہ کے ہیں۔ ہمزہ وصلی کے گرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مضارع بناتے وقت پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ہمزہ وصلی کو ضرورتِ لفظی کی وجہ سے لایا گیا تھا عدم ضرورت کے بعد حذف ہو جاتا ہے۔ ہمزہ وصلی اصل کے اعتبار سے مکسور ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ اور کبھی ثقل سے بچنے کیلیے فتحہ بھی دے دیا جاتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ اور کبھی عین کلمہ کی مناسبت سے ضمہ بھی دے دیا جاتا ہے جیسے اُنْصُرْ۔

فائدہ: باب افعال کا ہمزہ اگرچہ قطعی ہے جو کہ درمیان کلام میں ساقط نہیں ہوتا لیکن مضارع معروف بناتے وقت یہ بھی گر جاتا ہے اور گرنے کا سبب صیغہ واحد متکلم ہے۔ جس میں دو ہمزوں کے جمع ہونے کی بناء پر ثقل پیدا ہو گیا تھا جسے دور کرنے کے لیے دوسرے ہمزہ کو گرا دیا پھر اس صیغہ کی مناسبت سے باقی تمام صیغوں سے بھی دوسرے ہمزہ کو گرا دیا گیا۔

ہمزہ قطعی کی اقسام: (1) باب افعال کا ہمزہ، جیسے: اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (2) مضارع واحد متکلم کے صیغوں کا ہمزہ، جیسے: لَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (3) اسم تفضیل کا ہمزہ، جیسے: فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا (4) جمع مکسر کا ہمزہ جیسے اَطْرَافٌ (5) قرآن مجید میں عجمی اَعلام کا ہمزہ جیسے: اِبْرَاهِيْمُ، اِسْمَاعِيْلُ، اِسْحَاقُ۔ (6) بناء یعنی مبنی کا ہمزہ جیسے: اَنْتَ، اَنَّ وغیرہ (7) فعل تعجب کے دو صیغوں کا ہمزہ جیسے: مَا اَحْسَنَهٗ، اَحْسِنْ بِهٖ (8) استفہام کا ہمزہ جیسے أَ اَنْذَرْتَهُمْ (9) ندا کا ہمزہ جیسے: أَ عَبْدَاللّٰهِ۔

نوٹ: یہ تمام ہمزے قطعی ہیں اور درج کلام میں نہیں گرتے۔

فائدہ: جن ابواب کی ماضی کے شروع میں ت آتی ہے اس کے مضارع میں ایک اور ت آنے سے اس تاء کو گرانا بھی جائز ہے یعنی باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ میں جب دو تاء مفتوحہ اکٹھی ہو جائیں خواہ وہ مذکر کا صیغہ ہو یا مؤنث غائب و حاضر کا تو ایک ''ت'' کو تَخْفِيْفًا حذف کرنا جائز ہے جیسے تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا اور تَظَاهَرُوْنَ اصل میں تَتَظَاهَرُوْنَ تھا۔

نوٹ: غیر ثلاثی مجرد ابواب سے صرف صغیر درج ذیل طریقے کے مطابق آئے گی۔

اَكْرَمَ ، يُكْرِمُ ، اِكْرَامًا فَهُوَ مُكْرِمٌ وَ اُكْرِمَ ، يُكْرَمُ اِكْرَامًا فَذَاكَ مُكْرَمٌ ، لَمْ يُكْرِمْ ، لَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُكْرِمْ، لَايُكْرِمُ ، لَايُكْرَمُ ، لَنْ يُكْرِمَ ، لَنْ يُكْرَمَ اَلْاَمْرُمِنْهُ اَكْرِمْ ، لِتُكْرَمْ ، لِيُكْرِمْ ، لِيُكْرَمْ ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُكْرِمْ ، لَا تُكْرَمْ، لَا يُكْرِمْ لَا يُكْرَمْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُكْرَمٌ ، مُكْرَمَانِ ، مُكْرَمَاتٌ وَ الْآلَةُ مِنْهُ مَا بِهِ الْاِكْرَامُ وَ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَشَدُّ اِكْرَامًا ۔

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی

ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے بڑھانا کہ وہ رباعی کے وزن پر ہو جائے اس کو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں۔

شرط: الحاق کے لیے شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ دونوں ہم وزن ہوں اور ان دونوں کا مصدر بھی باہم مطابق ہو نیز ملحق باب میں ازروئے خاصیات وہی معانی پائیں جائیں جو ملحق میں ہوں، جیسے: جَلْبَبَ، دَحْرَجَ۔ دونوں کا مصدر فَعْلَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے اس لیے جَلْبَبَ کو ملحق اور دَحْرَجَ کو ملحق بہ کہیں گے بخلاف اَكْرَمَ کے یہ اگرچہ دَحْرَجَ کے وزن پر ہے لیکن دونوں کا مصدر باہم مطابق نہیں اَكْرَمَ کا مصدر اِكْرَامًا آتا ہے اور دَحْرَجَ کا مصدر دَحْرَجَةً آتا ہے۔ اس لیے اَكْرَمَ کو ملحق نہیں کہیں گے۔

فائدہ : الحاق کا معنی ہے دو چیزوں کو باہم مماثل اور ہم وزن کرنا۔

اقسام: ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں:

■ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد ■ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ۔

● ملحق برباعی مجرد دحرج: اس کے سات ابواب ہیں:

نمبر شمار	وزن ملحق برباعی	ثلاثی مجرد	ملحق برباعی	[illegible]
1	فَعْلَلَةٌ	جَلَبَ	جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً (چادر اوڑھانا)	یہ لام کلمہ کو مکرر لانے سے بنتا ہے۔
2	فَيْعَلَةٌ	خَعَلَ	خَيْعَلَ يُخَيْعِلُ خَيْعَلَةً (بے آستین کرتا پہنانا)	یہ فا کلمہ کے بعد ی زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3	فَوْعَلَةٌ	جرب	جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً (جراب پہننا)	یہ ف کلمہ کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
4	فَعْنَلَةٌ	قلس	قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً (ٹوپی پہننا)	یہ عین کلمہ کے بعد ن زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
5	فَعْيَلَةٌ	شرف	شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ شَرْيَفَةً (پودوں کے غیر ضروری پتے کاٹنا)	یہ عین کلمہ کے بعد ی زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
6	فَعْوَلَةٌ	سرل	سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً (شلوار پہننا)	یہ عین کلمہ کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
7	فَعْلَاةٌ	قلس	قَلْسٰى يُقَلْسِي قَلْسَاةً (ٹوپی پہنانا)	''ل'' کلمہ کے بعد ''ی'' بڑھانے سے بنتا ہے۔

آخری باب میں یاء ماضی معروف، مضارع مجہول اور مصدر میں قاعدہ قال کے تحت الف سے بدل جاتی ہے۔

ملحق برباعی مزید فیہ: اس کے دس ابواب ہیں: آٹھ ابواب ثلاثی مجرد میں دو حرف زیادہ کرنے سے بنتے ہیں۔ اور یہ سب ابواب لازم ہیں یعنی ان سے اسم مفعول اور فعل مجہول نہیں آتا اور آخری دو باب ثلاثی مجرد میں تین حرف زیادہ کرنے سے بنتے ہیں اور یہ بھی لازم ہیں۔

نمبر شمار	وزن ملحق برباعی	ثلاثی مجرد	ملحق بتدحرج	بنانے کا طریقہ
1	تَفَعْلُلٌ	جَلَبَ	تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا چادر اوڑھنا	شروع میں ''ت'' اور لام کلمہ مکرر لانے سے بنتا ہے۔
2	تَفَيْعُلٌ	خَعَلَ	تَخَيْعَلَ يَتَخَيْعَلُ تَخَيْعُلًا بے آستین کرتا پہننا	شروع میں ''ت'' اور ف کلمہ کے بعد ''ی'' زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3	تَفَوْعُلٌ	جَرَبَ	تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا جراب پہننا	شروع میں ت اور ف کلمہ کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
4	تَفَعْنُلٌ	قَلَسَ	تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا ٹوپی پہننا	شروع میں ''ت'' اور عین کلمہ کے بعد ''ن'' زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
5	تَفَعْيُلٌ	شَرَفَ	تَشَرْيَفَ يَتَشَرْيَفُ تَشَرْيُفًا پودوں کے غیر ضروری پتے کاٹنا	شروع میں ''ت'' اور عین کلمہ کے بعد ''ی'' زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
6	تَفَعْوُلٌ	سَرَلَ	تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا شلوار پہننا	شروع میں ''ت'' اور عین کلمہ کے بعد ''واؤ'' زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
7	تَفَعْلٍ	قَلَسَ	تَقَلْسَىٰ يَتَقَلْسَىٰ تَقَلْسِيًا ٹوپی پہننا	شروع میں ''ت'' اور لام کلمہ کے بعد ''ی'' زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
8	تَفَعْلُتٌ	تَعَفْرَتَ	تَعَفْرَتَ يَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا شیطان ہونا۔	''ف'' کلمہ سے پہلے ''ت'' اور لام کلمہ کے بعد بھی ''ت'' زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔
9	اِفْعِنْلَالٌ	قَعَسَ	اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا بہت کبڑا ہونا	شروع میں ہمزہ وصل اور عین کلمہ کے بعد ''ن'' اور لام کلمہ کو مکرر لانے سے بنتا ہے۔
10	اِفْعِنْلَاءٌ	سَلَقَ	اِسْلَنْقَى يَسْلَنْقِي اِسْلِنْقَاءً چت سونا	شروع میں ہمزہ وصل اور عین کلمہ کے بعد ''ن'' اور آخر میں ''ی'' بڑھانے سے بنتا ہے۔

نوٹ: باب تَفَعْلُلٌ کی خاصیت تَعَمُّل یعنی ماخذ کو کام میں لانا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہفت اقسام

فعل

- ثلاثی مجرد
  - فَعَلَ يَفْعُلُ
  - فَعَلَ يَفْعِلُ
  - فَعِلَ يَفْعَلُ
  - فَعَلَ يَفْعَلُ
  - فَعُلَ يَفْعُلُ
  - فَعِلَ يَفْعِلُ
- ثلاثی مزید فیہ
  - ثلاثی مزید فیہ مطلق
    - باہمزہ وصل سات ابواب: اِفْتِعَال، اِنْفِعَال، الخ
    - بے ہمزہ وصل پانچ ابواب: اِفْعَال، تَفْعِيْل، الخ
  - ثلاثی مزید فیہ ملحق
    - ملحق بدحرج: فَعْلَلَةٌ، الخ
    - ملحق بتدحرج: تَفَعْلُلٌ، الخ
    - ملحق باحرنجم: اِفْعِنْلَالٌ، اِفْعِنْلَاءٌ
- رباعی مجرد
  - فَعْلَلَة
- رباعی مزید فیہ
  - بے ہمزہ وصل: تَفَعْلُلٌ
  - باہمزہ وصل: اِفْعِنْلَال، اِفْعِلَّالٌ

فعل کی تقسیم سابع حروف اصلیہ کی اقسام کے اعتبار سے

حروف کی اقسام کے لحاظ سے فعل کی ابتدائی طور پر درج ذیل چار قسمیں ہیں:

- صحیح
- معتل
- مہموز
- مضاعف

صحیح

صحیح سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی یعنی "ف، ع، ل" کی جگہ میں حرف علت، ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں جیسے نَصَرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ تسمیہ: صحیح کو صحیح اس لیے کہتے ہیں کہ صحیح کا معنی ہے تندرست ۔ یہ بھی چونکہ ہمزہ، حرف علت وغیرہ کی بیماری سے سالم ہوتا ہے۔

حروف علت: یہ کل تین حروف ہیں: ■ واؤ ■ الف ■ یا

وجہ تسمیہ: ان حروف کو حروف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کے معنی بیماری کے ہیں اور عربی مریضوں کی زبان سے بیماری کے وقت "وای" کا لفظ نکلتا ہے۔ جو "واؤ، الف، یا" کا مجموعہ ہے بیماری کی حالت میں زبان سے نکلنے کی بناء پر ان کو حروف علت کہتے ہیں۔

معتل

معتل سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علت ہو جیسے وَسُمَ (وہ خوبصورت ہوا)۔

وجہ تسمیہ: اس کو معتل اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اِعْتَلَّ ، یَعْتَلُّ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے حرف علت دیا گیا چونکہ اس میں بھی حرف علت پایا جاتا ہے اس لیے اس کو معتل کہتے ہیں۔ معتل کی دو بڑی قسمیں ہیں:

- معتل بیک حرف: جس کے حروف اصلیہ میں ایک ہی حرف علت پایا جائے۔ اس کی تین اقسام ہیں:
- معتل الفاء: وہ کلمہ ہے جس کے صرف ف کلمہ میں حرف علت پایا جائے اسے مثال کہتے ہیں، جیسے: وَعَدَ ، یَسَرَ .

وجہ تسمیہ: مثال کا معنی ہے ہم مثل اور ہم شکل ہونا۔ چونکہ مثال کی اکثر گردانیں عدم تعلیل کی وجہ سے صحیح کے ہم مثل ہوتی ہے بالخصوص جس طرح صحیح کی ماضی پر کوئی قانون جاری نہیں ہوتا اسی طرح مثال کی ماضی پر بھی کوئی قانون جاری نہیں ہوتا اس لیے اسے مثال کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

- مثال واوی: جس کے فاء کلمہ میں واؤ ہو جیسے وَعَدَ.
- مثال یائی: جس کے فاء کلمہ میں ی ہو جیسے یَسَرَ .

اعتراض: مثال الفی کیوں نہیں آتا جبکہ الف بھی حرف علت ہے؟

جواب الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ابتداء میں سکون محال ہے اس لیے مثال الفی کو کلام عرب میں استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا گیا۔

● **معتل العین:** اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ میں کوئی حرف علت ہو اسے اجوف کہتے ہیں، جیسے: قَالَ ، بَاعَ وغیرہ۔

وجہ تسمیہ: اس کو اجوف اس لیے کہتے ہیں کہ اجوف جوف سے ہے جس کا معنی اندر کا خالی حصہ ہے چونکہ اس کا عین کلمہ اکثر تعلیل سے ساکن ہو جاتا ہے یا گر جاتا ہے یعنی عین کلمہ خالی ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کو اجوف کہتے ہیں۔

جوف کا دوسرا معنی پیٹ ہے جس طرح انسانی پیٹ درمیان میں ہوتا ہے اسی طرح جو حرف علت کلمہ کے درمیان میں ہے اسے پیٹ کے ساتھ مشابہت دیتے ہوئے اجوف کہا جاتا ہے۔

اس کی دو اقسام ہیں: ■ اجوف واوی ■ اجوف یائی

اگر عین کلمہ حرف علت واؤ ہو تو اسے اجوف واوی کہتے ہیں اگر حرف علت یا ہو تو اسے اجوف یائی کہتے ہیں جیسے قَالَ اور بَاعَ۔

● **معتل اللام:** اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے لام کلمہ میں کوئی حرف علت ہو اسے ناقص کہتے ہیں، جیسے: دَعَا ۔

وجہ تسمیہ: ناقص کو ناقص اس لیے کہتے ہیں کہ ناقص کے معنی ہیں نقص اور کمی کا آ جانا۔ چونکہ اس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہوتا ہے جو کہ تعلیل سے گر جاتا ہے یا تبدیل ہو جاتا ہے تو کلمہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اور نقص کا معنی عیب بھی ہوتا ہے لام کلمہ میں حرف علت کا آنا بہت بڑا عیب سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بہت زیادہ کانٹ چھانٹ کی جاتی ہے اس وجہ سے اس کو ناقص کہتے ہیں۔

ناقص کی دو قسمیں ہیں: ■ ناقص واوی ■ ناقص یائی

اگر حرف علت واؤ ہو تو اسے ناقص واوی کہتے ہیں جیسے یَدْعُوْ۔ اگر حرف علت یا ہو تو اسے ناقص یائی کہتے ہیں جیسے رَمٰی۔

اعتراض: اجوف اور ناقص الفی کیوں نہیں ہوتے جبکہ الف بھی حرف علت ہے؟

جواب اجوف الفی اور ناقص الفی اس لیے نہیں آتے کہ اجوف اور ناقص میں واؤ اور یا الف سے بدل جاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جس کی وجہ سے اگر اجوف الفی اور ناقص الفی لائیں تو پھر التباس لازم آتا اس لیے اجوف الفی اور ناقص الفی کو کلام عرب میں وضع ہی نہیں کیا گیا۔

اشکال: قَالَ اور دَعَا اجوف الفی اور ناقص الفی ہی تو ہیں؟

جواب یہ مسلمہ قانون ہے کہ جہاں بھی معتل میں الف ہو وہ واؤ اور یا سے بدلا ہوا ہوتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ مثالوں میں قَالَ کو اجوف الفی اور دَعَا کو ناقص الفی کہنا صحیح نہیں ہے۔

● معتل بدو حرف: یعنی وہ کلمہ جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اس کو لفیف بھی کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: لفیف کا معنی ہے لپٹا ہوا چونکہ یہ بھی دو حرف علت میں لپٹا ہوتا ہے اس لیے اسے لفیف کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں: [1] لفیف مفروق [2] لفیف مقرون

● لفیف مفروق: جس میں دو حرف علت جدا جدا ہو کر آئیں اسے لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وَلِيَ، وَحَیَ۔

وجہ تسمیہ: مفروق کا معنی ہے جدا کیا ہوا، الگ کیا ہوا۔ چونکہ اس میں بھی دو حرف علت جدا جدا ہوتے ہیں اس لیے اس کو لفیف مفروق کہتے ہیں۔

● لفیف مقرون: وہ کلمہ جس میں دو حرف علت مل کر اکٹھے آئیں جیسے طَوَیٰ، قَوِیَ۔

وجہ تسمیہ: مقرون کا معنی ہے ملا ہوا چونکہ اس میں بھی عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں دو حرف علت ملے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے اسے لفیف مقرون کہتے ہیں۔

افعال میں صرف عین اور لام کلمہ میں دو حرف علت اکٹھے ہو سکتے ہیں فاء اور عین کلمہ میں نہیں۔ البتہ اسماء میں فاء اور عین کلمہ میں بھی دو حرف علت مل کر آسکتے ہیں جیسے یَوْمٌ اور وَيْلٌ۔

مہموز

مہموز وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں ہمزہ ہو جیسے أَمَرَ وغیرہ۔

وجہ تسمیہ: مہموز کا معنی ہے ہمزہ دیا ہوا چونکہ اس کے فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہوتا ہے اس لیے اسے مہموز کہتے ہیں۔ نیز ہمزہ کا معنی ''کوز پشت'' (ٹیڑھی کمر) ہے۔ چونکہ جس کلمہ میں ہمزہ ہوتا ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس کی ادائیگی میں زبان ٹیڑھی ہو جاتی ہے اس لیے اسے مہموز کہتے ہیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں: ■ مہموز الفاء ■ مہموز العین ■ مہموز اللام

- مہموز الفاء: جس کے فاء کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے أَكَلَ۔
- مہموز العین: جس کے عین کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے سَأَلَ۔
- مہموز اللام: جس کے لام کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے قَرَأَ۔

مضاعف

وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں ایک ہی جنس کے دو حرف ہوں۔

وجہ تسمیہ: مضاعف کا معنی ہے دُگنا کیا ہوا چونکہ اس میں بھی ایک جنس کے دو حرفوں کو لا کر دُگنا کیا جاتا ہے۔ اس لیے اسے مضاعف کہتے ہیں۔

مضاعف کی دو قسمیں ہیں: ■ مضاعف ثلاثی ■ مضاعف رباعی

- مضاعف ثلاثی: جس کے عین یا لام کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف ہوں جیسے مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔
- مضاعف رباعی: جس کا فاء کلمہ اور لام اول اور عین کلمہ اور لام ثانی ایک جنس کے ہوں جیسے مَضْمَضَ۔

نوٹ: اس مذکورہ تفصیل کے مطابق چودہ قسمیں ہوئیں مگر علماء صرف نے اختصار کیلیے ان کی ذیلی تقسیم کو چھوڑتے ہوئے صرف بڑی سات اقسام کو شمار کیا ہے ان کو ہفت اقسام کا نام دیا جاتا ہے۔

ان کے نام درج ذیل ہیں:

■ صحیح ■ مہموز ■ مضاعف ■ مثال ■ اجوف ■ ناقص ■ لفیف

نوٹ: ہفت اقسام کے بارے میں یہ شعر مشہور ہے:

صحیح است ومثال است مضاعف لفیف وناقص مہموز واجوف

اشکال: ان چودہ قسموں کو سات قسموں میں بند کر کے ہفت اقسام کہنا نہ اصول کے اعتبار سے صحیح ہے اور نہ ہی فروع کے اعتبار سے۔ کیونکہ اصل کے اعتبار سے چار قسمیں بنتی ہیں اور فروع کے اعتبار سے کل چودہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسمیں بنتی ہیں؟

جواب یہ تقسیم حقیقتاً اصول کے اعتبار سے ہے لیکن معتل کی بعض فروع کو بوجہ مقصود اصلی ہونے کے اصول کا درجہ دیتے ہوئے، اصول کے ساتھ شامل کر لیا گیا ہے۔

فعل باعتبار اقسام حروف

- صحیح
- معتل
  - معتل بیک حرف
    - مثال
      - واوی
      - یائی
    - اجوف
      - واوی
      - یائی
    - ناقص
      - واوی
      - یائی
  - معتل بدو حرف (لفیف)
    - لفیف مفروق
    - لفیف مقرون
- مہموز
  - مہموز الفاء
  - مہموز العین
  - مہموز اللام
- مضاعف
  - مضاعف ثلاثی
  - مضاعف رباعی

تصرفات لفظیہ کا بیان

بسا اوقات کلمہ میں حرف علت، ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف جمع ہونے سے ثقل پیدا ہو جاتا ہے اس ثقل کو دور کرنے کے آٹھ طریقے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- اسکان: کسی حرف سے حرکت کو دور کرنا خواہ بہ نقل ہو، جیسے: یَقُوْلُ کہ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔ خواہ بے نقل ہو، جیسے: یَدْعُوْ کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔
- تحریک: دو ساکن حرفوں میں سے ایک کو حرکت دینا، جیسے: قُلِ الْحَقُّ کہ اصل میں قُلْ اَلْحَقُّ تھا۔
- حذف: کسی کلمہ میں حرف کو گرا دینا، جیسے: یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا اور یَسَلُ کہ اصل میں یَسْئَلُ تھا۔
- زیادت: کسی کلمہ میں ثقل کو دور کرنے کے لیے حروف زیادت میں سے کسی حرف کو بڑھا دینا، جیسے: آللّٰہُ کہ اصل میں أَاَللّٰہُ تھا۔
- ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دینا، جیسے: مِیْزَانٌ کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اصل میں مِوْزَانٌ تھا اور قُلْنَ کہ اصل میں قَوَلْنَ تھا۔

■ ادغام: دو ہم جنس یا قریب المخرج حرفوں کو ملا کر ”مشدد“ پڑھنا، جیسے: مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا اور وَعَدتُّ کہ اصل میں وَعَدْتُ تھا۔

■ قلب: ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم یا مؤخر کرنا، جیسے: أَیِسَ کہ اصل میں یَئِسَ تھا۔

■ بین یا تسہیل: اس کی درج ذیل دو قسمیں ہیں: ا۔ بین بین قریب: ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو، جیسے: مُسْتَهْزِؤُنَ کو مُسْتَهْزِؤُنَ اور مُسْتَهْزِوُوْنَ کے درمیان پڑھنا۔ ۲۔ بین بین بعید: ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جو ماقبل ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو، جیسے: مُسْتَهْزِؤُنَ کو مُسْتَهْزِؤُنَ اور مُسْتَهْزِیُوْنَ کے درمیان پڑھنا۔

نوٹ: ہفت اقسام میں جو تصرف معتل میں ہوا سے اعلال یا تعلیل اور جو مہموز میں ہوا سے تخفیف اور جو مضاعف میں ہوا سے ادغام کہتے ہیں۔

نوٹ: قواعد معتل، مہموز، مضاعف مذکورہ بالا آٹھ قواعد کی فروع ہیں جن کی تفصیل آگے آئے گی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مثال کا بیان

مثال کے قواعد

● قاعدہ یَعِدُ: جو واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ عین کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتی ہے جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا اور یَرِثُ کہ اصل میں یَوْرِثُ تھا۔

● قاعدہ یَہَبُ: جو واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے کلمہ کے فتحہ عین کے درمیان واقع ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو اس واؤ کو بھی گرا دیا جاتا ہے جیسے یَہَبُ کہ اصل میں یَوْہَبُ اور یَضَعُ کہ اصل میں یَوْضَعُ تھا۔

فائدہ: مثال واوی اگر باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ، حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہو تو اس کے مضارع معروف سے واؤ گر جاتا ہے اور مجہول میں برقرار رہتا ہے لیکن اگر باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے مضارع معروف ہو تو وہ واؤ برقرار رہتا ہے جیسے وَحُدَ یَوْحُدُ (اکیلا)۔ جبکہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے مثال واوی یا یائی کا کوئی فعل استعمال ہی نہیں ہوتا۔

● قاعدہ عِدَۃٌ: جو مصدر مثال واوی سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو تو اسکے واؤ کی حرکت مابعد یعنی عین کلمے کو دے کر واؤ کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے عوض آخر میں ''ۃ'' بڑھا دی جاتی ہے بشرطیکہ اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکا ہو جیسے: عِدَۃٌ کہ اصل میں وِعْدٌ تھا۔

فائدہ: یہ قاعدہ جوازی ہے اس مصدر کو بغیر تعلیل کے فِعْلٌ کے وزن پر بھی پڑھنا جائز ہے جیسے وَعَدَ یَعِدُ عِدَۃً وَ وِعْدًا۔

● قاعدہ مِیْزَانٌ: جو واؤ ساکن غیر مدغم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو وہ واؤ یاء سے بدل جاتی ہے، بشرطیکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب افتعال کے فاءکلمہ میں نہ ہو، جیسے: اِیْجَلْ کہ اصل میں اِوْجَلْ تھا۔

فائدہ: غیر مدغم کی قید لگا کر اِجْلَوَّذَ جیسی مثالوں سے احتراز کیا گیا ہے اسی طرح اِوْتَقَدَ میں بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔

● قاعدہ مُوْقِنٌ: جو یاء ساکن غیر مدغم ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو وہ واؤ یاء سے بدل جاتی ہے بشرطیکہ باب افتعال کے فاءکلمہ کی جگہ نہ ہو جیسے یُوْسِرُ کہ اصل میں یُیْسِرُ تھا۔

فائدہ 1: قاعدہ مُوْقِنٌ میں غیر مدغم کی قید لگا کر مُیِّزَ جیسی مثالوں سے احتراز کیا گیا ہے۔

فائدہ 2: جو صفت مشبہ فُعْلٰی کے وزن پر ہو یا اَفْعَلُ مذکر اور فَعْلَآء مؤنث کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا عین کلمہ یاء ہو تو اس کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ اس یاء کو واؤ سے بدلا جائے جیسے حِیْکٰی کہ اصل میں حُیْکٰی تھا اور ایسے ہی اَبْیَضُ اور بَیْضَآءَ کی جمع بِیْضٌ کہ اصل میں بُیْضٌ تھا۔

● قاعدہ اِتَّقَدَ: جو واؤ یا یاء اصلی باب اِفْتِعَال کے فاءکلمہ میں ہو اسے تاء سے بدل دیا جاتا ہے پھر تا کو تائے اِفْتِعَال میں وجوبا ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے اِتَّقَدَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا۔ لیکن اِیْتَمَرَ اور اِیْتَقَل میں یَاء کو تَا سے بدل کر ادغام نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ اصلی نہیں ہیں بلکہ ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے لیکن اِتَّخَذَ اس سے مستثنیٰ ہے۔

● قاعدہ اُجُوْهٌ: جو واؤ فاءکلمہ میں مضموم ہو اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْهٌ کہ اصل میں وُجُوْهٌ تھا۔

فائدہ: اُجُوْهٌ کے قاعدہ کے مطابق مثال واوی کے ابواب کی ماضی مجہول کے فَ کلمہ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے وُلِدَ سے اُلِدَ اور وُعِدَ سے اُعِدَ۔

■ اگر واؤ غیر مشدد عین کلمہ میں مضموم ہو تو اس کو بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اَدْءُرٌ کہ اصل میں اَدْوُرٌ تھا، تَقَوُّلُ میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

■ اگر واؤ فاءکلمہ میں مکسور ہو تو اسے بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اِسَادَةٌ، اِشَاحٌ اصل میں وِسَادَةٌ اور وِشَاحٌ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیه: فاء کلمہ میں واؤ مفتوحہ کو ہمزہ سے بدلنا شاذ اور خلاف قاعدہ ہے اور یہ صرف دو الفاظ کے اندر جائز ہے اَحَدٌ اصل میں وَحَدٌ تھا اور اَنَاۃٌ اصل میں وَنَاۃٌ تھا۔ اسی طرح تُکْلَانٌ، تُرَاثٌ، تُکَاۃٌ۔ اصل میں وُکْلَانٌ، وُرَاثٌ اور وُقْیَۃٌ تھے ان الفاظ میں خلاف قانون واؤ کو تاء سے بدلا گیا۔

● قاعدہ اَوَاصِلُ: اگر دو متحرک واؤ کلمہ کے ابتداء میں واقع ہوں تو پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے اَوَاصِلُ کہ اصل میں وَوَاصِلُ تھا "واصل کی جمع"۔

فائدہ: یہ بات یاد رہے کہ اَوَاصِلُ اسم تفضیل اپنے اصل پر ہے۔

اگر دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُوْرِیَ اصل میں وُوْرِیَ تھا۔ اُوْلیٰ کہ اصل میں وُوْلیٰ تھا اس میں اصول کے مطابق قاعدہ جوازی لگانا چاہیے تھا لیکن اُوَلٌ کی موافقت کی وجہ سے وجوبی قاعدہ لگایا گیا ہے کیونکہ اُوَلٌ جو کہ اصل میں وُوَلٌ تھا میں وجوبی قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

فائدہ ⬛: مثال کے ابواب سے اسم ظرف ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے خواہ کوئی بھی باب ہو خواہ کَرُمَ یَکْرُمُ ہو جیسے وَسُمَ یَوْسُمُ سے مَوْسِمٌ۔

⬛ اِتَّخَذَ کے بارے میں تین قول ہیں: ⬛ امام جوہری کے نزدیک اس کا مادہ اَخَذَ ہے۔ ⬛ ابو علی اور صاحب علم الصیغہ کے نزدیک اس کا مادہ تَخِذَ ہے۔ ③ متاخرین اور موجودہ دور کے صرفیین کے نزدیک اس کا مادہ وَخَذَ ہے۔

تیسرا قول مرجوح ہے کیونکہ اس مادہ سے یہ لفظ قرآن و حدیث میں استعمال نہیں ہوا۔ راجح قول امام جوہری کا ہے کیونکہ قرآن میں یہ لفظ اس مادہ سے ہی استعمال ہوا ہے۔

فعل ثلاثی مجرد سے مثال واوی کے پانچ باب اور مثال یائی کے چار باب آتے ہیں:

[illegible]	مثال واوی					مثال یائی			
بروزن	ضَرَبَ یَضْرِبُ	فَتَحَ یَفْتَحُ	سَمِعَ یَسْمَعُ	کَرُمَ یَکْرُمُ	حَسِبَ یَحْسِبُ	ضَرَبَ یَضْرِبُ	فَتَحَ یَفْتَحُ	سَمِعَ یَسْمَعُ	کَرُمَ یَکْرُمُ
مصادر ابواب	اَلْوَعْدُ	اَلْوَهْبُ	اَلْوَجَلُ	اَلْوَسْمُ	اَلْوَرَمُ	اَلْیُسْرُ	اَلْیَنْعُ	اَلْیُتْمُ	اَلْیَقْظُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معنی	وعدہ کرنا	عطا کرنا	ڈرنا	خوبصورت ہونا	سوجنا	آسان ہونا	میوے کا پکنا	یتیم ہونا	جاگنا
ماضی معلوم	وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	يَسَرَ	يَنَعَ	يَتِمَ	يَقُظَ
مضارع معلوم	يَعِدُ	يَهَبُ	يَوْجَلُ	يَوْسُمُ	يَرِمُ	يَيْسِرُ	يَيْنِعُ	يَيْتَمُ	يَيْقُظُ
مصدر معلوم	عِدَةً	هِبَةً	وَجْلًا	وَسَامَةً	وَرْمًا	يُسْرًا	يَنْعًا	يُتْمًا	يَقْظًا
اسم فاعل	وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِيْمٌ	وَارِمٌ	يَاسِرٌ	يَانِعٌ	يَتِيْمٌ	يَقِيْظٌ
ماضی مجہول	وُعِدَ	وُهِبَ	×	×	×	×	×	×	×
مضارع مجہول	يُوْعَدُ	يُوْهَبُ	يُوْجَلُ	×	×	×	×	×	×
مصدر مجہول	عِدَةً	هِبَةً	وَجْلًا	×	×	×	×	×	×
اسم مفعول	مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	×	×	×	×	×	×
امر حاضر	عِدْ	هَبْ	اِيْجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ	اِيْسِرْ	اِيْنَعْ	اِيْتَمْ	اُوْقُظْ
نہی حاضر	لَا تَعِدْ	لَا تَهَبْ	لَا تَوْجَلْ	لَا تَوْسُمْ	لَا تَرِمْ	لَا تَيْسِرْ	لَا تَيْنَعْ	لَا تَيْتَمْ	لَاتَيْقُظْ
اسم ظرف	مَوْعِدٌ	مَوْهِبٌ	مَوْجِلٌ	مَوْسِمٌ	مَوْرِمٌ	مَيْسِرٌ	مَيْنِعٌ	مَيْتِمٌ	مَيْقِظٌ
اسم آلہ	مِيْعَدٌ	مِيْهَبٌ	مِيْجَلٌ	مِيْسَمٌ	مِيْرَمٌ	مِيْسَرٌ	مِيْنَعٌ	مِيْتَمٌ	مِيْقَظٌ
اسم تفضیل	أَوْعَدُ	اَوْهَبُ	اَوْجَلُ	اَوْسَمُ	اَوْرَمُ	اَيْسَرُ	اَيْنَعُ	اَيْتَمُ	اَيْقَظُ

نوٹ: بطورِ نمونہ کے دو ابواب کی صرف صغیر درج ذیل ہے۔

صرف صغیر مثال واوی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ: وَعَدَ يَعِدُ وَعْدًا وَعِدَةً فَهُوَ وَاعِدٌ وَوُعِدَ يُوْعَدُ وَعْدًا وَعِدَةً فَذَاكَ مَوْعُوْدٌ لَمْ يَعِدْ لَمْ يُوْعَدْ لَايَعِدُ لَايُوْعَدُ لَنْ يَعِدَ لَنْ يُوْعَدَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ عِدْ لِتُوْعَدْ لِيَعِدْ لِيُوْعَدْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَعِدْ لَاتُوْعَدْ لَايَعِدْ لَايُوْعَدْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوْعِدٌ مَوْعِدَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَيْعِدٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِيْعَدٌ مِيْعَدَانِ مَوَاعِدُو مُوَيْعِدٌ مِيْعَدَةٌ مِيْعَدَتَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَيْعِدَةٌ مِيْعَادٌ مِيْعَادَانِ مَوَاعِيْدُ وَمُوَيْعِيْدٌ وَاَفْضَلُ التَّفْضِيْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ اَوْعَدُ اَوْعَدَانِ اَوْعَدُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُوَاعِدُ واُوَيْعِدٌ ولِلْمُؤنَثِ مِنْهُ وُعْدٰى وُعْدَيَانِ وُعْدَيَاتٌ وُعَدٌ وَّوُعَيْدٰى.

صرف صغیر مثال یائی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ: يَسَرَ يَيْسِرُ يُسْرًا فَهُوَ يَاسِرٌ وَيُسِرَ بِهٖ يُوْسَرُ بِهٖ يُسْرًا بِهٖ فَذَاكَ مَيْسُوْرٌ بِهٖ لَمْ يَيْسِرْ لَمْ يُوْسَرْ بِهٖ لَايَيْسِرُ لَايُوْسَرُ بِهٖ لَنْ يَيْسِرَ لَنْ يُّوْسَرَ بِهٖ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِيْسِرْ لِيُوْسَرْ بِكَ لِيَيْسِرْ لِيُوْسَرْ بِهٖ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَيْسِرْ لَايُوْسَرْ بِكَ لَايَيْسِرْ لَايُوْسَرْ بِهٖ الظَّرْفُ مِنْهُ مَيْسِرٌ مَيْسِرَانِ مَيَاسِرُ وَمُيَيْسِرٌ وَالْآلَةُ مِنْهُ مِيْسَرٌ مِيْسَرَانِ مَيَاسِرُ وَمُيَيْسِرٌ مِيْسَرَةٌ مِيْسَرَتَانِ مَيَاسِرُ وَمُيَيْسِرَةٌ مِيْسَارٌ مِيْسَارَانِ مَيَاسِيْرُ وَمُيَيْسِيْرٌ وَمُيَيْسِيْرَةٌ وَاَفْضَلُ التَّفْضِيْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ اَيْسَرُ اَيْسَرَانِ اَيْسَرُوْنَ اَيَاسِرُ وَاُيَيْسِرٌ وَلِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ يُسْرٰى يُسْرَيَانِ يُسْرَيَاتٌ يُسَرٌ وَّيُسَيْرٰى۔

مثال سے ابواب ثلاثی مزید فیہ

مثال کی قسم	مثال واوی		مثال یائی		
بروزن	باب افعال	باب استفعال	باب افتعال	باب افعال	باب استفعال
مصادر ابواب	اَلْاِيْقَادُ	اَلْاِسْتِيْقَادُ	اَلْاِتِّقَادُ	اَلْاِيْسَارُ	اَلْاِسْتِيْقَاظُ
معنی	آگ بھڑکانا	آگ کا بھڑکنا	آگ کا بھڑکانا	مالدار ہونا	بیدار ہونا/ کرنا
ماضی معلوم	أَوْقَدَ	اِسْتَوْقَدَ	اِتَّقَدَ	أَيْسَرَ	اِسْتَيْقَظَ
مضارع معلوم	يُوْقِدُ	يَسْتَوْقِدُ	يَتَّقِدُ	يُوْسِرُ	يَسْتَيْقِظُ
مصدر معلوم	اِيْقَادًا	اِسْتِيْقَادًا	اِتِّقَادًا	اِيْسَارًا	اِسْتِيْقَاظًا
اسم فاعل	مُوْقِدٌ	مُسْتَوْقِدٌ	مُتَّقِدٌ	مُوْسِرٌ	مُسْتَيْقِظٌ
ماضی مجہول	أُوْقِدَ	اُسْتُوْقِدَ			اُسْتُوْقِظَ
مضارع مجہول	يُوْقَدُ	يُسْتَوْقَدُ			يُسْتَيْقَظُ
مصدر مجہول	اِيْقَادًا	اِسْتِيْقَادًا			اِسْتِيْقَاظًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم مفعول	مُوْقَدٌ	مُسْتَوْقَدٌ			مُسْتَيْقَظٌ
امر حاضر	اَوْقِدْ	اِسْتَوْقِدْ	اِتَّقِدْ	أَيْسِرْ	اِسْتَيْقِظْ
نہی حاضر	لَا تُوْقِدْ	لَا تَسْتَوْقِدْ	لَا تَتَّقِدْ	لَا تُوْسِرْ	لَا تَسْتَيْقِظْ
ظرف	مُوْقَدٌ	مُسْتَوْقَدٌ	مُتَّقَدٌ	مُوْسَرٌ	مُسْتَيْقَظٌ

نوٹ: مثال واوی اور یائی سے ثلاثی مزید فیہ کے چند دیگر ابواب بھی استعمال ہوتے ہیں لیکن ان میں تعلیلات نہیں ہوتیں لہذا انھیں صحیح کے ابواب کی طرح سمجھ کر گردان کر لینی چاہیے، مثلاً الْمُوَاظَبَةُ، الْمَيَاسَرَةُ، التَّوَكُّلُ، التَّيَقُّنُ، التَّوْكِيْلُ، التَّيْسِيْرُ، التَّوَافُقُ اور التَّيَامُنُ۔

تعلیلات

مثال کے ابواب میں سے چند صیغوں کی تعلیلات لکھی جاتی ہیں باقی صیغوں کی تعلیلات کو انھی پر قیاس کر لینا چاہیے۔

تعلیل نمبر1: يَعِدُ اصل میں يَوْعِدُ تھا۔ واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ عین کے درمیان واقع ہوئی اس لیے واؤ کو گرا دیا۔ (قاعدہ يَعِدُ)۔

تعلیل نمبر2: عِدَةٌ اصل میں وِعْدٌ تھا یہ مصدر مثال واوی سے فِعْلٌ کے وزن پر ہے اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکا ہے اس لیے اس واؤ کا کسرہ عین کلمہ کو دے کر اسے گرا دیا اور اس کے عوض آخر میں "ة" بڑھا دی تو عِدَةٌ بن گیا۔

تعلیل نمبر3: يَهَبُ اصل میں يَوْهَبُ تھا واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے کلمہ کے فتحہ عین کے درمیان واقع ہوئی جس کا عین کلمہ حرف حلقی ہے اس لیے واؤ کو گرا دیا تو يَهَبُ بن گیا۔

تعلیل نمبر4: مِيْعَدٌ وَ اِيْجَلْ اصل میں مِوْعَدٌ اور اِوْجَلْ تھے واؤ ساکن غیر مدغم بعد کسرہ کے واقع ہوئی اس لیے واؤ کو یاء سے بدل دیا تو مِيْعَدٌ اور اِيْجَلْ بن گیا۔

تعلیل نمبر5: اُوْقِظُ اصل میں اُيْقِظُ تھا "ی" ساکن غیر مدغم بعد ضمہ کے واقع ہوئی اس لیے یاء کو واؤ سے بدل دیا تو اُوْقِظُ بن گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیل نمبر6: اَوَاعِدُ (وَاعِدٌ کی جمع نہ کہ اَوْعَدُ اسم تفضیل کی) اصل میں وَوَاعِدُ تھا دو واؤ متحرک کلمہ کے شروع میں جمع ہوئیں اس لیے پہلی واؤ کو وجوباً ہمزہ سے بدل دیا تو اَوَاعِدُ بن گیا۔

تعلیل نمبر 7: اِتَّقَدَ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا واؤ اصلی باب افتعال کے فاکلمہ میں واقع ہوئی اس لیے واؤ کو ت سے بدلا اور ت کو ت میں ادغام کر دیا تو اِتَّقَدَ بن گیا۔

تعلیل نمبر 8: وَعَدْتَّ میں وَعَدْتَ تھا دو ہم مخرج حرف ایک کلمے میں جمع ہوئے اول ساکن غیر مدہ ہے تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دیا تو وَعَدْتَّ بن گیا۔

تعلیل نمبر 9: وُعْدٰی وُعِدَ میں واؤ مضموم کلمہ کے شروع میں واقع ہونے کی وجہ سے اسے ہمزہ سے بدل کر اُعْدٰی اور وُعِدَ کو اُعِدَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

اجوف کے قواعد

اجوف کی لغوی و اصطلاحی تعریف پہلے گزر چکی ہیں۔ یہاں اجوف کے قواعد کو ذکر کیا جائے گا۔

1 قاعدہ قَالَ: جو واؤ اور یاء متحرک ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا اور خَافَ کہ اصل میں خَوِفَ تھا اور بَاعَ کہ اصل میں بَیَعَ تھا۔ ان تمام مثالوں میں واؤ اور یاء متحرک ہیں ان کا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ان کو الف سے بدل دیا گیا۔

نوٹ: اس قاعدے کو جاری کرنے کے لیے آٹھ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1 واؤ اور یاء فاء کلمہ میں نہ ہوں، جیسے تَوَقَّدَ اور تَیَسَّرَ۔

2 وہ واؤ اور یاء لفیف کے عین کلمہ میں نہ ہوں، جیسے قَوِیَ، حَیِیَ۔ اسی طرح کسی کلمے میں بصورت عین لفیف بھی نہ ہوں جیسے اِرْعَوٰی (رکنا)۔

3 الف تثنیہ سے پہلے نہ ہوں جیسے دَعَوَا اور رَمَیَا۔

4 مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں جیسے طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ۔ البتہ فَعَلُوْا، یَفْعَلُوْنَ کی "واؤ" اور تَفْعَلِیْنَ کی "ی" مدہ ہے لیکن زائدہ نہیں بلکہ مستقل کلمہ یعنی فاعل فعل ہیں لہذا ان میں یہ شرط نافذ نہیں ہوگی جیسے دَعَوا، یَخْشَوْنَ، تَخْشَوْنَ، تَخْشَیْنَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5. نون تاکید اور یائے نسبت سے پہلے نہ ہو جیسے اِخْشَیَنَّ اور عَلَوِیٌّ۔

6. ایسے کلمہ میں نہ ہو جس کے اندر رنگ یا عیب کا معنی پایا جائے جیسے سَوِدَ (سیاہ ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا)، صَیِدَ (ٹیڑھی گردن والا ہوا)۔

7. ایسے باب افتعال میں نہ ہوں جو باب تفاعل کے معنی میں استعمال ہو جیسے اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ (ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنا)، اِعْتَوَرَ بمعنی تَعَاوَرَ (باری باری لیا)۔

8. فَعَلَانٌ، فَعَلَیٰ اور فَعَلَةٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے دَوَرَانٌ (شہر، قبلیہ، سال، چکر لگانا)، حَیَدَیٰ (متکبرانہ چال)، حَوَكَةٌ (حَائِكٌ کی جمع کپڑا بننے والا)۔

9. واو اور یاء کی حرکت عارضی نہ ہو، جیسے: لَوِاسْتَطَعْنَا۔

10. واو، یاء متحرک اور ماقبل فتح الگ کلمہ میں نہ ہو، جیسے سَیَكُوْنُ۔

اجتماع ساکنین کی وضاحت

اجتماع ساکنین کی دو قسمیں ہیں:

1. اجتماع ساکنین علیٰ حدہ: اگر دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں جن میں سے پہلا مدہ یا یائے تصغیر جب کہ دوسرا مدغم ہو، جیسے: اُحْمُوْرَّ، خُوَیْصَّةٌ اور وَلَاالضَّالِّیْنَ۔

حکم: ایسا اجتماع ساکنین کلام عرب میں جائز ہوتا ہے۔

2. اجتماع ساکنین علی غیرہ حدہ: اگر دو ساکن جمع ہوں لیکن ان میں سے پہلا مدہ یا یائے تصغیر نہ ہو اور دوسرا مدغم نہ ہو تو اسے اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کہتے ہیں۔

حکم: ایسا اجتماع ساکنین کلام عرب میں ناجائز ہے لہذا ایسی صورت میں یا تو دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دے کر یا ایک کو گرا کر اجتماع ساکنین دور کیا جاتا ہے، جیسے: قَالَنَ سے قُلْنَ اور قُلْ اَلْحَقُّ سے قُلِ الْحَقُّ۔ اگر پہلا ساکن مدّہ یا نون خفیفہ ہے تو پہلے ساکن کو گرانا واجب ہے اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہیں اور کلمے دو ہیں تو دو میں سے ایک کو حرکت دینگے اور اگر کلمہ ایک ہے تو پہلے کو کسرہ دینا واجب ہے جیسے: یَخِصِّمُوْنَ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اعتراض: اِضْرِبُوْنَّ میں بھی تو دو ساکن جمع ہیں جن میں سے پہلا مدہ اور دوسرا مدغم ہے لہذا یہ اجتماع ساکنین علیٰ حدہ ہوا تو یہاں واو کو اجتماع ساکنین سے کیوں گرا دیا گیا۔

جواب یہ اجتماع ساکنین علی حدہ نہیں ہے کیونکہ یہاں دو ساکن ایک کلمہ میں جمع نہیں ہے۔

نوٹ: اجتماع ساکنین اگر وقف کی وجہ سے ہو تو پھر یہ بھی جائز ہوتا ہے، جیسے: اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔

● قاعدہ قُلْنَ ، بِعْنَ: جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ واو یا یاء بسبب اجتماع ساکنین کے گر جائے تو اگر وہ کلمہ یائی یا ماضی مکسور العین ہو تو فاء کلمہ کو کسرہ دیا جائے گا ورنہ ضمہ، جیسے: قُلْنَ کہ اصل میں قَوَلْنَ تھا اور بِعْنَ کہ اصل میں بَیَعْنَ تھا۔

تعلیل: قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا یہاں واوٌ متحرک ماقبل مفتوح ہے اس لیے واوٗ کو الف سے بدل دیا تو قالْنَ بن گیا پھر اجتماع ساکنین سے الف گرا تو قَلْنَ بن گیا چونکہ یہ کلمہ ماضی مکسور العین یا یائی نہیں ہے لہذا فاء کلمہ کو ضمہ دے دیا تو قُلْنَ بن گیا۔ اسی طرح بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے اسے الف سے بدل دیا تو بَاعْنَ ہو گیا پھر الف اجتماع ساکنین سے گرا تو بَعْنَ ہو گیا چونکہ یہ کلمہ یائی ہے لہذا فاء کلمہ کو کسرہ دیا تو بِعْنَ بن گیا۔

● قاعدہ قِیْلَ: جب ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واو یا یاء مکسور ہو تو فاء کلمہ کو ساکن کر کے کسرہ ماقبل کو دے دیا جاتا ہے بشرطیکہ ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو۔ پھر اگر وہ حرکت واوٗ سے نقل کی گئی ہو تو واوٗ یاء سے بدل جاتی ہے۔ اگر وہ حرکت یاء سے نقل کی گئی ہو تو یاء برقرار رہتی ہے جیسے قِیْلَ اور بِیْعَ کہ اصل میں قُوِلَ اور بُیِعَ تھے۔

تعلیل: قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا واو ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہوئی ماضی معروف میں اس کی تعلیل ہو چکی اس لیے ماقبل کی حرکت دور کر کے اس کا کسرہ ماقبل کو دیا اور پھر واو کو ی سے بدل دیا (راقم کے نزدیک یہ تعلیل سب سے راجح ہے)

فائدہ: ہم آسانی کی غرض سے یوں کہہ سکتے ہیں کہ اجوف سے ماضی مجہول قیل کے وزن پر آئے گی۔

نوٹ: قِیْلَ اور بِیْعَ میں یہ بھی جائز ہے کہ واوٗ اور یاء کے ماقبل کی حرکت کو برقرار رکھیں صرف واوٗ اور یاء کو ساکن کر دیں۔ اس صورت میں یاء واوٗ سے بدل جائے گی جیسے قُوِلَ سے قُوْلَ اور بُیِعَ سے بُوْعَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ قاعدہ یَقُوْلُ: جو واؤ اور یاء متحرک اور اس کا ماقبل صحیح ساکن ہو اس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی جاتی ہے۔ پھر اگر یاء سے ضمہ اور واؤ سے کسرہ نقل کیا گیا ہو تو واؤ کو یاء سے اور یاء کو واؤ سے بدل دیں گے۔ اور اگر واؤ سے ضمہ اور یاء سے کسرہ نقل کیا گیا ہو تو واؤ اور یاء اپنی حالت پر برقرار رہیں گے۔ لیکن اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیں گے جیسے یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا اور یَخَافُ اصل میں یَخْوَفُ تھا یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا یَسْتَقِیْمُ اصل میں یَسْتَقْوِمُ تھا اور مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا پھر اگر اجتماع ساکنین ہو تو اسے گرا دیتے ہیں۔

شرائط: اس قاعدہ میں درج ذیل سات شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1. واؤ اور یاء فاء کلمہ میں نہ ہوں جیسے مَنْ وَّعَدَ۔
2. واؤ اور یاء لفیف کے عین کلمہ میں نہ ہوں جیسے یَقْوٰی۔
3. واؤ اور یاء مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہو جیسے مِقْوَالٌ اور تَمْیِیْزٌ۔

نوٹ: وزن مفعول کی واو مذکورہ شرط سے مستثنیٰ ہے۔

4. واؤ اور یاء ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں رنگ یا عیب کے معنی پائے جائیں جیسے یَعْوَرُ، یَصْیَدُ، اَسْوَدُ۔
5. وہ واؤ اور یاء ملحق کلمہ میں نہ ہو، جیسے: شَرْیَفَ۔
6. وہ واؤ اور یاء اسم تفضیل یا فعل تعجب کے صیغوں میں نہ ہو جیسے اَقْوَلَ، مَا اَقْوَلَهٗ، اَقْوِلْ بِهٖ۔
7. وہ واؤ اور یاء مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر آنے والے کلمہ میں نہ ہوں جیسے: مِقْوَلٌ، مِقْوَالٌ۔

⑤ قاعدہ قُوْلَنَّ: جو حرف علت حالت جزم میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا ہو تو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو جائے تو گرا ہوا حرف علت اپنی جگہ واپس آ جاتا ہے جیسے قُلْ سے قُوْلَنَّ اور لَمْ یَقُلْ سے لَمْ یَقُوْلَا۔

⑥ قاعدہ قَائِلٌ: جو واؤ اور یاء فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہو وہ واؤ اور یاء ہمزہ سے بدل جاتے ہیں بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہو یا اس کا فعل سرے سے مستعمل ہی نہ ہو جیسے قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ اور بَائِعٌ کہ اصل میں بَایِعٌ تھا۔

وضاحت: ان دونوں کے فعلوں میں تعلیل ہو چکی ہے اس لیے دونوں کے واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور غائطٌ یہ اصل میں غاوِطٌ تھا اس کا فعل سرے سے مستعمل ہی نہیں ہے اس لیے یہاں بھی واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا عَینَ اور عَوِرَ کا اسم فاعل عَاینٌ اور عَاوِرٌ آئے گا واو کو ہمزہ سے نہ بدلا جائے گا کیونکہ ان کے فعل میں تعلیل نہیں ہوئی۔ یہ قاعدہ صرف فاعل صفتی کے بارے میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی کبھی مصدری اور اسمی کیلیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ فاعل صفتی جیسے ضَارِبٌ، فاعل مصدری جیسے کَاذِبٌ، فاعل اسمی (جامد وزن ہو) جیسے کَاہِلٌ اور فاعل نسبتی جیسے تَامِرٌ بمعنی ذُوْ تَمْرٍ۔

نوٹ: یہ وزن صرف ثلاثی مجرد کے ساتھ خاص ہیں مزید فیہ یا رباعی کے اندر یہ وزن استعمال نہیں ہوگا۔

7 قاعدہ قِیَامٌ: جو واؤ مصدر کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو وہ یاء سے بدل جاتی ہے بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہو جیسے قِیَامٌ اصل میں قِوَامٌ تھا۔

وضاحت: یہ قَامَ کا مصدر ہے جس میں تعلیل ہو چکی ہے اس لیے مصدر میں واؤ کو عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل دیا گیا اگر فعل میں تعلیل نہ ہو تو مصدر میں بھی تعلیل نہیں ہوگی جیسے قِوَامٌ یہ مصدر ہے قَاوَمَ کا تو قَاوَمَ کے اندر تعلیل نہیں ہوئی واؤ اگرچہ عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوا ہے اسے یاء سے نہیں بدلا جائے گا اور یہی تعلیل عین جمع کی واؤ میں ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ واؤ واحد میں ساکن ہو جیسے رَوْضٌ کی جمع رِیَاضٌ کہ اصل میں رِوَاضٌ تھا۔

8 قاعدہ اِقَامَۃٌ: جو واؤ یا ''ی'' باب افعال یا باب استفعال کے عین کلمہ کی جگہ ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا جاتا ہے اور اس کے عوض آخر میں تا زیادہ کر دی جاتی ہے جیسے اِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِسْتِقْوَامٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ تھا، کبھی اس تاء کو بالخصوص اضافت کے وقت گرا بھی دیا جاتا ہے، جیسے: وَاَقَامِ الصَّلٰوۃِ۔

9 قاعدہ اَوَائِلُ: اگر حرف علت ''واؤ'' یا ''ی'' اصلی افاعل کے الف جمع کے بعد واقع ہو تو ہمزہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ الف جمع سے پہلے حرف علت ہو اور اس کے بعد ''ی'' ساکن نہ ہو جیسے اَوَائِلُ، خَیَائِرُ۔ کہ اصل میں اَوَاوِلُ، خَیَایِرُ تھے اس وجودی شرط کی وجہ سے مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ، مَشَایِخُ میں قاعدہ جاری نہ ہوگا اسی طرح مَقَاوِیْلُ وغیرہ میں بھی۔

10 قاعدہ رَسَائِلُ: اگر حرف علت ''واو، الف، یا ی'' زائدہ جمع میں الف زائدہ کے بعد واقع ہو تو بغیر کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی شرط کے ہمزہ سے بدل جاتا ہے جیسے عَجَائِزُ، شَرَائِفُ، رَسَائِلُ کہ اصل میں عَجَاوِزُ، شَرَایِفُ، رَسَایِلُ تھے البتہ مَصَائِبُ میں "ی" کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

فائدہ :اجوف سے ثلاثی مزید فیہ کے صرف چار ابواب میں تعلیل ہوگی:

1 اِفْعَالٌ 2 اِفْتِعَالٌ 3 اِسْتِفْعَالٌ 4 اِنْفِعَالٌ

تنبیہ: کبھی باب افعال اور باب استفعال تعلیل کے بغیر بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے اَرْوَحَ بروزن اَكْرَمَ، اِسْتَحْوَذَ بروزن اِسْتَنْصَرَ۔

ثلاثی مزید فیہ کے چار ابواب میں تعلیل نہیں ہوگی اور وہ اپنی اصل پر ہی پڑھے جائیں گے۔

1 باب تَفْعِيْلٌ 2 باب مُفَاعَلَةٌ 3 باب تَفَعُّلٌ 4 باب تَفَاعُلٌ

فائدہ 2: جو الف ضمہ کے بعد وقع ہواسے واؤ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے قُوتِلَ کہ اصل میں قُاتِلَ جو کہ قَاتَلَ سے ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر ہے۔

نوٹ: یہ تبدیلی دو ابواب کے ماضی مجہول کے صیغوں میں ہوتی ہے:

1 باب مُفَاعَلَةٌ 2 باب تَفَاعُلٌ

فائدہ 3: جو الف کسرہ کے بعد واقع ہواسے یاء سے بدل دیا جاتا ہے جیسے مَحَارِيْبُ کہ اصل میں مَحَارِابُ تھا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر منتہی الجموع کے صیغوں میں ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قواعد ناقص

■ قاعدہ رَضِیَ: جو واؤ کسرہ کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہو وہ یاء ہو جاتی ہے جیسے رَضِيَ کہ اصل میں رَضِوَ تھا اور دُعِيَ کہ اصل میں دُعِوَ تھا۔

■ قاعدہ رَضُوْا: جب لام کلمہ میں حرف علت مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد واؤ ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ اگر واؤ نہ ہو تو حرکت کو حذف کر دیتے ہیں پھر اگر اجتماع ساکنین ہو تو واؤ اور "ی" کو اجتماع ساکنین سے گرا دیتے ہیں لیکن "ی" کو واؤ سے بدل کر گراتے ہیں جیسے رَضُوْا کہ اصل میں رَضِیُوْا تھا۔

وضاحت: جو کہ قاعدہ رَضِیَ کے تحت رَضِیُوْا ہو گیا اب لام کلمہ میں یاء حرف علت مضموم ہے اور اس کے بعد واؤ ہے تو یاء کی حرکت ماقبل ضاد کو دے دی پھر یاء کو واؤ سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو یہ رَضُوْا ہو گیا اور یَرْمِیْ کہ اصل میں یَرْمِیُ تھا۔ لام کلمہ میں یاء حرف علت مضموم ہے اس کے بعد واؤ نہیں اس لیے اس کی حرکت کو گرا دیا تو یہ یَرْمِیْ بن گیا۔

■ قاعدہ دُعَا: جو ی فعل کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس ی پر فتح کسی عامل کی وجہ سے نہ ہو تو بنی طی کی لغت میں ی کے ماقبل کسرہ کو فتح سے اور ی کو الف سے بدلنا جائز ہے، جیسے: دُعِیَ سے دُعَا اور بَقِیَ سے بَقَا بعض علمائے صرف کے نزدیک یہ قاعدہ صرف ماضی ثلاثی مجرد اور وہ اسم جو فاعلة کے وزن پر ہو اس میں جاری ہو گا، جیسے: دَاعِیَةٌ سے دَاعَاةٌ لیکن قَاضِیٌ کو قَاضَا پڑھنا درست نہیں۔

■ قاعدہ یَدْعُوْ: جو حرف علت لام کلمہ میں مضموم ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو تو اس حرف علت کی حرکت کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر اگر اجتماع ساکنین ہو تو اس حرف علت کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے یَدْعُوْ کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضاحت: لام کلمہ میں حرف علت واؤ مضموم اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہے اس لیے حرف علت کی حرکت کو گرا دیا تو یہ یَدْعُوْ بن گیا اور یَدْعُوْنَ کہ اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا لام کلمہ میں حرف علت واؤ مضموم ہے اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہے تو واؤ کی حرکت کو حذف کر دیا پھر اجتماع ساکنین سے واؤ کو بھی حذف کر دیا تو یَدْعُوْنَ بن گیا۔

تنبیہ: یَدْعُوْنَ جمع مؤنث غائب اور تَدْعُوْنَ جمع مؤنث حاضر دونوں صیغے اصل پر ہیں ان کے اندر کوئی بھی تعلیل نہیں ہوئی۔

■ قاعدہ تَرْمِیْنَ: جو حرف علت لام کلمہ میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو تو اس حرف علت کی حرکت کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر اگر اجتماع ساکنین ہو تو اس حرف علت کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے جیسے تَرْمِیْنَ کہ اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا۔

وضاحت: لام کلمہ میں حرف علت مکسور ہے اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہے اس لیے اس کی حرکت کو گرا دیا پھر اجتماع ساکنین سے اس حرف علت کو بھی گرا دیا تو تَرْمِیْنَ بن گیا۔

■ قاعدہ تَدْعِیْنَ: جو حرف علت لام کلمہ میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل مکسور نہ ہو اور اس کے بعد یاء ہو تو اس حرف علت کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے پھر اگر اجتماع ساکنین ہو تو اسے گرا دیا جاتا ہے جیسے تَدْعِیْنَ کہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔

■ قاعدہ یُرْضٰی: جو واؤ لام کلمہ میں تیسری جگہ ہو جب وہ بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ یا اس سے زیادہ پر چلی جائے اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو وہ واؤ یاء ہو جاتی ہے جیسے یُرْضٰی کہ اصل میں یُرْضَوُ تھا۔

وضاحت: واؤ تیسری جگہ سے علامت مضارع کے لاحق ہونے کی وجہ سے چوتھی جگہ واقع ہوئی اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے اس لیے واؤ کو یاء سے بدل دیا تو یہ یُرْضَیُ بن گیا پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی بناء پر یاء کو الف سے بدل دیا تو یُرْضٰی ہو گیا۔

■ قاعدہ مَدْعُوٌّ: جب دو واؤ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلی کو دوسری میں ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے: مَدْعُوٌّ کہ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9 قاعدہ سَیِّدٌ مَرْمِیٌّ: جب واؤ اور یا حقیقتاً یا حکماً ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلی ان میں سے ساکن ہو تو واؤ کو ی سے بدل کر ی میں ادغام کر دیا جاتا ہے، پھر اگر ماقبل ضمہ ہو تو اسے ی کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے: سَیِّد، مَرْمِیٌّ، مُسْلِمِیَّ، مُقَیِّلٌ کہ اصل میں سَیْوِدٌ، مَرْمُوْیٌ، مُسْلِمُوْیَ اور مُقَیْوِلٌ تھے۔

نوٹ: اس قاعدہ کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

1. وہ کلمہ اَفْعَل کے وزن پر نہ ہو، جیسے: اَیْوَمُ۔
2. پہلے کلمے کا سکون عارضی نہ ہو، جیسے: قَوْیَ۔
3. واو اور ی کسی سے بدلے ہوئے نہ ہوں، جیسے: بُوْیِعَ.

10 قاعدہ دُعَاءٌ: جب واو یا یاء حقیقتاً یا حکماً اسم کے آخر میں الف زائدہ کے بعد واقع ہو تو وہ واؤ اور یاء ہمزہ سے بدل جاتے ہیں بشرطیکہ اس کے آخر میں تائے تانیث لازمہ نہ ہو جیسے دُعَاءٌ اور بِنَاءٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ اور بِنَایٌ تھے دُعَاأَان اور بِنَاأَان کہ اصل میں دُعَاوَان اور بِنَایَان تھا۔ شَائٌ (فساد) رَائٌ (جھنڈا) میں چونکہ الف زائدہ نہیں بلکہ واو یا ی سے بدلا ہوا ہے اس لیے قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

اسی طرح عَدَاوَةٌ، شِقَایَةٌ اور هِدَایَةٌ بھی اپنی اصل پر رہیں گے کیونکہ واو اور یاء ان کے آخر میں نہیں بلکہ آخر میں تائے لازمہ ہے۔

11 قاعدہ فَعْلٰی اسمی اور فَعْلٰی وصفی: جب فَعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں یاء ہو تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے فَتْوٰی اور تَقْوٰی یہ اصل میں فَتْیٰ اور تَقْیٰ تھے۔ البتہ فَعْلٰی وصفی میں یاء قائم رہتی ہے جیسے صَدْیَا (پیاسی عورت)۔

12 قاعدہ فُعْلٰی اسمی اور فُعْلٰی وصفی: جب فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں واؤ ہو تو وہ یاء سے بدل جاتی ہے جیسے دُنْیَا اور عُلْیَا اصل میں دُنْوَا اور عُلْوَا تھے البتہ فُعْلٰی وصفی میں واؤ برقرار رہتی ہے جیسے غُذْوٰی۔

13 قاعدہ نَهُوَ: جو یاء طرف کلمہ میں ضمہ کے بعد واقع ہو وہ واؤ ہو جاتی ہے جیسے نَهُوَ کہ اصل میں نَهُیَ تھا۔

14 قاعدہ دِلِیًّا: ناقص واوی کی جمع اگر فُعُوْلٌ کے وزن پر ہو تو دونوں واؤ کو ''ی'' سے بدل کر ادغام کر دیتے ہیں اور ''ی'' کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں جیسے دِلِیٌّ کہ اصل میں دُلُوْوٌ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

■ قاعدہ اَدْلِ: جو واؤ یا یاء اسم کے آخر میں ضمہ اصلی کے بعد واقع ہو تو اس ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے پھر کسرہ کی مناسبت سے واؤ کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے جیسے اَدْلٍ کہ اصل میں اَدْلُوٌ تھا۔ اور تَقَلْسٍ کہ اصل میں تَقَلْسُیٌ تھا۔

■ قاعدہ جَوَارٍ: اَفَاعِلُ و مَفَاعِلُ اوران کی ہم مثل اوزان کے آخر میں اگر یا ہو تو رفعی اور جری حالت میں اسے گرا کر اس کے عوض آخر میں تنوین لگادی جاتی ہے بشرطیکہ کہ یہ مضاف یا معرف باللام نہ ہو اور اگر مضاف یا معرف باللام ہو تو پھری کو ساکن کر دیا جاتا ہے نیز ان اوزان کی نصبی حالت میں مطلقاً ی باقی رہتی ہے مثالیں: جَوَارٍ، اَلْجَوَارِی، جَوَارِیْکُمْ، جَوَارِیًا، اَلْجَوَارِیَ۔

نوٹ: میری رائے کے مطابق مذکورہ قاعدہ کو وضع کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ تعلیل انصراف اور عدم انصراف سے مقدم ہوتی ہے لہذا ان امثلہ میں قاعدہ رَضُوْا اور تَرْمِیْنَ لگا کر تعلیل کر سکتے ہیں مثلاً جَوَارٍ (حالت رفعی) اصل میں جَوَارِیٌ تھا حرف علت لام کلمہ میں مضموم اس کا ماقبل مکسور اس کے بعد واو نہیں ہے لہذا اس کی حرکت کو گرا دیا پھری ساکن اور تنوین ساکن تو اجتماع ساکنین سے ی کو بھی گرا دیا تو جَوَارٍ بن گیا دیگر امثلہ میں بھی اسی طرح تعلیل کی جاسکتی ہے۔

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	واوی	افراد	صیغہ
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	واحد	مذکر غائب
قَالَا	بَاعَا	خَافَا	تثنیہ	مذکر غائب
قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا	جمع	مذکر غائب
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ	واحد	مؤنث غائب
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا	تثنیہ	مؤنث غائب
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	جمع	مؤنث غائب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	واحد	مذکر حاضر
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	تثنیہ	مذکر حاضر
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	جمع	مذکر حاضر
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	واحد	مؤنث حاضر
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	تثنیہ	مؤنث حاضر
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	جمع	مؤنث حاضر
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	واحد	مذکر و مؤنث متکلم
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم

تعلیلات: قَالَ، بَاعَ اور خَافَ اصل میں قَوَلَ، بَيَعَ اور خَوِفَ تھے۔ واؤ، ی متحرک اور ماقبل ان کا مفتوح ہے اس لیے انھیں الف سے بدل دیا (قاعدہ: قَالَ) پہلے پانچ صیغوں میں تعلیل یہی ہوگی۔
قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ، بَيَعْنَ اور خَوِفْنَ تھے، واؤ، ی متحرک ماقبل ان کا مفتوح ہے اس لیے انھیں الف سے بدل دیا تو قَالْنَ، بَاعْنَ، خَافْنَ بن گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا اس کے بعد قَلْنَ، بَعْنَ، خَفْنَ بن گئے۔ قَلْنَ کے فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدلا کیونکہ یہ کلمہ یائی یا مکسور العین نہیں ہے چنانچہ قُلْنَ بن گیا اور بَعْنَ، خَفْنَ میں فاء کلمہ کو کسرہ دیا کیونکہ بِعْنَ میں عین کلمہ ''ی'' اور خِفْنَ میں ماضی مکسور العین ہے۔ (قاعدہ: قُلْنَ) اس گردان کے باقی تمام صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

گردان ماضی مجہول

قِيلَ	بِيعَ	خِيفَ	قِيلَ، بِيعَ، خِيفَ اصل میں قُوِلَ، بُيِعَ، خُوِفَ تھے۔ واؤ اور
قِيلَا	بِيعَا	خِيفَا	ی ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور واقع ہوئی اور ماضی معروف

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قِیْلُوْا	بِیْعُوْا	خِیْفُوْا	میں اس کی تعلیل ہو چکی ہے اس لیے واؤ اوری کا کسرہ بعد ازالہ حرکت ماقبل کو دیا پھر واؤ بعد کسرہ کے ی سے بدل گئی اوری اپنی حالت پر قائم رہی تو قِیْلَ ، بِیْعَ ، خِیْفَ بن گئے۔
قِیْلَتْ	بِیْعَتْ	خِیْفَتْ	
قِیْلَتَا	بِیْعَتَا	خِیْفَتَا	
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	قُلْنَ ، بِعْنَ ، خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ ، بُیِعْنَ ، خُوِفْنَ تھے۔ واؤ اور یاء ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور واقع ہوئی اور ماضی معروف میں اس کی تعلیل ہو چکی ہے اس لیے ان کا کسرہ بعد ازالہ حرکت ماقبل کو دیا پھر واؤ کو ی سے بدلا اور پھری کو اجتماع ساکین سے گرا دیا تو قِلْنَ ، بِعْنَ اور خِفْنَ ہوئے تو قِلْنَ میں فاء کلمہ کے کسرہ کو ضمہ سے بدلا کیونکہ یہ کلمہ یائی یا ماضی مکسور العین نہیں ہے البتہ بِعْنَ اور خِفْنَ کا کسرہ برقرار رہے گا کیونکہ ان میں سے بِعْنَ یائی اور خِفْنَ ماضی مکسور العین ہے۔
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	

نوٹ: قُلْنَ تین صیغے بن سکتے ہیں ، جمع مؤنث غائب فعل ماضی معروف و مجہول اور جمع مؤنث فعل امر حاضر معروف۔ بِعْنَ بھی اسی طرح تین صیغے ہیں خِفْنَ دو صیغے ہیں جمع مؤنث غائب فعل ماضی معروف و مجہول جبکہ جمع مؤنث امر حاضر معروف کا صیغہ خَفْنَ آتا ہے۔

گردان فعل مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
یَقُوْلُ	یَبِیْعُ	یَخَافُ	یَقُوْلُ، یَبِیْعُ، یَخَافُ اصل میں یَقْوُلُ ، یَبْیِعُ ، یَخْوَفُ تھے
یَقُوْلَانِ	یَبِیْعَانِ	یَخَافَانِ	ان میں واؤ اوری متحرک ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہے تو واؤ
یَقُوْلُوْنَ	یَبِیْعُوْنَ	یَخَافُوْنَ	اوری کی حرکت ماقبل کو دی یَقُوْلُ یَبِیْعُ ہوا، اور یَخَافُ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ سے فتح نقل کیا گیا تو اسے الف سے بدل دیا (قاعدہ: یَقُوْلُ)
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	
یَقُلْنَ	یَبِعْنَ	یَخَفْنَ	یَقُلْنَ ، یَبِعْنَ اور یَخَفْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ ، یَبْیِعْنَ اور یَخْوَفْنَ تھے واؤ اور ی کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ ، ی اجتماع ساکنین سے گر گئے تو یَقُلْنَ ، یَبِعْنَ ہوا یَخَفْنَ میں حرکت نقل کرنے کے بعد واؤ کو الف سے بدل دیا پھر دو ساکن جمع ہونے سے الف حذف ہو گیا تو یَخَفْنَ بن گیا۔
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	
تَقُوْلُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ	
تَقُوْلِیْنَ	تَبِیْعِیْنَ	تَخَافِیْنَ	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	
اَقُوْلُ	اَبِیْعُ	اَخَافُ	
نَقُوْلُ	نَبِیْعُ	نَخَافُ	

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	یُقَالُ، یُبَاعُ اور یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ، یُبْیَعُ اور یُخْوَفُ تھے۔ واؤ ، ی متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے۔ واؤ ، ی کی حرکت ماقبل کو دی چونکہ واؤ ، ی سے فتحہ نقل کیا گیا تھا اب ان کا ماقبل متحرک ہے اس لیے انھیں الف سے بدل دیا تو یُقَالُ ، یُبَاعُ اور یُخَافُ بن گیا۔ یُقَلْنَ ، یُبَعْنَ اور یُخَفْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ، یُبْیَعْنَ اور یُخْوَفْنَ تھے۔ واؤ، ی متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن ہے ان کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واؤ ، ی کو الف سے بدل دیا پھر اجتماع ساکنین سے الف کو
یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	
یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	گرادیا تو يُقُلْنَ، يُبَعْنَ اور يُخَفْنَ بن گئے۔
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ	
تُقَالِيْنَ	تُبَاعِيْنَ	تُخَافِيْنَ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	
أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

گردانیں نفی تاکید بلن معروف

نفی تاکید بلن معروف			نفی جحد بلم معروف		
لَنْ يَقُوْلَ	لَنْ يَبِيْعَ	لَنْ يَخَافَ	لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَبِعْ	لَمْ يَخَفْ
لَنْ يَقُوْلَا	لَنْ يَبِيْعَا	لَنْ يَخَافَا	لَمْ يَقُوْلَا	لَمْ يَبِيْعَا	لَمْ يَخَافَا
لَنْ يَقُوْلُوْا	لَنْ يَبِيْعُوا	لَنْ يَخَافُوا	لَمْ يَقُوْلُوا	لَمْ يَبِيْعُوا	لَمْ يَخَافُوا
لَنْ تَقُولَ	لَنْ تَبِيْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُولا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ يَقُلْنَ	لَنْ يَبِعْنَ	لَنْ يَخَفْنَ	لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يَبِعْنَ	لَمْ يَخَفْنَ
لَنْ تَقُولَ	لَنْ تَبِيْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُولا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُوْلُوا	لَنْ تَبِيْعُوا	لَنْ تَخَافُوا	لَمْ تَقُوْلُوا	لَمْ تَبِيعوا	لَمْ تَخَافُوا
لَنْ تَقُوْلِيْ	لَنْ تَبِيْعِي	لَنْ تَخَافِي	لَمْ تَقُوْلِيْ	لَمْ تَبِيْعِي	لَمْ تَخَافِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ	لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَنْ اَقُوْلَ	لَنْ اَبِيْعَ	لَنْ اَخَافَ	لَمْ اَقُلْ	لَمْ اَبِعْ	لَمْ اَخَفْ
لَنْ نَقُوْلَ	لَنْ نَبِيْعَ	لَنْ نَخَافَ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

نوٹ: نفی تاکید بلن اور نفی جحد بلم کی گردانوں میں تعلیلات کو فعل مضارع کی تعلیلات پر قیاس کریں۔

گردان اسم فاعل

جنس	افراد	واوی	یائی	واوی	تعلیلات
مذکر	واحد	قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ	قَائِلٌ ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ ، بَايِعٌ، خَاوِفٌ تھے واوٗ ، ی وزن فَاعِلٌ کے عین کلمہ میں واقع ہو کر ہمزہ سے بدل گئے تو قَائِلٌ ، بَائِعٌ ، خَائِفٌ ہو گئے۔
	تثنیہ	قَائِلَان	بَائِعَان	خَائِفَان	
	جمع	قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	خَائِفُوْنَ	
مؤنث	واحد	قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ	
	تثنیہ	قَائِلَتَان	بَائِعَتَان	خَائِفَتَان	
	جمع	قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ	

گردان اسم مفعول

جنس	افراد	واوی	یائی	واوی	تعلیلات
مذکر	واحد	مَقُوْلٌ	مَبِيْعٌ	مَخُوْفٌ	مَقُوْلٌ ، مَبِيْعٌ اور مَخُوْفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ ، مَبْيُوْعٌ اور مَخْوُوْفٌ تھے واوٗ ، ی متحرک اور ان کا ماقبل حرف
	تثنیہ	مَقُوْلَان	مَبِيْعَان	مَخُوْفَان	
	جمع	مَقُوْلُوْنَ	مَبِيْعُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤنث	واحد	مَقُوْلَةٌ	مَبِيْعَةٌ	مَخُوْفَةٌ	صحیح ساکن ہے اس لیے واوٗ، ی کی حرکت ماقبل کو دی تو مَقُوْوْلٌ، مَبُيْوْعٌ اور مَخُوْوْفٌ ہوئے پھر واوٗ، ی اجتماع ساکنین سے گر گئے تو مَقُوْلٌ، مَبُوْعٌ اور مَخُوْفٌ ہوئے پھر مَبُوْعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہو سکے پھر واوٗ بعد کسرہ کے ی ہو گئی تو مَبِيْعٌ بنا۔ باقی تمام صیغوں میں بھی یہی تعلیل ہوگی۔
	تثنیہ	مَقُوْلَتَان	مَبِيْعَتَان	مَخُوْفَتَان	
	جمع	مَقُوْلَاتٌ	مَبِيْعَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ	

تنبیه: اجوف یائی کے فعلوں میں تصحیح زیادہ اور تعلیل کم استعمال ہوتی ہے جیسے مَدْيُوْنٌ (مقروض)، مَعْيُوْبٌ (عیب دار) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم استعمال ہوتی ہے جیسے مَصُوْنٌ (حفاظت کیا ہوا)۔

گردان فعل امر و نہی حاضر معروف

امر حاضر معروف			نہی حاضر معروف		
قُلْ [1]	بِعْ	خَفْ	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُوْلُوْا	بِيْعُوْا	خَافُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	لَا تَبِيْعُوا	لَا تَخَافُوْا
قُوْلِيْ	بِيْعِيْ	خَافِيْ	لَا تَقُوْلِيْ	لَا تَبِيْعِيْ	لَا تَخَافِيْ
قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خَفْنَ	لَا تَقُلْنَ	لَا تَبِعْنَ	لَا تَخَفْنَ

[1] قُلْ اصل میں اُقْوُلْ تھا واوٗ متحرک ماقبل اس کا صحیح ساکن واوٗ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر واوٗ کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا تو اُقُلْ بن گیا ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی اس لیے اسے بھی گرا دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر غائب و متکلم معروف			نہی غائب و متکلم معروف		
لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَايَقُلْ	لَا يَبِعْ	لَا يَخَفْ
لِيَقُوْلَا	لِيَبِيْعَا	لِيَخَافَا	لَايَقُوْلَا	لَايَبِيْعَا	لَا يَخَافَا
لِيَقُوْلُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لِيَخَافُوْا	لَايَقُوْلُوْا	لَايَبِيْعُوْا	لَا يَخَافُوْا
لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَا تَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَا تَخَفْ
لِتَقُوْلَا	لِتَبِيْعَا	لِتَخَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَا يَقُلْنَ	لَا يَبِعْنَ	لَا يَخَفْنَ
لِاَقُلْ	لِاَبِعْ	لِاَخَفْ	لَا اَقُلْ	لَا اَبِعْ	لَا اَخَفْ
لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَا نَقُلْ	لَا نَبِعْ	لَا نَخَفْ

نوٹ: اجوف از ثلاثی مجرد کی کچھ دیگر تعلیلات بھی لکھی جاتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں: لَمْ يَقُلْ : اصل میں لَمْ يَقْوُلْ تھا واؤ متحرک ماقبل اس کا صحیح ساکن اس لیے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی پھر واؤ کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا تو لَمْ يَقُلْ بن گیا۔

مَقَالٌ: اصل میں مَقْوَلٌ تھا تعلیل مثل يُقَالُ کے ہوگی۔

مِقْوَالٌ، مِقْوَلٌ ، مِقْوَلَةٌ : مِقْوَالٌ میں اس لیے تعلیل نہیں ہوگی کہ اس میں واؤ متحرک ماقبل صحیح ساکن تو ہے لیکن یہ واؤ مدہ زائدہ سے پہلے ہے اور مِقْوَلٌ و مِقْوَلَةٌ یہ مِقْوَالٌ کے تابع ہیں اس لیے یہ اپنے اصل پر رہیں گے۔

مُقَيِّلٌ : اصل میں مُقَيْوِلٌ تھا واؤ، ی ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا ان میں سے ساکن ہے اس لیے واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کر دیا تو مُقَيِّلٌ بن گیا البتہ اسے مُقَيْوِلٌ پڑھنا بھی جائز ہے کَذَافِيْ مُقَيِّلَةٌ و اُقَيِّلُ کیونکہ ان میں سَيِّدٌ والا قاعدہ جوازی ہے وجوبی نہ ہونے کی وجہ ان کے مکبر میں تعلیل کا نہ ہونا ہے۔

اَقْوَلُ: یہ صیغہ قاعدہ يَقُوْلُ کی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے اپنے اصل پر ہے۔

قُوَيْلِی: یہ صیغہ بھی اپنے اصل پر ہے کیونکہ اس میں کوئی بھی سبب تعلیل نہیں ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باب اجوف از ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل

ابواب	اِفْعَالٌ		اِسْتِفْعَالٌ		اِفْتِعَالٌ		اِنْفِعَالٌ	
اجوف کی قسم	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	اَلْاِقَامَةُ	اَلْاِطَارَةُ	اَلْاِسْتِعَانَةُ	اَلْاِسْتِمَالَةُ	اَلْاِجْتِیَابُ	اَلْاِخْتِیَارُ	اَلْاِنْقِیَادُ	اَلْاِنْقِیَاضُ
معنی	کھڑا کرنا	اڑانا	مدد مانگنا	باتوں سے خوش کرنا	جنگل کو طے کرنا	چننا	فرمانبردار ہونا	دیوار پھٹنا
ماضی معلوم	اَقَامَ	اَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ
مضارع معلوم	یُقِیْمُ	یُطِیْرُ	یَسْتَعِیْنُ	یَسْتَمِیْلُ	یَجْتَابُ	یَخْتَارُ	یَنْقَادُ	یَنْقَاضُ
مصدر معلوم	اِقَامَةً	اِطَارَةً	اِسْتِعَانَةً	اِسْتِمَالَةً	اِجْتِیَابًا	اِخْتِیَارًا	اِنْقِیَادًا	اِنْقِیَاضًا
اسم فاعل	مُقِیْمٌ	مُطِیْرٌ	مُسْتَعِیْنٌ	مُسْتَمِیْلٌ	مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ	مُنْقَادٌ	مُنْقَاضٌ
ماضی مجہول	اُقِیْمَ	اُطِیْرَ	اُسْتُعِیْنَ	اُسْتُمِیْلَ	اُجْتِیْبَ	اُخْتِیْرَ	×	×
مضارع مجہول	یُقَامُ	یُطَارُ	یُسْتَعَانُ	یُسْتَمَالُ	یُجْتَابُ	یُخْتَارُ	×	×
مصدر مجہول	اِقَامَةً	اِطَارَةً	اِسْتِعَانَةً	اِسْتِمَالَةً	اِجْتِیَابًا	اِخْتِیَارًا	×	×
اسم مفعول	مُقَامٌ	مُطَارٌ	مُسْتَعَانٌ	مُسْتَمَالٌ	مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ	×	×
امر	اَقِمْ	اَطِرْ	اِسْتَعِنْ	اِسْتَمِلْ	اِجْتَبْ	اِخْتَرْ	اِنْقَدْ	اِنْقَضْ
نہی	لَا تُقِمْ	لَا تُطِرْ	لَا تَسْتَعِنْ	لَا تَسْتَمِلْ	لَا تَجْتَبْ	لَا تَخْتَرْ	لَا تَنْقَدْ	لَا تَنْقَضْ
ظرف	مُقَامٌ	مُطَارٌ	مُسْتَعَانٌ	مُسْتَمَالٌ	مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ	مُنْقَادٌ	مُنْقَاضٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اجوف از ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل

ابواب	تَفْعِیْلٌ		تَفَعُّلٌ		مُفَاعَلَةٌ		تَفَاعُلٌ	
اجوف کی قسم	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	اَلتَّجْوِیْزُ	اَلتَّمْیِیْزُ	اَلتَّقَوُّلُ	اَلتَّبَیُّنُ	اَلْمُعَاوَنَةُ	اَلْمُعَایَنَةُ	اَلتَّنَاوُلُ	اَلتَّدَایُنُ
معنی	روا رکھنا	جدا کرنا	جھوٹ گھڑنا	ظاہر ہونا/کرنا	باہم مدد کرنا	آنکھ سے دیکھنا	پکڑنا	ادھار خرید و فروخت کرنا
ماضی	جَوَّزَ	مَیَّزَ	تَقَوَّلَ	تَبَیَّنَ	عَاوَنَ	عَایَنَ	تَنَاوَلَ	تَدَایَنَ
مضارع معلوم	یُجَوِّزُ	یُمَیِّزُ	یَتَقَوَّلُ	یَتَبَیَّنُ	یُعَاوِنُ	یُعَایِنُ	یَتَنَاوَلُ	یَتَدَایَنُ
مصدر معلوم	تَجْوِیْزًا	تَمْیِیْزًا	تَقَوُّلًا	تَبَیُّنًا	مُعَاوَنَةً	مُعَایَنَةً	تَنَاوُلًا	تَدَایُنًا
	الخ	الخ	الخ	الخ	الخ	الخ	الخ	الخ

ان چار ابواب میں تعلیل نہیں ہوگی گردان صحیح کی طرح ہے۔

تنبیہ: باب افعال اور استفعال کے ماضی معروف، مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل یُقَالُ اور یُبَاعُ کی مانند ہے جیسے اَقَامَ، یُقَامُ اور مُقَامٌ اصل میں اَقْوَمَ، یُقْوَمُ اور مُقْوَمٌ تھے۔ ماضی مجہول، مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل پہلے یقول کی طرح ہوگی پھر بقاعدہ مِیْزَانٌ، واوٗ یا سے بدل جائے گی اور مصدر کی تعلیل میں قاعدہ اِقَامَةٌ مستعمل ہے کہ واوٗ، ی باب افعال اور استفعال کے عین کلمہ میں واقع ہوئے تو ان کو الف سے بدل دیا، پھر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر کے اس کے عوض آخر میں 'ۃ' بڑھا دی۔

باب افتعال اور انفعال کے ماضی معروف، مضارع معروف و مجہول، اسم فاعل اور اسم مفعول کی تعلیل یُبَاعُ اور یُقَالُ کی مانند ہے جیسے اِجْتَابَ، یَجْتَابُ اصل میں اِجْتَوَبَ، یَجْتَوِبُ تھے اور ماضی مجہول کی تعلیل قِیْلَ اور بِیْعَ کی مانند ہے۔ مصدر واوی کی تعلیل میں کہا جائے گا کہ واوٗ مصدر کے عین کلمہ میں کسرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد واقع ہوئی تو "ی" سے بدل دیا گیا۔ ان دونوں بابوں میں اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف صورت خطی میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں لیکن اسم فاعل اصل میں مکسور العین ہے اور باقی مفتوح العین ہیں۔

ابواب ناقص کا بیان

ناقص واوی مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے:

- نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے دَعَا یَدْعُوْ دُعَاءً وَ دَعْوَةً ـــــ (بلانا)
- سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے رَضِیَ یَرْضٰی رِضْوَانًا ـــــ (راضی ہونا)
- کَرُمَ یَکْرُمُ سے جیسے رَخُوَ یَرْخُوْ رِخْوَةً ـــــ (نرم ہونا، آسودہ حال ہونا)
- فَتَحَ، یَفْتَحُ سے جیسے مَحَا یَمْحُوْ مَحْوًا ـــــ (مٹانا)

ناقص یائی مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے:

- ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا ـــــ (تیراندازی کرنا)
- فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے سَعٰی یَسْعٰی سَعْیًا ـــــ (کوشش کرنا)
- سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَشِیَ یَخْشٰی خَشْیًا ـــــ (ڈرنا)

قلیل طور پر ناقص واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے جَثٰی یَجْثِیْ جِثِیًّا (گھٹنوں پر بیٹھنا) اور ناقص یائی کَرُمَ یَکْرُمُ سے جیسے نَهُوَ یَنْهُوْ نِهَایَةً (کمال عقل کو پہنچنا) اور نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے کَنٰی یَکْنُوْ کِنَایَةً (پوشیدہ بات کرنا)

نوٹ: ایک باب کی صرف صغیر بطور نمونہ لکھی جاتی ہے۔

دَعَا یَدْعُوْ دُعَاءً وَ دَعْوَةً فَهُوَ دَاعٍ وَ دُعِیَ یُدْعٰی دُعَاءً وَ دَعْوَةً فَذَاكَ مَدْعُوٌّ لَمْ یَدْعُ لَمْ یُدْعَ لَا یَدْعُوْ لَا یُدْعٰی لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یُدْعٰی اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُدْعُ لِتُدْعَ لِیَدْعُ لِیُدْعَ وَ النَّهْیُ عَنْهُ لَا تَدْعُ لَا تُدْعَ لَا یَدْعُ لَا یُدْعَ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَدْعًی مَدْعَیَانِ مَدَاعٍ وَ مُدَیْعٍ وَ الْاٰلَةُ مِنْهُ مِدْعًی مِدْعَیَانِ مَدَاعٍ وَ مُدَیْعٍ مَدْعَاةٌ مَدْعَاتَانِ مَدَاعٍ وَ مُدَیْعِیَةٌ مِدْعَاءٌ مِدْعَاءَانِ مَدَاعِیُّ وَمُدَیْعِیٌّ وَ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَکَّرِ مِنْهُ اَدْعٰی اَدْعَیَانِ اَدْعَوْنَ اَدَاعٍ وَ اُدَیْعٍ وَ لِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ دُعْیٰی دُعْیَیَانِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُعْیَیَاتٌ دُعًى وَ دُعًى۔

گردان ماضی معلوم

دَعَا	رَمٰی	اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے ''و، ی'' متحرک اور ان کا ماقبل مفتوح ہے اسے الف سے بدل دیا۔ (قاعدہ:قَالَ)
دَعَوَا	رَمَیَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ واو کے بعد تثنیہ کا الف ہے جو تعلیل سے مانع ہے۔
دَعَوْا	رَمَوْا	اصل میں دَعَوُوْا ، رَمَیُوْا تھے واو، ی متحرک ماقبل مفتوح ہے انھیں الف سے بدل دیا اور پھر الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ تھے ''و، ی'' متحرک کو الف سے بدلا اور اجتماع ساکنین سے الف گر گیا۔
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا ، رَمَیَتَا تھے ''و، ی'' الف ہوا تاے تانیث ساکن کے حکم میں ہے اس لیے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	بروزن نَصَرْنَ ، ضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں اسی طرح باقی سب صیغے اپنی اصل پر ہیں۔
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	//
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	//
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	//
دَعَوْتِ	رَمَیْتِ	//
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	//
دَعَوْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ	//

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَعَوْتُ	رَمَيْتُ	//
دَعَوْنَا	رَمَيْنَا	//

نوٹ: جوالف اصل میں واؤ سے بدلا ہوا ہو اور تیسری جگہ واقع ہو اس کو بصورت ''الف'' اور جو الف اصل میں ''یا'' سے بدلا ہوا ہو یا ''واؤ'' سے بدلا ہوا ہو اور تیسری جگہ سے آگے واقع ہو تو اس کو بصورت ''یا'' لکھتے ہیں جیسے (دَعَوَ) دَعَا اور (رَمَیَ) رَمٰی اور اَعْلَوَ سے اَعْلٰی۔

فائدہ: ابواب ناقص کی گردانوں میں عین کلمہ کی حرکت میں اکثر مغالطہ لگ جاتا ہے راقم نے اس کے لیے ایک قاعدہ وضع کیا ہے اگر اسے ذہن میں رکھ گردان کریں تو مغالطہ سے بچ سکتے ہیں ابواب ناقص کی گردانوں میں اگر عین کلمہ پر فتح ہو تو گردان کے آخر تک فتح ہی پڑھیں اس کا تبادلہ کسرہ یا ضمہ سے نہ ہوگا ہاں البتہ اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو تو واحد مؤنث حاضر فعل مضارع میں وہ ضمہ کسرہ سے بدل جائے گا اسی طرح اگر عین کلمہ پر کسرہ ہے تو جمع مذکر غائب فعل ماضی جمع مذکر غائب و حاضر فعل مضارع اور جمع مذکر اسم فاعل میں وہ کسرہ ضمہ سے بدل جائے گا۔

ناقص واوی

گردان	تعلیلات
رَضِیَ	اصل میں رَضِوَ تھا واؤ طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ''ی'' سے بدل گئی۔ (قاعدہ: رَضِیَ)
رَضِیَا	اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِیَ کے ہوئی ہے۔
رَضُوْا	اصل میں رَضِوُوْا تھا ''واؤ'' کو بمطابق قاعدہ رَضِیَ ''ی'' سے بدلا تو رَضِیُوْا ہو گیا پھر حرف علت لام کلمہ میں مضموم اس کا ماقبل مکسور اور اس کے بعد واؤ ہے اس لیے اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر ی کو واؤ سے بدلا اور واؤ کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا تو یہ رَضُوا بن گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَضِیَتْ	اصل میں رَضِوَتْ تھا رَضِیَ کی مانند تعلیل ہوئی۔
رَضِیَتَا	باقی تمام صیغوں میں اسی طرح تعلیل ہوئی۔
رَضِیْنَ	//
رَضِیْتَ	//
رَضِیْتُمَا	//
رَضِیْتُمْ	//
رَضِیْتِ	//
رَضِیْتُمَا	//
رَضِیْتُنَّ	//
رَضِیْتُ	//
رَضِیْنَا	//

نوٹ: مذکورہ گردان کے تمام صیغوں میں تعلیل ہوئی ہے۔

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
دُعِیَ	رُمِیَ	رُضِیَ	دُعِیَ، رُضِیَ اصل میں دُعِوَ، رُضِوَ تھے، واؤ طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوکر "ی" سے بدل گئی۔ (قاعدہ: رَضِیَ)
دُعِیَا	رُمِیَا	رُضِیَا	دُعِیَا، رُضِیَا اصل میں دُعِوَا، رُضِوَا تھے قاعدہ رَضِیَ کی وجہ سے واؤ کو ی بدل دیا، رُمِیَا اصل پر ہے۔
دُعُوْا	رُمُوْا	رُضُوْا	اصل میں دُعِوُوْا، رُمِیُوْا، رُضِوُوْا تھے قاعدہ رَضِیَ سے دُعِیُوْا، رُضِیُوْا ہوئے پھر قاعدہ رَضُوسے "ی" کی حرکت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

			ماقبل کو دے کر پھر اسے واو سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرادیا۔ تو دُعُوا، رُمُوا اور رُضُوا بن گئے۔
دُعِیَتْ	رُمِیَتْ	رُضِیَتْ	دُعِیَتْ، رُضِیَتْ اور باقی تمام صیغوں میں قاعدہ رَضِیَ جاری ہوا
			جبکہ رُمِیَتْ اور اس سے آگے تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔
دُعِیَتَا	رُمِیَتَا	رُضِیَتَا	//
دُعِیْنَ	رُمِیْنَ	رُضِیْنَ	//
دُعِیْتَ	رُمِیْتَ	رُضِیْتَ	//
دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	//
دُعِیْتُمْ	رُمِیْتُمْ	رُضِیْتُمْ	//
دُعِیْتِ	رُمِیْتِ	رُضِیْتِ	//
دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	//
دُعِیْتُنَّ	رُمِیْتُنَّ	رُضِیْتُنَّ	//
دُعِیْتُ	رُمِیْتُ	رُضِیْتُ	//
دُعِیْنَا	رُمِیْنَا	رُضِیْنَا	//

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیلات
یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوُ، یَرْمِیُ تھے، یَدْعُوُ میں حرف علت لام کلمہ میں مضموم اس کا ماقبل بھی مضموم اس لیے اس کی حرکت کو گرادیا (قاعدہ یَدْعُو)، یَرْمِیُ میں حرف علت لام کلمہ میں مضموم اس کا ماقبل مکسور اس کے بعد واو نہیں ہے اس لیے اس کی حرکت کو گرادیا تو یَرْمِیْ بن گیا (قاعدہ رَضُوْا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	یہ اپنی اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	یَدْعُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا حرف علت لام کلمہ میں مضموم اور ماقبل بھی اس کا مضموم اس لیے اس کا ضمہ گرا دیا پھر اجتماع ساکین کی وجہ سے واؤ کو بھی گرا دیا (قاعدہ: یَدْعُوْ)۔
		یَرْمُوْنَ اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا حرف علت لام کلمہ میں مضموم ماقبل اس کا مکسور اس کے بعد چونکہ واؤ ہے اس لیے اس کی حرکت ماقبل کو دی پھر واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا تو یَرْمُوْنَ بن گیا۔ (قاعدہ رَضُوا)
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	ان کی تعلیل یَدْعُوْ، یَرْمِیْ کی مانند ہے۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	یہ اپنی اصل پر ہے۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	یہ بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہے۔
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	ان کی تعلیل یَدْعُوْ، یَرْمِیْ کی مانند ہے۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	یہ اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	ان کی تعلیل یَدْعُوْنَ اور یَرْمُوْنَ کی مانند ہے۔
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا حرف علت لام کلمہ میں مکسور اور ماقبل اس کا مکسور نہیں اس لیے اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا۔ (قاعدہ: تَدْعِیْنَ) تَرْمِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا حرف علت لام کلمہ میں مکسور اور ماقبل بھی اس کا مکسور اس لیے اس کی حرکت کو گرا دیا پھر ی کو بھی اجتماع ساکنین سے گرا دیا تو تَرْمِیْنَ بن گیا۔ (قاعدہ: تَرْمِیْنَ)
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	یہ اپنی اصل پر ہے۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمِیْنَ	یہ بروزن تَنْصُرْنَ اور تَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَدْعُو	اَرْمِی	ان کی تعلیل یَدْعُو، یَرْمِی کی مانند ہے۔
نَدْعُو	نَرْمِی	ان کی تعلیل یَدْعُو، یَرْمِی کی مانند ہے۔

نوٹ: اگر استاد طلباء سے کوئی ایسا صیغہ پوچھے جو ایک سے زائد صیغے بن سکتے ہوں تو طلباء کو چاہیے کہ وہ پوچھ لیں کہ کونسا صیغہ بتائیں پھر استاد جو کہے وہ بتا کر اس کی تعلیل کریں مثلاً اگر استاد یَدْعُوْنَ صیغہ پوچھے تو آپ کہیں کہ کونسا کیونکہ یہ دو صیغے ہیں: 1 جمع مذکر غائب 2 جمع مؤنث غائب ان میں سے جمع مؤنث غائب اپنے اصل پر ہے۔ اسی طرح تَرْمِیْنَ دو صیغے ہیں: 1 واحد مؤنث حاضر 2 جمع مؤنث حاضر ان میں سے جمع مؤنث حاضر اپنے اصل پر ہے۔

گردان مضارع معلوم (ناقص واوی)

واوی	تعلیلات
یَرْضٰی	یہ اصل میں یَرْضَوُ تھا واؤ تیسری جگہ سے بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ واقع ہوئی اور حرکت ماقبل کی اس کے مخالف ہے اس لیے اسے ی سے بدلا. (قاعدہ: یَرْضٰی) اور ی بعد فتحہ کے الف ہوگئی۔ (قاعدہ: قَالَ)
یَرْضَیَانِ	اصل میں یَرْضَوَانِ تھا واؤ کو ی سے بدلا (قاعدہ: یَرْضٰی)
یَرْضَوْنَ	اصل میں یَرْضَوُوْنَ تھا پہلے بقاعدہ یَرْضٰی سے واؤ کو ی بدلا تو یَرْضَیُوْنَ ہوا پھر ی متحرک ماقبل اس کا مفتوح اس لیے ی کو الف سے بدلا الف پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا۔
تَرْضٰی	اصل میں تَرْضَوُ تھا تعلیل مثل یَرْضٰی کے ہے۔
تَرْضَیَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا واؤ کو ی سے بدلا (قاعدہ: یَرْضٰی)
یَرْضَیْنَ	اصل میں یَرْضَوْنَ تھا بروزن یَسْمَعْنَ کے واؤ "ی" سے بدل گیا۔ (قاعدہ: یَرْضٰی)
تَرْضٰی	اصل میں تَرْضَوُ تھا تعلیل مثل یَرْضٰی کے ہے۔
تَرْضَیَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا واؤ کو ی سے بدلا (قاعدہ: یَرْضٰی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَرْضَوْنَ	اصل میں تَرْضَوُوْنَ تھا یَرْضَوْنَ کی مثل تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیْنَ	اصل میں تَرْضَوِیْنَ تھا واوَ کو ی سے بدلا (قاعدہ:یَرْضٰی) سے تَرْضَیِیْنَ ہوا ی متحرک ماقبل اس کا مفتوح اس لیے ی کو الف سے بدلا پھر الف کو اجتماع ساکین کی وجہ سے گرا دیا۔
تَرْضَیَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا واوَ کو ی سے بدلا (قاعدہ : یَرْضٰی)
تَرْضَیْنَ	اصل میں تَرْضَوْنَ تھا بروزن تَسْمَعْنَ کے واوَ، ی سے بدل گیا۔ (قاعدہ : یَرْضٰی)
اَرْضٰی	اصل میں اَرْضَوُ تھا تعلیل مثل یَرْضٰی کے ہے۔
نَرْضٰی	اصل میں نَرْضَوُ تھا تعلیل مثل یَرْضٰی کے ہے۔

نوٹ: مذکورہ گردان کے تمام صیغوں میں تعلیل ہوگی نیز اس گردان میں یَرْضَوْنَ تو ایک صیغہ ہے البتہ تَرْضَیْنَ دو صیغے ہیں: [1] واحد مؤنث حاضر [2] جمع مؤنث حاضر۔

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
یُدْعٰی	یُرْمٰی	یُرْضٰی	اصل میں یُدْعَوُ ، یُرْمَیُ، یُرْضَوُ تھا پہلے قاعدہ یَرْضٰی پھر قاعدہ قَالَ جاری ہوا۔ ان کی تعلیل بعینہٖ مثل یَرْضٰی کے ہے۔
یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	یُرْضَیَانِ	اصل میں یُدْعَوَانِ، یُرْضَوَانِ تھا قاعدہ یَرْضٰی جاری ہوا
یُدْعَوْنَ	یُرْمَوْنَ	یُرْضَوْنَ	اصل میں یُدْعَوُوْنَ ، یُرْمَیُوْنَ ، یُرْضَوُوْنَ تھے قاعدہ یَرْضٰی اور قاعدہ قَالَ جاری ہوئے پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا۔
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی	تعلیل مثل یُدْعَوُ، یُرْمَیُ اور یُرْضَوُ کے ہے۔
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ	تعلیل مثل یُدْعَوَانِ، یُرْضَوَانِ ہے۔ تُرْمَیَانِ اپنی اصل پر ہے۔
یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ	یُرْضَیْنَ	تعلیل مثل یَرْضَیْنَ ہے۔ یُرْمَیْنَ اپنی اصل پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی	تعلیل مثل یُدْعَوُ، یُرْمَیُ اور یُرْضَوُ کے ہے۔
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ	تعلیل مثل یُدْعَوَانِ، یُرْضَوَانِ ہے۔
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ	تعلیل مثل یُدْعَوُوْنَ ، یُرْمَیُوْنَ ، یُرْضَوُوْنَ کے ہے۔
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ	اصل میں تُدْعَوِیْنَ اور تُرْضَوِیْنَ تھے پہلے قاعدہ یرضٰی سے واؤ کو ی سے بدلا پھر قاعدہ قَالَ سے ی کو الف سے بدلا پھر الف کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا۔
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ	تعلیل مثل یُدْعَوَانِ ، یُرْضَوَانِ ہے۔
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ	اصل میں تُدْعَوْنَ ، تُرْضَوْنَ تھے بقاعدہ یَرْضٰی واؤ کو ی سے بدلا۔
اُدْعٰی	اُرْمٰی	اُرْضٰی	تعلیل مثل یُدْعَوُ، یُرْمَیُ اور یُرْضَوُ کے ہے۔
نُدْعٰی	نُرْمٰی	نُرْضٰی	تعلیل مثل یُدْعَوُ، یُرْمَیُ اور یُرْضَوُ کے ہے۔

گردان نفی مؤکد بلن ونفی جحد بلم معروف

صیغہ	نفی مؤکد بلَنْ معروف			نفی جحد بلَمْ معروف		
واحد مذکر غائب	لَنْ یَدْعُوَ	لَنْ یَرْمِیَ	لَنْ یَرْضٰی	لَمْ یَدْعُ	لَمْ یَرْمِ	لَمْ یَرْضَ
تثنیہ مذکر غائب	لَنْ یَدْعُوَا	لَنْ یَرْمِیَا	لَنْ یَرْضَیَا	لَمْ یَدْعُوَا	لَمْ یَرْمِیَا	لَمْ یَرْضَیَا
جمع مذکر غائب	لَنْ یَدْعُوْا	لَنْ یَرْمُوْا	لَنْ یَرْضَوْا	لَمْ یَدْعُوْا	لَمْ یَرْمُوْا	لَمْ یَرْضَوْا
واحد مؤنث غائب	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِیَ	لَنْ تَرْضٰی	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
تثنیہ مؤنث غائب	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْضَیَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
جمع مؤنث غائب	لَنْ یَدْعُوْنَ	لَنْ یَرْمِیْنَ	لَنْ یَرْضَیْنَ	لَمْ یَدْعُوْنَ	لَمْ یَرْمِیْنَ	لَمْ یَرْضَیْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واحد مذکر حاضر	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِیَ	لَنْ تَرْضٰی	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
تثنیہ مذکر حاضر	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْضَیَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
جمع مذکر حاضر	لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
واحد مؤنث حاضر	لَنْ تَدْعِیْ	لَنْ تَرْمِیْ	لَنْ تَرْضَیْ	لَمْ تَدْعِیْ	لَمْ تَرْمِیْ	لَمْ تَرْضَیْ
تثنیہ مؤنث حاضر	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْضَیَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
جمع مؤنث حاضر	لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِیْنَ	لَنْ تَرْضَیْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِیْنَ	لَمْ تَرْضَیْنَ
واحد مذکر ومؤنث متکلم	لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِیَ	لَنْ اَرْضٰی	لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَرْضَ
تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم	لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِیَ	لَنْ نَرْضٰی	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

نوٹ: لَن یَّدْعُوَ، لن یَّرْمِیَ اپنی اصل پر ہیں کیونکہ حرف لَنْ داخل ہونے کی وجہ سے لام کلمہ میں حرف علت مفتوح ہوگیا البتہ لَنْ یَرْضٰی اصل میں لَنْ یَرْضَوَ تھا۔ پہلے بقاعدہ یَرْضٰی واؤ کوی سے بدلا پھر بقاعدہ قَالَ ی کو الف سے بدلا۔ اسی طرح تمام صیغہ ہائے واحد میں جبکہ باقی صیغوں کی تعلیل کو مضارع کی تعلیلات پر قیاس کرلیا جاتا ہے۔ لَمْ یَدْعُ ،لَمْ یَرْمِ اورلَمْ یَرْضَ اوران جیسے دیگر صیغہ ھائے واحد میں اگر مضارع کا اصل نکال کر تعلیل کریں تو میری رائے کے مطابق تعلیل واضح ہوجائے گی مثلاً لَمْ یَدْعُ اصل میں یَدْعُوُ تھا حرف علت لام کلمہ میں مضموم اس کا ماقبل بھی مضموم اس لیے اس کی حرکت کو گرا دیا تو یَدْعُوْ ہوا پھر جب شروع میں لَم داخل کیا تو آخر سے حرف علت گرگیا تو لَمْ یَدْعُ بن گیا، علی ھذا القیاس۔

اس کے برخلاف اگر اس کا اصل لَمْ یَدْعُوُ نکالیں تو اعتراض لازم آئے گا کہ لَم کی موجودگی میں فعل مضارع کے آخر میں حرف علت کیسے موجود ہے۔

نوٹ: نفی تاکید بلَنْ اور نفی جحد بلَمْ کی گردانوں میں کوئی نئی تعلیل نہیں ہوئی سابقہ تعلیلات پر قیاس کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردان امر و نہی حاضر معروف

جنس	امر معروف					نہی معروف
واحد مذکر حاضر	اُدْعُ	اِرْمِ	اِرْضَ	لَاتَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
تثنیہ مذکر حاضر	اُدْعُوَا	اِرْمِیَا	اِرْضَیَا	لَاتَدْعُوَا	لَا تَرْمِیَا	لَا تَرْضَیَا
جمع مذکر حاضر	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَاتَدْعُوْا	لَا تَرْمُوْا	لَا تَرْضَوْا
واحد مؤنث حاضر	اُدْعِیْ	اِرْمِیْ	اِرْضَیْ	لَا تَدْعِیْ	لَاتَرْمِیْ	لَا تَرْضَیْ
تثنیہ مؤنث حاضر	اُدْعُوَا	اِرْمِیَا	اِرْضَیَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِیَا	لَا تَرْضَیَا
جمع مؤنث حاضر	اُدْعُوْنَ	اِرْمِیْنَ	اِرْضَیْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِیْنَ	لَا تَرْضَیْنَ

گردان امر و نہی غائب و متکلم معروف

جنس	ثقیلہ				خفیفہ	
مذکر غائب	لِیَدْعُ	لِیَرْمِ	لِیَرْضَ	لَا یَدْعُ	لَایَرْمِ	لَا یَرْضَ
مذکر غائب	لِیَدْعُوَا	لِیَرْمِیَا	لِیَرْضَیَا	لَا یَدْعُوَا	لَایَرْمِیَا	لَا یَرْضَیَا
مذکر غائب	لِیَدْعُوْا	لِیَرْمُوْا	لِیَرْضَوْا	لَا یَدْعُوْا	لَا یَرْمُوْا	لَا یَرْضَوْا
مؤنث غائب	لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
مؤنث غائب	لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِیَا	لِتَرْضَیَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِیَا	لَا تَرْضَیَا
مؤنث غائب	لِیَدْعُوْنَ	لِیَرْمِیْنَ	لِیَرْضَیْنَ	لَا یَدْعُوْنَ	لَا یَرْمِیْنَ	لَا یَرْضَیْنَ
مذکر و مؤنث متکلم	لِاَدْعُ	لِاَرْمِ	لِاَرْضَ	لَا اَدْعُ	لَا اَرْمِ	لَا اَرْضَ
مذکر و مؤنث متکلم	لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَا نَدْعُ	لَا نَرْمِ	لَا نَرْضَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردان امر و نہی حاضر معروف بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ

صیغہ	ثقیلہ			خفیفہ		
واحد مذکر حاضر	اُدْعُوَنَّ	اِرْمِيَنَّ	اِرْضَيَنَّ	اُدْعُوَنْ	اِرْمِيَنْ	اِرْضَيَنْ
تثنیہ مذکر حاضر	اُدْعُوَانِّ	اِرْمِيَانِّ	اِرْضَيَانِّ	×	×	×
جمع مذکر حاضر	اُدْعُنَّ	اِرْمُنَّ	اِرْضَوُنَّ	اُدْعُنْ	اِرْمُنْ	اِرْضَوُنْ
واحد مؤنث حاضر	اُدْعِنَّ	اِرْمِنَّ	اِرْضَيِنَّ	اُدْعِنْ	اِرْمِنْ	اِرْضَيِنْ
تثنیہ مؤنث حاضر	اُدْعُوَانِّ	اِرْمِيَانِّ	اِرْضَيَانِّ	×	×	×
جمع مؤنث حاضر	اُدْعُوْنَانِّ	اِرْمِيْنَانِّ	اِرْضَيْنَانِّ	×	×	×

نوٹ: امر و نہی کی گردانوں میں بھی مذکورہ تعلیلات کو ملحوظ رکھیں۔ ناقص کی گردانوں میں جمع مذکر حاضر و غائب اور واحد مؤنث حاضر بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ میں واؤ اوری کا ماقبل اگر مفتوح ہو تو مغالطہ لگ جاتا ہے اس صورت میں واؤ اوری چونکہ مدہ نہیں ہیں اس لیے واؤ اوری کو گرائیں گے نہیں بلکہ واؤ کو ضمہ اوری کو کسرہ دے دیں گے مثلاً اِرْضَوْا سے اِرْضَوُنَّ اور اِرْضَیْ سے اِرْضَيِنَّ۔

فائدہ: امر کے بنانے کا طریقہ اور تعلیل آسانی کی غرض سے لکھی جاتی ہے: اُدْعُ اصل میں تَدْعُوْ تھا، ت علامت مضارع کو گرا دیا عین کلمہ کو دیکھا تو وہ مضموم تھا اس لیے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لائے اور آخر سے حرف علت کو گرا دیا تو اُدْعُ بن گیا۔

نوٹ: ناقص سے امر و نہی کی تمام گردانوں میں صیغہائے واحد، نیز جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کے ثقیلہ و خفیفہ میں تعلیل کرتے وقت مضارع سے اصل نکال کر تعلیل کریں تو تعلیل واضح ہو جائے گی، مثلاً اِرْضَوُنَّ اصل میں تَرْضَيُوْنَ تھا، واو کلمہ میں تیسری جگہ سے بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ واقع ہوئی اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے تو واو کوی سے بدلا پھری متحرک اس کا ماقبل مفتوح اس لیے ی کو الف سے بدلا تو تَرْضَوْنَ بن گیا پھر امر حاضر معروف بنانے کے لیے علامت مضارع کو گرا کر شروع میں ہمزہ وصلی لگا دیا اور آخر سے نون اعرابی گرا دیا تو اِرْضَوْا ہوا پھر جب آخر میں نون ثقیلہ لگایا تو واو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جمع چونکہ مدہ نہیں اس لیے اس کو گرایا نہیں بلکہ ضمہ دے دیا تو اِرْضَوُنَّ بن گیا۔

گردان اسم فاعل

جنس	واوی	یائی	واوی	تعلیل
مذکر	دَاعٍ	رَامٍ	رَاضٍ	اصل میں دَاعِوٌ ، رَامِیٌ ، رَاضِوٌ تھے دِاعِوٌاور رَاضِوٌ میں واؤ طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو کری سے بدل گئی تو دَاعِیٌ ، رَاضِیٌ ہوا۔ (قاعدہ: رَضِیَ)۔ پھر حرف علت لام کلمہ میں مضموم اور ما قبل اس کا مکسور چونکہ اس کے بعد واؤ نہیں ہے اس لیے اس کی حرکت کو گرا دیا پھری ساکن اور تنوین بھی ساکن تو ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا تو دَاعٍ ، رَاضٍ اور رَامٍ بن گیا (قاعدہ: رَضُوْا)۔
مذکر	دَاعِیَانِ	رَامِیَانِ	رَاضِیَانِ	دَاعِیَانِ، رَاضِیَانَ اصل میں دَاعِوَانِ، رَاضِوَانِ تھے قاعدہ رَضِيَ سے واو کوی سے بدلا رَامِیَانِ اپنے اصل پر ہے۔
مذکر	دَاعُوْنَ	رَامُوْنَ	رَاضُوْنَ	اصل میں دَاعِوُوْنَ ، رَامِیُوْنَ اور رَاضِوُوْنَ تھے ، قاعدہ رَضِیَ پھر قاعدہ رَضُوْا جاری ہوا۔
مؤنث	دَاعِیَةٌ	رَامِیَةٌ	رَاضِیَةٌ	//
مؤنث	دَاعِیَتَانِ	رَامِیَتَانِ	رَاضِیَتَانِ	//
مؤنث	دَاعِیَاتٌ	رَامِیَاتٌ	رَاضِیَاتٌ	//

نوٹ: جن صیغوں کی تعلیل نہیں لکھی گئی ان تمام صیغوں میں قاعدہ رَضِیَ سے تعلیل کریں رَامٍ اسم فاعل میں دو صیغوں میں تعلیل ہو گی باقی تمام صیغے اپنے اصل پر ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردان اسم مفعول

جنس	واوی	یائی	واوی	تعلیل
مذکر	مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ	اصل میں مَدْعُوْوٌ، مَرْمُوْیٌ، مَرْضُوْوٌ تھے، مَدْعُوْوٌ میں دو واؤ جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا تو مَدْعُوٌّ بنا، مَرْضُوْوٌ میں ماضی، مضارع اور اسم فاعل کی موافقت سے واؤ کو ی کیا پھر مَرْمُوْیٌ اور مَرْضُوْیٌ میں واؤ اور ی ایک جگہ جمع ہوئے پہلا ساکن تھا واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کر دیا اور ماقبل کے ضمہ کو ی کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا تو مَرْمِیٌّ اور مَرْضِیٌّ ہوئے۔
مذکر	مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ	باقی تمام صیغوں کی تعلیلات اسی طرح ہوں گی۔
مذکر	مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ	مَرْضِیُّوْنَ	
مؤنث	مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِیَّةٌ	مَرْضِیَّةٌ	
مؤنث	مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ	
مؤنث	مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ	

نوٹ: ناقص کی کچھ دیگر تعلیلات بھی لکھی جاتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

لَمْ یَرْمِ: اصل میں یَرْمِیْ تھا لَمْ داخل کرنے کی وجہ سے حرف علت کو گرا دیا تو لَمْ یَرْمِ بن گیا۔ اگرچہ اس جیسے صیغوں کی تعلیل کرنے کا راجح طریقہ وہی ہے جو پیچھے مذکور ہے۔

لَیَرْمُنَّ: اصل میں لَیَرْمِیُوْنَّ تھا پہلے بقاعدہ رَضُوْا لگنے کی وجہ سے لَیَرْمُوْنَّ ہوگا پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے واؤ کو گرا دیا تو لَیَرْمُنَّ بن گیا۔

لَیَرْضَوُنَّ: اصل میں لَیَرْضَوُوْنَّ تھا پہلے باقاعدہ یَرْضٰی لام کلمہ والی واؤ کو "ی" سے بدلا پھر بقاعدہ قَالَ "ی" کو الف سے بدل کر اجتماع ساکنین سے گرا دیا تو لَیَرْضَونَّ ہوگیا پھر واؤ جمع کو ضمہ دے دیا کیونکہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واؤ مدہ زائدہ نہیں ہے۔
مَرْمًی (اسم ظرف): اصل میں مَرْمَیٌ تھا بقاعدہ قال ی کو الف سے بدلا اور ی ساکن اور تنوین بھی ساکن تو ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا۔
مَرَامٍ: اصل میں مَرَامِیٌ تھا تعلیل مثل رَامٍ کے ہوگی۔ اور تعلیل کو انصراف وعدم انصراف سے مقدم سمجھتے ہوئے اس کا اصل منصرف نکالیں گے بعض نے اس کی تعلیل اس طرح ہے کہ اصل میں مَرَامِیُ تھا ی مفاعل کے لام کلمہ میں واقع ہوئی اس لیے ی کو گرا دیا اور اس کے عوض آخر میں تنوین لگا دی تو مَرَامٍ بن گیا۔
مِدْعَاۃ: اصل میں مِدْعَوَۃٌ تھا پہلے بقاعدہ یَرْضٰی واؤ کو ی سے بدلا پھر بقاعدہ قال ی کو الف سے بدلا تو مِدْعَاۃٌ بن گیا۔
مَدَاعٍ: اصل میں مَدَاعِیُوُ تھا پہلے بقاعدہ یَرْضٰی واؤ کو ی سے بدلا تو مَدَاعِیْیُ ہوا پھر بقاعدہ مَرْمِیٌّ ی کو ی میں ادغام کیا تو مَدَاعِیٌّ بن گیا۔
مِدْعَاءٌ: اسم آلہ اصل میں مِدْعَاوٌ تھا واؤ اسم کے آخر میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی اس لیے واؤ کو ہمزہ سے بدلا تو مِدْعَاءٌ ہوا۔
دُعًی: جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل اصل میں دُعَوٌ تھا واؤ متحرک ماقبل اس کا مفتوح تو واؤ کو الف سے بدلا اور الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو دُعًی بن گیا صیغہ واحد کی مناسبت سے صورت خطی ی کے ساتھ ہے۔
دُعْیَیَان: اصل میں دُعْوَیَان تھا واؤ فعلٰی (حکما اسمی) کے لام کلمہ میں واقع ہوئی تو واؤ کو ی سے بدل دیا تو دُعْیَیَان بن گیا۔ ی کو ی میں ادغام نہیں کریں گے کیونکہ دو ہم جنس متحرک حرفوں میں سے دوسرا متحرک بحرکت اصلیہ نہیں بلکہ متحرک بحرکت عارضیہ ہے کیونکہ دوسری ی کی حرکت الف تثنیہ کی وجہ سے ہے تو حکما یہ ساکن ہے اس لیے اس کو دُعْیَّان نہیں پڑھیں گے۔
دُعَیَّ: اصل میں دُعَیْوَیٰ تھا واؤ کلمہ میں تیسری جگہ سے بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ واقع ہوئی اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے بلکہ ہے ہی نہیں اس لیے واؤ کو ی سے بدلا پھر ی کو ی میں ادغام کر دیا تو دُعَیَّ بن گیا۔

نوٹ: ان تینوں ابواب کے باقی صیغہ جات کی تعلیلات مذکورہ تعلیلات کو مدنظر رکھ کر کی جا سکتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفیف کا بیان

لفیف کی گردانیں

لفیف مفروق تین اور لفیف مقرون دو ابواب سے آتا ہے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

لفیف کی قسم	لفیف مفروق			لفیف مقرون	
بروزن	ضَرَبَ يَضْرِبُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	سَمِعَ يَسْمَعُ
مصدر	اَلْوِقَايَةُ	اَلْوَجْيُ	اَلْوَلْيُ	اَلطَّيُّ	اَلْقُوَّةُ
معنی	نگاہ رکھنا	سم کا گھسنا	نزدیک ہونا	لپٹنا	مضبوط ہونا
ماضی معلوم	وَقٰی	وَجِيَ	وَلِيَ	طَوٰی	قَوِيَ
مضارع معلوم	يَقِيْ	يَوْجٰی	يَلِيْ	يَطْوِيْ	يَقْوٰی
مصدر معلوم	وِقَايَةً	وَجْيًا	وَلْيًا	طَيًّا	قُوَّةً
اسم فاعل	وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ / وَلِيٌّ	طَاوٍ	قَوِيٌّ
ماضی مجہول	وُقِيَ	وُجِيَ	وُلِيَ	طُوِيَ	×
مضارع مجہول	يُوْقٰی	يُوْجٰی	يُوْلٰی	يُطْوٰی	//
مصدر مجہول	وِقَايَةً	وَجْيًا	وَلْيًا	طَيًّا	//
اسم مفعول	مَوْقِيٌّ	مَوْجِيٌّ	مَوْلِيٌّ	مَطْوِيٌّ	//
امر	قِ	اِيْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہی	لَا تَقِ	لَا تَوْجَ	لَا تَلِ	لَا تَطْوِ	لَا تَقْوَ
اسم ظرف	مَوْقًى	مَوْجًى	مَوْلًى	مَطْوًى	مَقْوًى
اسم آلہ	مِيْقًى	مِيْجًى	مِيْلًى	مِطْوًى	مِقْوًى
اسم تفضیل	اَوْقٰى	اَوْجٰى	اَوْلٰى	اَطْوٰى	اَقْوٰى

لفیف کی گردانوں میں تعلیلات

تنبیہ: لفیف مفروق میں فاء کلمہ کی تعلیل وَعَدَ يَعِدُ کی مانند اور لام کلمہ کی تعلیل رَمٰی يَرْمِیْ اور رَضِيَ يَرْضٰی کی مانند ہے اور چونکہ لفیف مفروق کے عین کلمہ میں تعلیل نہیں ہوتی اس لیے اس کی تعلیل اور گردان بالکل رَمٰی يَرْمِیْ کی مانند ہے۔

گردان ماضی: وَقٰی ، وَقَيَا ، وَقَوْا ، وَقَتْ ، وَقَتَا ، وَقَيْنَ ۔۔۔۔۔الخ

گردان مضارع: يَقِیْ ، يَقِيَانِ ، يَقُوْنَ ، تَقِیْ ، تَقِيَانِ ، يَقِيْنَ ۔۔۔۔۔۔الخ

گردان امر: قِ ، قِيَا ، قُوْا ، قِیْ ، قِيَا ، قِيْنَ ۔

ثقیلہ: قِيَنَّ ، قِيَانِّ ، قُنَّ ، قِنَّ ، قِيَانِّ، قِيْنَانِّ۔ خفیفہ: قِيَنْ ، قُنْ ، قِنْ ۔

ناقص ولفیف کے مزید فیہ ابواب کی تعلیلیں

■ اِعْلَاءٌ، اِغْنَاءٌ: اصل میں اِعْلَاوٌ، اِغْنَایٌ تھے ''واو، ی'' طرف کلمہ میں بعد الف زائدہ کے واقع ہو کر ہمزہ سے بدل گئی۔ (قاعدہ دعاء)

■ تَسْمِيَةٌ، تَقْوِيَةٌ: اصل میں تَسْمِيْوٌ، تَقْوِيْیٌ تھے بمطابق قاعدہ مرمی اسے تَسْمِیٌّ، تَقْوِیٌّ ہونا چاہیے تھا مگر ایک ی کو تخفیفاً حذف کر دیا اور دوسری کو فتح دے دیا اور ''ۃ'' کو بعوض یائے محذوفہ بڑھا دیا تَسْمِيَةٌ، تَقْوِيَةٌ ہوا۔

■ مُعَادَاةٌ ، مُلَاقَاةٌ : مُعَادَوَةٌ، مُلَاقَيَةٌ تھے ''واو، ی'' بقاعدہ قَالَ الف سے بدل گیا۔

نوٹ: مُعَادَاةٌ، مُلَاقَاةٌ اور مُسَمَّاةٌ جیسے صیغوں کو عام طلباء جمع مؤنث اسم مفعول سمجھ لیتے ہیں حالانکہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صیغے واحد مؤنث اسم مفعول ہیں جبکہ ان کی جمع مُلَاقَیَاتٌ، مُعَادَیَاتٌ اور مُسَمَّیَاتٌ آتی ہے۔ فَافْهَمْ اسی طرح مُعَادَاةٌ اور مُلَاقَاةٌ مصدر بھی بن سکتے ہیں، نیز ہر وہ باب جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو اس کی جمع مذکر سالم کی رفعی حالت واؤ ماقبل مضموم اور نصبی جری حالت ی ماقبل مفتوح سے آئے گی جیسے قرآن مجید میں آیا ہے مِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ تو اس جیسے صیغوں میں تقدیراً واؤ ماقبل مضموم اور ی ماقبل مکسور ہوتا ہے۔

■ تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا: اصل میں تَعَدُّوًا اور تَمَنُّيًا تھے واؤ، ی متحرک ضمہ کے بعد اسم کے آخر میں واقع ہوئے ضمہ کو کسرہ سے اور واؤ کو کسرہ کی مناسبت سے یا سے بدلا تَعَدِّيًا ، تَمَنِّيًا ہوا۔ (قاعدہ: تَعَدِّيًا)

■ تَلَاقِيًا ۔ تَوَالِيًا: اصل میں تَلَاقُوًا ، تَوَالُيًا تھے ان کی تعلیل تَعَدِّيًا ، تَمَنِّيًا کی مانند ہے۔

ناقص ولفیف کے ابواب مزید فیہ

نام ابواب	اِفْعَالٌ		تَفْعِيْلٌ		مُفَاعَلَةٌ		تَفَعُّلٌ	
نوع	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	اَلْإِعْلَاءُ	اَلْإِغْنَاءُ	اَلتَّسْمِيَه	اَلتَّقْوِيَةُ	اَلْمُعَادَاةُ	اَلْمُلَاقَاةُ	اَلتَّعَدِّیْ	اَلتَّمَنِّیْ
معنی باب	بلند کرنا	بے پرواہ کرنا	نام رکھنا	قوت دینا	باہم دشمنی کرنا	باہم ملنا	حد سے بڑھنا	آرزو کرنا
ماضی	اَعْلٰی	اَغْنٰی	سَمّٰی	قَوّٰی	عَادٰی	لَاقٰی	تَعَدّٰی	تَمَنّٰی
مضارع	يُعْلِیْ	يُغْنِیْ	يُسَمِّیْ	يُقَوِّیْ	يُعَادِیْ	يُلَاقِیْ	يَتَعَدّٰی	يَتَمَنّٰی
مصدر معلوم	اِعْلَاءً	اِغْنَاءً	تَسْمِيَةً	تَقْوِيَةً	مُعَادَاةً	مُلَاقَاةً	تَعَدِّيًا	تَمَنِّيًا
اسم فاعل	مُعْلٍ	مُغْنٍ	مُسَمٍّ	مُقَوٍّ	مُعَادٍ	مُلَاقٍ	مُتَعَدٍّ	مُتَمَنٍّ
ماضی مجہول	اُعْلِیَ	اُغْنِیَ	سُمِّیَ	قُوِّیَ	عُوْدِیَ	لُوْقِیَ	تُعُدِّیَ	تُمُنِّیَ
مضارع مجہول	يُعْلٰی	يُغْنٰی	يُسَمّٰی	يُقَوّٰی	يُعَادٰی	يُلَاقٰی	يُتَعَدّٰی	يُتَمَنّٰی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصدر مجہول	اِعْلَاءً	اِغْنَاءً	تَسْمِيَةً	تَقْوِيَةً	مُعَادَاةً	مُلَاقَاةً	تَعَدِّيًا	تَمَنِّيًا
اسم مفعول	مُعْلًى	مُغْنًى	مُسَمًّى	مُقَوًّى	مُعَادًى	مُلَاقًى	مُتَعَدًّى	مُتَمَنًّى
امر	اَعْلِ	اَغْنِ	سَمِّ	قَوِّ	عَادِ	لَاقِ	تَعَدَّ	تَمَنَّ
نہی	لَا تُعْلِ	لَا تُغْنِ	لَا تُسَمِّ	لَا تُقَوِّ	لَا تُعَادِ	لَا تُلَاقِ	لَا تَتَعَدَّ	لَا تَتَمَنَّ
اسم ظرف	مُعْلًى	مُغْنًى	مُسَمًّى	مُقَوًّى	مُعَادًى	مُلَاقًى	مُتَعَدًّى	مُتَمَنًّى

نام ابواب	تَفَاعُلٌ		اِفْتِعَالٌ		اِنْفِعَالٌ		اِسْتِفْعَالٌ	
مصادر ابواب	اَلتَّلَافِیْ	اَلتَّوَالِیْ	اَلْاِجْتِبَاءُ	اَلْاِلْتِقَاءُ	اَلْاِنْمِحَاءُ	اَلْاِنْزِوَاءُ	اَلْاِسْتِعْلَاءُ	اَلْاِسْتِغْنَاءُ
معنی	تدارک کرنا	پے در پے کام کرنا	چن لینا	ملنا	محو کرنا	گوشہ نشین ہونا	بلند ہونا	بے پروا ہونا
ماضی معلوم	تَلَافٰی	تَوَالٰی	اِجْتَبٰی	اِلْتَقٰی	اِنْمَحٰی	اِنْزَوٰی	اِسْتَعْلٰی	اِسْتَغْنٰی
مضارع معلو	يَتَلَافٰی	يَتَوَالٰی	يَجْتَبِیْ	يَلْتَقِیْ	يَنْمَحِیْ	يَنْزَوِیْ	يَسْتَعْلِیْ	يَسْتَغْنِیْ
مصدر معلوم	تَلَافِيًا	تَوَالِيًا	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً	اِنْمِحَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
اسم فاعل	مُتَلَافٍ	مُتَوَالٍ	مُجْتَبٍ	مُلْتَقٍ	مُنْمَحٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَغْنٍ
ماضی مجہول	تُلُوْفِیَ	تُوُوْلِیَ	اُجْتُبِیَ	اُلْتُقِیَ	×	×	اُسْتُعْلِیَ	اُسْتُغْنِیَ
مضارع مجہو	يُتَلَافٰی	يُتَوَالٰی	يُجْتَبٰی	يُلْتَقٰی	//	//	يُسْتَعْلٰی	يُسْتَغْنٰی
مصدر مجہول	تَلَافِيًا	تَوَالِيًا	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً	//	//	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
اسم مفعول	مُتَلَافًى	مُتَوَالًى	مُجْتَبًى	مُلْتَقًى	//	//	مُسْتَعْلًى	مُسْتَغْنًى
امر حاضر	تَلَافَ	تَوَالَ	اِجْتَبِ	اِلْتَقِ	اِنْمَحِ	اِنْزَوِ	اِسْتَعْلِ	اِسْتَغْنِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہی	لَا تَتَلَافَ	لَا تَتَوَالَ	لَا تَجْتَبِ	لَا تَلْتَقِ	لَا تَنْمَحِ	لَا تَنْزَوِ	لَا تَسْتَعْلِ	لَا تَسْتَغْنِ
ظرف	مُتَلَافَی	مُتَوَالَی	مُجْتَبَی	مُلْتَقَی	مُنْمَحَی	مُنْزَوَی	مُسْتَعْلَی	مُسْتَغْنَی

نوٹ: چونکہ ان ابواب سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے اگر اسم آلہ اور اسم تفضیل کے معنی لینا مقصود ہو تو اسم آلہ کے شروع میں مَا بِہٖ لگا دیں جیسے مَا بِهِ الْإِعْلَاءُ ، مَا بِهِ الْإِغْنَاءُ اور اسم تفضیل کے لیے اَشَدُّ وغیرہ لگایا جاتا ہے جیسے اَشَدُّ اِعْلَاءً ، اَشَدُّ اِغْنَاءً ۔ مَا بِهِ التَّلَافِي، مَا بِهِ الْإِجْتِبَاء ، اَشَدُّ تَلَافِيًا وَ اَشَدُّ اِجْتِبَاءً ۔

فائدہ ■: قرآن مجید میں لفیف مقرون سے کوئی فعل استعمال نہیں ہوا کہ جس کے فاء یا عین کلمہ میں حرف علت ہو البتہ چند لفظ بطور اسم لفیف مقرون سے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں جیسے یَوْمٌ اور وَيْلٌ ۔

فائدہ ■: لفیف مقرون کی کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جس میں عین کلمہ کی جگہ پر حرف علت یاء اور لام کلمہ کی جگہ پر حرف علت واؤ ہو۔

فائدہ ■: بعض دفعہ لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے یعنی عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں واؤ بھی ہو سکتے ہیں اور دونوں یاء بھی ہو سکتے ہیں حَيِيَ ، يَحْيٰى ۔ اسی طرح لفظ جَوٌّ جس کا مادہ (ج،و،و) ہے ایسی صورت میں مثلین کا ادغام اور فک ادغام دونوں جائز ہیں جیسے حَيِيَ ،يَحْيٰى کو حَيَّ ،يَحَيَّ بھی پڑھ سکتے ہیں اور ایسے ہی عَيِيَ ،يَعْيٰى کو عَيَّ ،يَعَيَّ بھی پڑھنا درست ہے۔

تنبیه: حَيَّ (متوجہ ہو، جلدی کرو) اسم بمعنی فعل امر بھی استعمال ہوتا ہے جیسے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کے لیے جلدی کرو)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضاعف کا بیان

مضاعف میں تکرار حروف کے ثقل کو دور کرنے کے تین طریقے ہیں:

[1] ادغام قیاسی [2] حذف سماعی [3] ابدال سماعی

[1] ادغام قیاسی: اس سے مراد جب کسی کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف آ جائیں تو ان کو آپس میں قاعدہ و قانون کے مطابق ادغام کرنا ادغام قیاسی کہلاتا ہے جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا۔ (دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے دونوں متحرک ہیں اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہے پہلے کی حرکت کو گرا کرا سے دوسرے میں قاعدے کے مطابق ادغام کر دیا تو یہ مَدَّ بن گیا۔)

[2] حذف سماعی: اس سے مراد جب ایک کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف جمع ہو جائیں تو ان کے ثقل کو دور کرنے کے لیے بغیر کسی قاعدہ و قانون کے اہل عرب کے سماع پر اعتماد کرتے ہوئے دو ہم جنس حرفوں میں سے ایک کو حذف کر دیا جائے جیسے ظَلْتُمْ کہ اصل میں ظَلِلْتُمْ تھا۔ پہلے لام کو بغیر کسی قاعدہ و قانون کے سماعی طور پر حذف کر دیا گیا۔

[3] ابدال سماعی: اس سے مراد جب کسی کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف آ جائیں ان کے ثقل کو دور کرنے کے لیے بغیر کسی قاعدہ و قانون کے دو ہم جنس حرفوں میں سے دوسرے حرف کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے جیسے اَمْلَیْتُ (میں نے لکھا) کہ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا۔ یہاں دوسرے لام کو بغیر کسی قاعدہ و قانون کے اہل عرب کے سماع پر اعتماد کرتے ہوئے دوسرے حرف کو ی سے بدل دیا گیا۔ پھر اگر یا متحرک اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو اسے الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے ﴿قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾ جو کہ اصل میں دَسَّسَهَا تھا۔ دوسری سین کو خلاف قیاس ی سے بدلا، پھر ی کو الف سے بدلا۔

مضاعف میں اس تغیر کو موجب سبب ادغام کہتے ہیں جس حرف کو ادغام کیا جائے اسے مدغم اور جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف میں ادغام کیا جائے اسے مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ میں پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے۔ اس ادغام کی دو قسمیں ہیں: ■ ادغام متجانسین ■ ادغام متقاربین

■ ادغام متجانسین: اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک جنس کے ہوں تو اسے ادغام متجانسین کہتے ہیں۔ اس صورت میں تلفظ کرنے میں دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک آئے گا جیسے مَدَّ۔

■ ادغام متقاربین: اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں قریب المخرج ہوں تو اسے ادغام متقاربین کہتے ہیں اس صورت میں دونوں کا تلفظ ایک ہوگا اور کتابت میں دونوں آئیں گے جیسے عَبَدْتُّمْ۔

ادغام متقاربین میں ادغام کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیا جائے کیونکہ ادغام اسی وقت ہوتا ہے جب دونوں حرف متحد المخرج ہوں۔

ادغام کی شرائط: قواعد ادغام جاری کرنے کیلیے مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے:

■ ادغام کے قواعد کا تعارض اعلال کے قواعد سے نہ ہو یعنی اس کلمہ میں تعلیل نہ ہو رہی ہو جیسے اِدْعَوٰی کہ اصل میں اِدْعَوَوَ تھا۔ دونوں قاعدوں میں سے پہلے اعلال کو جاری کیا جائے گا۔ لیکن اگر تعارض کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو ادغام اعلال پر مقدم ہوگا جیسے مَوَدٌّ اس میں قاعدہ یَمْدُدُ جاری ہوگا نہ کہ قاعدہ قَالَ۔

■ وہ کلمہ ایسا متحرک العین اسم نہ ہو جس میں ادغام کرنے سے معنوی التباس لازم آئے (اگر فعل متحرک العین ہو تو ادغام ہو جاتا ہے) جیسے سَبَبٌ، سُرُرٌ

■ دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا حرف الف یا ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو اگر پہلا حرف ہمزہ یا الف سے بدلا ہوگا تو ان کا آپس میں ادغام نہیں ہوگا جیسے قُوْوِلَ اور ایسے ہی اُوْوِرَ (پہلے میں واؤ الف سے اور دوسرے میں ہمزہ سے بدلا ہوا ہے)۔

■ دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا حرف مشدد نہ ہو۔ اگر ہم جنس حرفوں میں سے پہلا مشدد ہوا تو ان کا بھی آپس میں ادغام نہیں ہوگا جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَحَبَّبَ اِلَیْکُمَ الْاِیْمَانَ۔

■ پہلا حرف متحرک اور دوسرا حرف الحاق کے واسطے نہ ہو جیسے جَلْبَبَ۔

فائدہ: مصدر کے بغیر جو اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو تو حرف مدغم کو حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جیسے شِیْرَازٌ، دِیْنَارٌ کہ اصل میں شِرْرَازٌ اور دِنْنَارٌ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

■ حرف دوم متحرک بحرکت عارضی نہ ہو جیسے اُمْدُدِ الْقَوْمَ۔

■ تائے افتعال، تفعل اور تفاعل کے بعد تاء نہ ہو جیسے مُقْتَتِلٌ، مُتَتَبِّعٌ و مُتَتَابِعٌ۔

ادغام کے موانع: ■ جب پہلا متحرک اور دوسرے کا سکون لازمی ہو جیسے مَرَرْتُ۔

■ جب دو ہم جنس حرف دو کلموں میں جمع ہوں اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن غیر لین ہو جیسے شَہْرُ رَمَضَانِ۔

■ جب دو ہم جنس حرف ہمزہ ہوں جیسے قَرَأَ أَبِیْ۔

■ جب دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا مدہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ۔

مضاعف کے قواعد

■ قاعدہ مَدَّ: جب کسی کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف جمع ہو جائیں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے مَدٌّ کہ اصل میں مَدْدٌ تھا۔ اگر دونوں متحرک ہوں اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہو تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں مدغم کر دیا جاتا ہے جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا۔

■ قاعدہ یَمُدُّ و حَاجَّ: جب ایک جنس کے دو متحرک حرف ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جاتی ہے اور پہلے حرف کو دوسرے میں ادغام کر دیا جاتا ہے۔ اگر ماقبل مدہ زائدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت حذف کر کے مابعد میں ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔ (ایک جنس کے دو حرف اکٹھے متحرک ہیں ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہے اب پہلے دال کی حرکت ماقبل میم کو دے کر پہلی دال کو دوسری دال میں ادغام کر دیا)۔ اور حَاجَّ اصل میں حَاجَجَ تھا (اب دو ہم جنس حرف متحرک ہیں ماقبل حرف صحیح ساکن نہیں بلکہ مدہ زائدہ ہے اس لیے پہلی جیم کی حرکت کو حذف کر کے دوسری جیم میں مدغم کر دیا یہ حَاجَّ ہو گیا)۔

■ قاعدہ یَمْدُدْنَ: جب ایک جنس کے دو حرف کسی کلمہ میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور اس کا سکون لازمی ہو تو ادغام کرنا ممتنع ہوتا ہے جیسے مَدَدْنَ۔ اگر دوسرے کا سکون عارضی ہو یعنی حالت جزم یا وقف میں ہو تو ادغام اور عدم ادغام دونوں جائز ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشدد حرف پر جزم کی صورتیں: جس فعل کے آخری حرف میں ادغام ہوا ہو یعنی وہ مشدد ہو اگر اس سے پہلے کسی جازم کے آنے سے وہ فعل مجزوم ہو جائے تو مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرفوں کے ساکن ہونے کی بناء پر اجتماع ساکنین ہو جاتا ہے جس سے بچنے کے لیے دوسرے حرف یعنی مدغم فیہ (مشدد حرف) پر کسرہ، فتحہ یا ادغام کو ختم کرنا تینوں صورتیں درست ہوتی ہیں۔

اصلی صورت	پہلی صورت	دوسری صورت	تیسری صورت
یَفِرُّ	لَمْ یَفِرَّ	لم یَفِرِّ	لم یَفْرِرْ

اور اگر اس مشدد حرف کا ماقبل مضموم ہو تو آخری حرف پر ضمہ پڑھنا بھی جائز ہے جیسے یَمُدُّ سے لَمْ یَمُدُّ + لَمْ یَمُدَّ لم یَمُدِّ + لم یَمْدُدْ۔ [1]

اسی طرح مضاعف کے دوسرے مجزوم فعلوں میں جیسے فعل امر حاضر، امر غائب و متکلم، نہی میں یہی صورتیں جائز ہوں گی کیونکہ یہ سب افعال مجزوم ہوتے ہیں اور ان کا آخری حرف مشدد ہوتا ہے۔

■ قاعدہ اِتَّقَدَ: اگر باب افتعال کا فاء کلمہ واؤ یا ی اصلی ہو اسے تاء سے بدل کر افتعال کی ت میں ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے اِتَّقَدَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا اور اِتَّصَلَ کہ اصل میں اِوْتَصَلَ تھا۔ اگر واؤ یا ی ہمزہ سے بدلی ہوئی ہو تو اس کا ت سے بدلنا ناجائز ہوگا جیسے اِیْتَسَرَ کہ اصل میں اِئْتَسَرَ تھا البتہ اِتَّكَلَ میں ''ی'' کا ''ت'' سے بدلنا شاذ ہے۔

■ قاعدہ اِدَّعٰی: اگر فائے افتعال دال، ذال اور زاء ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے پھر تائے افتعال کے دال سے بدل دینے کے بعد اگر فائے افتعال دال ہو تو ادغام واجب ہے جیسے اِدَّعٰی اور اگر فائے افتعال ذال ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں:

■ ذال کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیں جیسے اِدَّكَرَ کہ اصل میں اِذْدَكَرَ تھا اور اِذْدَكَرَ اصل

[1] [illegible] قاعدہ کے تحت (لِاَنَّ الْفَتْحَةَ اَخَفُّ الْحَرَكَاتِ) کسرہ اس قاعدہ کے تحت (لِاَنَّ السَّاكِنَ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ [illegible]) [illegible] اس قاعدہ کے تحت (لِيُوَافِقَ مَا قَبْلَهُ) فک ادغام اس قاعدہ کے تحت (لِاَنَّهُ اَصْلٌ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اِذْتَكَرَ تھا۔

■ دال کو ذال سے بدل کر فاء کلمہ کا اس میں ادغام کریں گے جیسے اِذَّكَرَ کہ اصل میں اِذْدَكَرَ پھر اصل میں اِذْتَكَرَ تھا

■ فک ادغام جیسے اِذْدَكَرَ کہ اصل میں اِذْتَكَرَ تھا۔

اور اگر فائے افتعال زا ہو تو اس کی دو حالتیں ہیں:

■ دال کو زاء سے بدل کر فاء کلمہ کا اس میں ادغام کر دیں جیسے اِزَّجَرَ کہ اصل میں اِزْدَجَرَ تھا پھر اصل میں اِزْتَجَرَ تھا

2 فک ادغام جیسے اِزْدَجَرَ۔

6 قاعدہ اِصْطَلَحَ: اگر فائے افتعال حروف اطباق صاد، ضاد، طاء اور ظاء میں سے ہو تو تائے افتعال طاء سے بدل جاتی ہے جیسے اِصْطَلَحَ ، اِضْطَرَبَ ، اِطَّلَعَ ، اِظْطَلَمَ کہ اصل میں اِصْتَلَحَ ، اِضْتَرَبَ ، اِطْتَلَعَ ، اِظْتَلَمَ تھے پھر صاد، ضاد کی دو حالتیں ہیں:

■ طاء کو فاء کلمہ سے بدل کر ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے اِصَّبَرَ و اِضَّرَبَ۔

2 فک ادغام جیسے اِصْطَبَرَ و اِضْطَرَبَ۔

طاء ہمیشہ مدغم ہوتی ہے جیسے اِطَّلَعَ اور ظاء کی تین حالتیں ہیں:

■ ظاء کو طاء سے بدل کر ادغام کر دیا جائے جیسے اِطَّلَمَ۔ 2 طاء کو ظاء سے بدل کر ادغام کر دیا جائے جیسے اِظَّلَمَ۔ 3 فک ادغام جیسے اِظْطَلَمَ۔

■ قاعدہ اِثَّارَ: اگر فائے افتعال ثاء ہو تو جوازاً تائے افتعال کو ثاء سے بدل کر ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے اِثَّارَ کہ اصل میں اِثْتَارَ تھا۔

■ قاعدہ فائے تفعل و تفاعل: اگر فائے تفعل و تفاعل منجملہ بارہ حروف "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے ہو تو جوازاً تائے تفعل و تفاعل کو ف کلمہ سے بدل کر ادغام کر دیا جاتا ہے پھر ابتداء بالسکون کی وجہ سے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا جاتا ہے جیسے اِطَّهَّرَ، اِثَّاقَلَ کہ اصل میں تَطَهَّرَ، تَثَاقَلَ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

■ قاعدہ عین افتعال: اگر عین افتعال منجملہ بارہ حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو تو جوازاً تائے افتعال کی عین کلمہ کے جنس سے بدل دینے کے بعد اس کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کر دیتے ہیں پھر ماضی ،مصدر اور امر میں ہمزہ وصلی عدم ضرورت کی وجہ سے گرادیا جاتا ہے، جیسے: خَصَّمَ ، هَدّٰی کہ اصل میں اِخْتَصَمَ ،اِهْتَدٰی تھے اور یَخَصِّمُ و یَهَدِّیْ کہ اصل میں یَخْتَصِمُ و یَهْتَدِیْ تھے اور فاء کلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے جیسے خِصَّمَ ، یَخِصِّمُ ، هِدّٰی ، یَهِدِّیْ ۔ نیز اسم فاعل میں ماقبل کی مناسبت سے فاء کلمہ کو ضمہ دینا بھی جائز ہے چنانچہ اسم فاعل کو تین طرح سے پڑھنا جائز ہے جیسے مُخَصِّمٌ ، مُخِصِّمٌ ، مُخُصِّمٌ ۔

■ قاعدہ اِسَّمَعَ: (یعنی تائے افتعال کو فا کلمہ کے ہم جنس کرنا)۔ اگر باب افتعال کے فا کلمہ میں س اور ش آجائے تو اس کی تاء کو بھی فا کلمہ کے ہم جنس حرف سے بدلنا جائز ہے۔ اس کے بعد ایک جنس کے دو حرفوں کی وجہ سے پہلے کو دوسرے میں وجوباً مدغم کر دیا جاتا ہے جیسے اِسَّمَعَ کہ اصل میں اِسْتَمَعَ تھا۔

فائدہ ■: اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ میں آئے تو راء اور لام میں ادغام بلا غنہ اور باقیوں میں مع الغنہ ہوگا جیسے مَنْ یَّقُوْلُ ، اٰثِمٌ یَّسْمَعُ ، مِنْ رَّبِّهِمْ ، غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ، مِمَّا ، رَحْمَةٌ مِّنَّا ، مِنْ لَّدُنَّا ، کُلٌّ لَّهٗ ، مِنْ وَّالٍ ، اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ، مِنَّا ، یَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ اور اگر کلمہ ایک ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے صِنْوَانٌ قِنْوَانٌ ۔

فائدہ ■: حروف شمسیہ میں سے کسی حرف پر لام تعریف داخل ہو تو لام تعریف کو اپنے مدخول کے پہلے حرف کی جنس سے بدل کر ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے اَلشَّمْسُ اور اگر حروف قمریہ میں سے کسی حرف پر لام تعریف داخل ہو تو اس کو اپنے مدخول سے جدا کر کے پڑھنا واجب ہے جیسے اَلْقَمَرُ۔

حروف شمسیہ یہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔ ان کے علاوہ باقی تمام حروف قمریہ ہیں۔

حروف قمریہ کا مجموعہ اِبْغِ حَجَّكَ وَ خَفْ عَقِیْمَهٗ۔

فائدہ ■: اگر دو کلموں میں ساکن اس طرح جمع ہوں کہ اول نون تنوین ہو تو بحالت وصل نون تنوین کو کسرہ دیتے ہیں اور پہچان کے لیے ایک چھوٹا سا نون لکھ دیتے ہیں نَادٰی نُوْحُ ِۨ ابْنَهٗ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابواب مضاعف کا بیان

مضاعف ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے آتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

- نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا (کھینچنا)
- ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا (بھاگنا)
- سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا (چھونا)۔

قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آتا ہے جیسے حَبَّ یَحُبُّ اور لَبَّ یَلُبُّ۔

بطور نمونہ کے باب مَدَّ یَمُدُّ کی صرف صغیر اور کبیر لکھی جاتی ہے۔

صرف صغیر

مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فَھُوَ مَادٌّ وَمُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فَذَاكَ مَمْدُوْدٌ لَمْ یَمُدَّلَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْلَمْ یُمَدَّ لَمْ یُمَدِّ لَمْ یُمَدُّ لَمْ یُمْدَدْ لَایَمُدُّ لَایُمَدُّ لَنْ یَمُدَّ لَنْ یُمَدَّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ مُدَّمُدِّمُدُّ اُمْدُدْلِتُمَدَّ لِتُمَدِّ لِتُمَدُّ لِتُمْدَدْ لِیَمُدَّ لِیَمُدِّ لِیَمُدُّ لِیَمْدُدْلِیُمَدَّ لِیُمَدِّلِیُمَدُّ لِیُمْدَدْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَمُدَّلَاتَمُدِّ لَاتَمُدُّ لَاتَمْدُدْ لَاتُمَدَّلَاتُمَدِّلَاتُمَدُّ لَاتُمْدَدْ لَایَمُدَّ لَایَمُدِّ لَایَمُدُّ لَایَمْدُدْ لَایُمَدَّلَایُمَدِّ لَایُمَدُّ لَایُمْدَدْ الظَّرْفُ مِنْهُ مَمَدٌّ مَمَدَّانِ مَمَادُّ وَمُمَیْدٌّ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِمَدٌّ مِمَدَّانِ مَمَادُّ وَمُمَیْدٌّ مِمَدَّةٌ مِمَدَّتَانِ مَمَادُّ وَمُمَیْدَّةٌ مِمْدَادٌ مِمْدَادَانِ مَمَادِیْدُ وَمُمَیْدِیْدٌ وَمُمَیْدِیْدَةٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَکَّرِ مِنْهُ اَمَدُّ اَمَدَّانِ اَمَدُّوْنَ اَمَادُّ وَاُمَیْدٌّ وَلِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ مُدّٰی مُدَّیَانِ مُدَّیَاتٌ مُدَدٌ وَّمُدَیْدٰی۔

گردان ماضی معروف، مجہول، مضارع معروف ومجہول

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغیر
مَدَّ	مُدَّ	یَمُدُّ	یُمَدُّ	مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوئے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا (قاعدہ: مَدَّ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَدَّا	مُدَّا	يَمُدَّانِ	يُمَدَّانِ	يَمُدُّ اصل میں يَمْدُدُ تھا دو متحرک حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اور ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہے پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کیا (قاعدہ: يَمُدُّ)۔
مَدُّوْا	مُدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	يُمَدُّوْنَ	
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	مَدَدْنَ، مُدِدْنَ، يَمْدُدْنَ اور يُمْدَدْنَ میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ دوسرے حرف کا سکون لازمی ہے۔ اسی طرح کے باقی صیغوں میں بھی ادغام ممتنع ہے۔
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	يَمْدُدْنَ	يُمْدَدْنَ	
مَدَدْتَّ	مُدِدْتَّ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	
مَدَدْتُّمَا	مُدِدْتُّمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْتُّمْ	مُدِدْتُّمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ	
مَدَدْتِّ	مُدِدْتِّ	تَمُدِّيْنَ	تُمَدِّيْنَ	
مَدَدْتُّمَا	مُدِدْتُّمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْتُّنَّ	مُدِدْتُّنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	
مَدَدْتُّ	مُدِدْتُّ	اَمُدُّ	اُمَدُّ	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	

گردانیں نفی تاکید بلن، نفی جحد بلم، لام تاکید بانون ثقیلہ وخفیفہ، امر ونہی

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی
لَنْ يَمُدَّ	لَمْ يَمُدِّ، لَمْ يَمُدُّ، لَمْ يَمْدُدْ	لَيَمُدَّنَّ	لَيَمُدَّنْ	لِيَمُدِّ، لِيَمُدُّ، لِيَمْدُدْ	لَايَمُدِّ، لَايَمُدُّ، لَايَمْدُدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَنْ یَمُدَّا	لَمْ یَمُدَّا	لَیَمُدَّانِّ	×	لِیَمُدَّا	لَا یَمُدَّا
لَنْ یَمُدُّوْا	لَمْ یَمُدُّوْا	لَیَمُدُّنَّ	لَیَمُدُّنْ	لِیَمُدُّوْا	لَا یَمُدُّوْا
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدِّ، لَمْ تَمُدُّ، لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِتَمُدِّ، لِتَمُدُّ، لِتَمْدُدْ	لَاتَمُدِّ، لَاتَمُدُّ، لَاتَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	×	لِتَمُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ یَّمْدُدْنَ	لَمْ یَمْدُدْنَ	لَیَمْدُدْنَانِّ	×	لِیَمْدُدْنَ	لَا یَمْدُدْنَ
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدِّ، لَمْ تَمُدُّ، لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدِّ ، مُدُّ ، اُمْدُدْ	لَاتَمُدِّ، لَاتَمُدُّ، لَاتَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	×	مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ تَمُدُّوْا	لَمْ تَمُدُّوْا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	مُدُّوْا	لَا تَمُدُّوْا
لَنْ تَمُدِّیْ	لَمْ تَمُدِّیْ	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	مُدِّیْ	لَا تَمُدِّیْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	×	مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ	×	اُمْدُدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ
لَنْ اَمُدَّ	لَمْ اَمُدِّ، لَمْ اَمُدُّ، لَمْ اَمْدُدْ	لَاَمُدَّنَّ	لَاَمُدَّنْ	لِاَمُدِّ، لِاَمُدُّ، لِاَمْدُدْ	لَااَمُدِّ، لَااَمُدُّ، لَااَمْدُدْ
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدِّ، لَمْ نَمُدُّ، لَمْ نَمْدُدْ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدِّ، لِنَمُدُّ، لِنَمْدُدْ	لَانَمُدِّ، لَانَمُدُّ، لَانَمْدُدْ

نوٹ: لَمْ یَمْدَدْ میں اگرچہ ماقبل مضموم نہیں ہے پھر بھی ادغام کی صورت میں ضمہ پڑھنا صرفیوں کے نزدیک معروف قاعدہ طردُ اللباب کے تحت جائز ہے۔

نوٹ: لَمْ یَمُدَّ اصل میں لَمْ یَمْدُدْ تھا۔ فک ادغام (ادغام ٹوٹنے) سے لَمْ یَمْدُدْ پڑھیں گے اور ادغام کی حالت میں ماقبل کو حرکت نقل کر کے دینے کے بعد یَمُدْدْ ہوا دو ساکن جمع ہونے سے دوسرے حرف کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض کے نزدیک سب سے ہلکی حرکت فتحہ دے کر لَمْ یَمُدَّ پڑھنا چاہیے بعض کے نزدیک اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ (جب ساکن کو حرکت کی ضرورت ہو تو اسے کسرہ دیا جائے) کے تحت لَمْ یَمُدِّ پڑھنا چاہیے، بعض کے نزدیک ماقبل کی موافقت کرتے ہوئے لَمْ یَمُدُّ پڑھنا چاہیے اس لیے ادغام کی صورت میں تین طرح سے پڑھا جا سکتا ہے۔ صرفیوں کا یہ اختلاف اولویت میں ہے۔

گردان اسم فاعل ومفعول

افراد	جنس	اسم فاعل	اسم مفعول	تغیر
واحد	مذکر	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا دو حرف متحرک ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور ماقبل ان کا ساکن مدہ زائدہ ہے اس لیے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا تو مَادٌّ ہوا (قاعدہ: حَاجٌّ)۔
تثنیہ	مذکر	مَادَّانِ	مَمْدُوْدَانِ	
جمع	مذکر	مَادُّوْنَ	مَمْدُوْدُوْنَ	
واحد	مؤنث	مَادَّةٌ	مَمْدُوْدَةٌ	
تثنیہ	مؤنث	مَادَّتَانِ	مَمْدُوْدَتَانِ	
جمع	مؤنث	مَادَّاتٌ	مَمْدُوْدَاتٌ	

تنبیہ: ماد میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں پہلا الف مدہ اور دوسرا دال مدغم اس طرح دو ساکنوں کا ایک کلمہ میں جمع ہونا جائز ہے اس کو "اجتماع ساکنین علی حدہ" کہتے ہیں اگر پہلا مدہ نہ ہو یا دوسرا مدغم نہ ہو یا دو ساکنوں کا اجتماع ایک کلمہ میں نہ ہو تو اجتماع ناجائز ہوتا ہے اور اس کو "اجتماع ساکنین علی غیر حدہ" کہتے ہیں مثلاً خَفْنَ، قُلِ الْحَقَّ اصل میں اِخْوَفْنَ تھا واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر الف سے بدل دیا اب "اجتماع ساکنین علی غیر حدہ" ہوا کیونکہ دوسرا ساکن مدغم نہیں اس لیے دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا جائز نہیں چنانچہ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساکن الف کو گرا دیا اور قُلِ الْحَقَّ میں پہلے ساکن کو کسرہ دے دیا۔

مَمَدٌّ: واحد اسم ظرف اصل میں مَمْدَدٌ تھا تغیر مثل یَمُدُّ کے ہے۔

مُمَيْدٌّ: اصل میں مُمَيْدِدٌ تھا ایک جنس کے دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے ماقبل ان کا یائے تصغیر تھی اس لیے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا۔

مُدَّی: اصل میں مُدْدَی تھا ایک جنس کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا ان میں سے ساکن ہے اور دوسرا متحرک ہے لہذا پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دیا (قاعدہ: مَدٌّ)۔

نوٹ: مُدَدٌ میں اسم متحرک الاوسط ہونے کی وجہ سے ادغام ممتنع ہے۔

مضاعف کے ابواب مزید فیہ کی گردانیں

نام ابواب	افعال	استفعال	افتعال	انفعال	مفاعلہ	تفاعل	تفعیل	تفعل
مصدر ابواب	اَلْاِمْدَادُ	اَلْاِسْتِمْدَادُ	اَلْاِمْتِدَادُ	اَلْاِنْسِدَادُ	اَلْمُمَاسَّةُ	اَلتَّمَاسُّ	اَلتَّقْرِيْرُ	اَلتَّقَرُّرُ
معنی	مدد دینا	مدد چاہنا	دراز ہونا	بند ہونا	باہم ملنا	ملنا	ثابت کرنا	ثابت ہونا
ماضی معروف	اَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
مضارع معروف	يُمِدُّ	يَسْتَمِدُّ	يَمْتَدُّ	يَنْسَدُّ	يُمَاسُّ	يَتَمَاسُّ	يُقَرِّرُ	يَتَقَرَّرُ
مصدر معلوم	اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيْرًا	تَقَرُّرًا
اسم فاعل	مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
ماضی مجہول	اُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ	×	مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	×
مضارع مجہول	يُمَدُّ	يُسْتَمَدُّ	يُمْتَدُّ	×	يُمَاسُّ	يُتَمَاسُّ	يُقَرَّرُ	×
مصدر مجہول	اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	×	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيْرًا	×
اسم مفعول	مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	×	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	×
امر	اَمِدَّ	اِسْتَمِدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسِّ	تَمَاسَّ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

//	اَمْدِدْ	اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدِدْ	اِنْسَدِدْ	مَاسِسْ	تَمَاسِسْ	×	×
نہی	لَا تُمِدَّ	لَا تَسْتَمِدَّ	لَا تَمْتَدَّ	لَا تَنْسَدَّ	لَا تُمَاسَّ	لَا تَتَمَاسَّ	لَا تُقِرّْ	لَا تَتَقَرَّرْ
//	لَا تُمْدِدْ	لَا تَسْتَمْدِدْ	لَا تَمْتَدِدْ	لَا تَنْسَدِدْ	لَا تُمَاسِسْ	لَا تَتَمَاسَسْ	×	×
اسم ظرف	مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرٌّ	مُتَقَرَّرٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہموز کا بیان

مہموز کے قواعد

اگر کسی کلمہ میں قواعد مہموز کا قواعد اعلال یا ادغام سے تعارض ہو تو وہاں قاعدہ اعلال اور ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے اس لیے کہ قاعدہ جاری کرنے سے مقصود تخفیف ہوتی ہے اور اعلال و ادغام میں مہموز کی نسبت زیادہ تخفیف ہوتی ہے لہذا اسے ترجیح دی جائے گی۔ کلمہ میں اگر ایک ہمزہ ہو تو تخفیف جوازی ہوگی اور اگر دو ہمزے ہوں تو تخفیف وجوبی ہوگی۔

ایک ہمزہ کی تخفیف کے قواعد

● قاعدہ رَاسٌ: اگر ہمزہ مفردہ ساکنہ ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے جیسے رَأْسٌ سے رَاسٌ، ذِئْبٌ سے ذِیْبٌ اور بُؤْسٌ سے بُوْسٌ، یَقُوْلُ ائْذَنْ لِی سے یَقُوْلُوْذَ نْ لِیْ، یَأْمُمُ جیسی مثالوں میں قاعدہ ادغام لگا کر اسے یَؤُمُّ پڑھیں گے نہ کہ یَأْمُمُ۔

● قاعدہ مَقْرُوٌّ: جو ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل ''واؤ مدہ زائدہ'' یا ''یاء مدہ زائدہ'' یا یائے تصغیر ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور ابدال کے بعد ادغام واجب ہوتا ہے بشرطیکہ ایک کلمہ میں ہوں جیسے کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ، خَطِیَّةٌ کہ اصل میں خَطِیْئَةٌ اور اُفَیِّسٌ کہ اصل میں اُفَیْئِسٌ تھا، اِنْتَظِرْ حَوْأَبَ اور بَاعُوا أَمْوَالَهُمْ میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

● قاعدہ یَسَلُ: اگر ہمزہ متحرک غیر مدغم ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو گرانا جائز ہوتا ہے بشرطیکہ ہمزہ کا ماقبل مدہ زائدہ، نون انفعال اور یائے تصغیر نہ ہو جیسے یَسَلُ کہ اصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں یَسْئَلُ تھا اور ضَوٌ کہ اصل میں ضَوْءٌ تھا۔ قَدَ اَفْلَحَ کہ اصل میں قَدْ اَفْلَحَ تھا، اِنْتَظَرَ، سُوَیْئِلٌ، تَسَاءَ لَ اور سَئَّلَ میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

تنبیہ: رؤیت مصدر سے جتنے افعال مشتق ہوتے ہیں ان سب میں یہ قاعدہ خلاف قیاس وجوبا جاری ہوتا ہے لیکن "رُؤْیَتْ" کے اسمائے مشتقات میں یہ قاعدہ جوازی جاری ہوگا جیسے مَرْأَیٌ سے مَرَی اور مَرْئِیٌّ سے مَرِیٌّ پڑھنا بھی جائز ہے۔

● قاعدہ جُوَنٌ، کُفُوًا: اگر ہمزہ مفتوح ہو اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے: کُفُوًا ھُزُوًا، سُوَالٌ یَجِیْنِیْ وَخْمَدُ، غُلَامُ وَخْمَدَ یُوَاخِذُ کہ اصل میں کُفُوًا ھُزُؤًا، سُؤَالٌ، یَجِیْئُنِیْ اَحْمَدُ، غُلَامُ اَحْمَدَ اور یُؤَاخِذُ تھے۔

فائدہ: قاری حفص کی قراءت میں کُفُوًا، ھُزُوًا تبدیل شدہ حالت میں پڑھے اور لکھے گئے ہیں اور قاری ورش کی قراءت میں یہ دونوں الفاظ اپنی اصل حالت میں ہیں یعنی کُفُؤًا اور ھُزُؤًا۔

● قاعدہ سَئِمَ: جو ہمزہ منفردہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل بھی متحرک ہو تو اس میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔

بین بین قریب کی تعریف: ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور اس حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ ہو مثلاً سَئِمَ کو سَیِمَ اور سَاِمَ کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے۔

بین بین بعید کی تعریف: ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور اس حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کے موافق ہو مثلاً مُسْتَهْزِؤُنَ کو مُسْتَهْزِیُوْنَ اور مُسْتَهْزِؤُنَ کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

● الف مَفَاعِلُ کے بعد اگر ہمزہ یا سے پہلے واقع ہو تو وہ ہمزہ یائے مفتوحہ سے بدل جاتا ہے اور یا کو الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے خطایا (خَطِیْئَۃٌ کی جمع) یہ اصل میں خَطَایِءُ تھا یاء بقاعدہ رَسَائِلُ الف جمع کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ ہوگئی تو یہ خطَاءِءٌ ہوگیا پھر دوسرے ہمزہ کو قاعدہ جَاءٍ کے تحت یاء سے بدل دیا تو یہ خطَائِیٌ بن گیا پھر اس قاعدہ سے ہمزہ ی اور ی الف سے بدل گیا تو خَطَایَا بن گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَطَایَا کی تعلیل: اس کی تعلیل کے بارے میں دو قول ہیں ایک اوپر مذکور ہوا دوسرا درج ذیل ہے:

■ شیخ عبداللہ بسام کے نزدیک اصل میں خطائِیُ تھا۔ جمع میں ہمزہ کو فتح دے دیا تو یہ خطائَیُ بن گیا پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء کو الف سے بدل دیا تو یہ خَطَائَا ہو گیا۔ پھر یہاں دو الفوں کے درمیان ہمزہ کا آنا مکروہ ہے تو ہمزہ کو یاء سے بدل دیا گیا تو یہ خَطَایَا بن گیا۔ [1]

دو ہمزوں کی تخفیف کے قواعد

جب ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہو جائیں تو اس کی تخفیف کے مندرجہ ذیل قواعد ہیں:

1. قاعدہ آمَنَ واُوْمِنَ: جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے: آمَنَ کہ اصل میں أَأْمَنَ اور اُوْمِنَ کہ اصل میں أُؤْمِنَ تھا اور اِیْمَانًا کہ اصل میں اِئْمَانًا تھا۔

فائدہ: كُلْ، خُذْ، مُرْ کہ اصل میں أُؤْكُلْ، أُؤْخُذْ اور أُؤْمُرْ تھے ان تینوں کو قیاس کے مطابق اُوْكُلْ اُوْخُذْ اور اُوْمُرْ ہونا چاہیے تھا لیکن ان میں دوسرے ہمزہ یعنی نفسِ کلمہ کے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف کر دیا گیا ہے پھر مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی تو اسے بھی حذف کر دیا گیا۔ یہ كُلْ، خُذْ، مُرْ رہ گئے۔ كُلْ اور خُذْ میں یہ حذف وجوبی ہے اور مُرْ میں حذف جوازی ہے لیکن جب مُرْ کا لفظ شروع کلام میں ہو تو ہمزہ کا حذف فصیح ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: مُرُوْا صِبْيَانَكُم بالصلوة، مُرُوا اَبَا بَكْرٍ۔ اور جب وسط کلام میں ہو تو ہمزہ کو باقی رکھنا فصیح ہے: وَ أْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ۔ صاحب علم الصیغہ نے اپنے استاد کے حوالہ سے اس جیسے صیغوں کو قیاس کے مطابق قرار دیا ہے کہ ان صیغوں میں قلب مکانی ہوئی ہے وہ اس طرح کہ فاء کو عین کی جگہ رکھ دیا گیا ہے چنانچہ اُكْؤُلْ، اُخْؤُذْ، اور اُمْؤُرْ ہو گئے تو پھر يَسَلُ کے قاعدے سے ہمزہ کو گرا دیا اور ہمزہ وصلی کو بھی عدم ضرورت کی وجہ سے گرا دیا۔

2. قاعدہ جَاءٍ: جب دو ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو

[1] توضیح الاحکام من بلوغ المرام 164/2۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاء سے بدلنا واجب ہوتا ہے جیسے جَاءٍ کہ اصل میں جَایِئٌ تھا۔

جَاءٍ کی تعلیل: یاء فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہوئی تو اس کو بقاعدہ قایِل ہمزہ سے بدل دیا تو یہ جاءِءٌ ہوگیا تو پھر اس قاعدہ کے تحت دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو یہ جَائِیٌ ہوگیا۔ اب لام کلمہ میں یاء حرف علت مضموم ہے اس کا ماقبل مکسور ہے اس کے بعد واؤ نہیں ہے تو یاء کی حرکت کو گرا دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو بھی گرا دیا (قاعدہ رَضُوا) (پھر جاءِ نْ) جاءٍ ہوگیا۔

فائدہ: أَئِمَّةٌ میں اس قاعدہ کو جوازی طور پر جاری کیا گیا ہے وجوبی طور پر جاری نہ ہونے کی دو وجہیں ہیں:

- بعض صرفیوں کے نزدیک اس میں جوازی قاعدہ اس لیے ہے کہ یہ قرآن میں جہاں بھی آیا ہے اسی طرح بغیر تخفیف کے استعمال ہوا ہے اگر أَئِمَّةٌ کے اندر یہ قاعدہ وجوبا جاری ہوتا تو ضرور قرآن میں أَیِمَّة لکھا جاتا جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔
- بعض کے نزدیک أَئِمَّةٌ میں ہمزہ ثانی کی حرکت عارضی ہے جس کو صرفی سکون شمار کرتے ہیں اور قاعدہ وجوبی جاری ہونے کے لیے حرکت لازمی کا ہونا ضروری ہے اور أَئِمَّةٌ کہ اصل میں أَئْمِمَةٌ تھا۔ یہاں مضاعف کا قاعدہ لگنے کی وجہ سے مہموز کا قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ اصول ہے کہ جہاں مضاعف اور مہموز کے قواعد میں تعارض آجائے تو وہاں مضاعف کے قواعد کو ترجیح دی جائے گی۔
- قاعدہ اَوَادِمُ: جب دو ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے اَوَادِمُ اصل میں أَأَادِمُ تھا۔ أُوَمِّلُ کہ اصل میں أُأَمِّلُ تھا۔ اور أَوُمٌّ کہ اصل میں أَأُمٌّ تھا۔

فائدہ: أُكْرِمُ واحد متکلم مضارع معروف از باب افعال اصل میں أُأَكْرِمُ تھا۔ اس میں قاعدہ جاری نہ ہونے کی دو وجہیں ہیں:

- اس میں کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا اور اب صرف ایک ہمزہ باقی بچا اور قاعدہ میں دو ہمزہ کا ہونا شرط ہے لہذا یہاں بھی مہموز کا قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔
- دوسرے ہمزہ کو اس وقت واؤ سے بدلا جاتا ہے جب وہ اصلی ہو یہاں دوسرا ہمزہ زائد ہے اس لیے قاعدہ جاری نہیں کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

● قاعدہ اَلْحَسَنُ، آنْتُمْ: ہمزہ استفہام جب ہمزہ وصلی مفتوحہ پر داخل ہو تو اس ہمزہ کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے التقائے ساکنین کو باقی رکھتے ہوئے، جیسے: آلْحَسَنُ کہ اصل میں أَأَلْحَسَنُ تھا اور آلْآنَ کہ اصل میں أَأَلْآنَ تھا۔

اور اگر ہمزہ استفہام ایسے ہمزہ مفتوحہ پر داخل ہو جو کہ اصل نہ ہو تو ایسے ہمزہ کو الف سے بدلنا جائز ہے، جیسے: أَأَنْتُمْ کو أَانْتُمْ پڑھنا۔ لیکن اسے اَوَادِمُ کے قاعدہ کے تحت أَوَنْتُمْ پڑھنا بھی جائز ہے۔

ابواب مہموز

مجرد کے ابواب: مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے چار ابواب سے اور مہموز العین اور مہموز اللام تین تین ابواب سے آتے ہیں۔

مہموز کی گردان عموماً صحیح کی طرح آتی ہے ابواب ذیل کی صرف صغیر کو صحیح کے قیاس پر گردان کریں۔

مہموز کی قسم	مہموز الفاء				مہموز العین			مہموز اللام		
بروزن	نَصَرَ يَنْصُرُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ
مصادر ابواب	اَلْاَمْرُ	اَلْاَدْبُ	اَلْاَدَبُ	اَلْاَمْنُ	اَلسُّؤَال	اَللُّؤْمُ	اَلْيَأْسُ	اَلْقِرَاءَةُ	اَلْجُرْأَةُ	اَلصَّدَءُ
معنی	حکم دینا	کھانا کھلانا	زیرک ہونا	بے خوف ہونا	مانگنا	کم ظرف ہونا	ناامید ہونا	پڑھنا	دلیر ہونا	زنگ لگنا
ماضی معلوم	اَمَرَ	اَدَبَ	اَدُبَ	اَمِنَ	سَأَلَ	لَؤُمَ	يَئِسَ	قَرَأَ	جَرُءَ	صَدِئَ
مضارع معلوم	يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدُبُ	يَأْمَنُ	يَسْأَلُ	يَلْؤُمُ	يَيْئَسُ	يَقْرَأُ	يَجْرُءُ	يَصْدَئُ
مصدر معلوم	اَمْرًا	اَدْبًا	اَدْبًا	اَمْنًا	سُؤَالًا	لُؤْمًا	يَئْسًا	قِرَاءَةً	جُرْءَةً	صَدْءً
اسم فاعل	آمِرٌ	آدِبٌ	اَدِيْبٌ	آمِنٌ	سَائِلٌ	لَئِيْمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيْءٌ	صَدِيْءٌ
ماضی مجہول	اُمِرَ	اُدِبَ	×	اُمِنَ	سُئِلَ	×	×	قُرِءَ	×	×

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضارع مجہول	يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ	×	يُؤْمَنُ	يُسْأَلُ	×	×	يُقْرَأُ	×	×
مصدر مجہول	أَمْرًا	اَدْبًا	×	اَمْنًا	سُؤَالًا	×	×	قِرَاَءَةً	×	×
اسم مفعول	مَأْمُوْرٌ	مَأْدُوْبٌ	×	مَأْمُوْنٌ	مَسْئُوْلٌ	×	×	مَقْرُوْءٌ	×	×
امر	مُرْ	اِيْدِبْ	اُوْدُبْ	اِيْمَنْ	اِسْئَلْ	اُلْؤُمْ	اِيْأَسْ	اِقْرَأْ	اُجْرُءْ	اِصْدَءْ
نہی	لَا تَأْمُرْ	لا تَأْدِبْ	لَا تَأْدُبْ	لَا تَأْمَنْ	لا تَسْئَلْ	لَاتَلْؤُمْ	لَاتَيْأَسْ	لَاتَقْرَأْ	لا تَجْرُءْ	لا تَصْدَءْ
ظرف	مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ	مَسْأَلٌ	مَلْئَمٌ	مَيْأَسٌ	مَقْرَءٌ	مَجْرَءٌ	مَصْدَءٌ
اسم آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ	مِسْأَلٌ	مِلْئَمٌ	مِيْأَسٌ	مِقْرَءٌ	مِجْرَءٌ	مِصْدَءٌ
اسم تفضیل	آمَرُ	آدَبُ	آدَبُ	آمَنُ	أَسْئَلُ	أَلْأَمُ	أَيْئَسُ	أَقْرَءُ	اَجْرَءُ	اَصْدَءُ

نوٹ: مذکورہ گردانوں کے اسماء وافعال میں قواعد مہموز مندرجہ ذیل طریقے سے جاری ہوں گے:

■ مہموز الفاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَاسٌ، مضارع مجہول میں بُوسٌ اور اسم آلہ میں ذِيْبٌ کا قاعدہ جاری کرنا جائز ہے مگر مضارع معروف ومجہول کے واحد متکلم اور اسم تفضیل میں قاعدہ اٰمَنَ لاگوکرنا ضروری ہے۔

امر حاضر معروف کے صیغوں میں قاعدہ اُوْمِنَ وَ اِيْمَانًا جاری ہوگا مثلا باب أَدَبَ ، يَأْدِبُ سے اِيْدِبْ اور باب اَدَبَ يَأْدُبُ سے اُوْدُبْ

نوٹ: مہموز کے جن ابواب میں جوازی قواعد جاری ہوتے ہیں اساتذہ کو چاہیے کہ طلباء کو ان ابواب کی دونوں طرح گردان یادکروائیں قواعد لگا کر بھی اور بغیر قواعد کے بھی ذیل میں چند ابواب کی صرف صغیراور چند گردانیں صرف کبیر کی لکھی جاتی ہیں۔

صرف صغیر مہموز الفاء از باب نصر ینصر قاعدہ کے بغیر

اَمَرَيَأْمُرُ اَمْرًا فَهُوَ آمِرٌ وَاُمِرَ يُؤْمَرُ اَمْرًا فَذَاكَ مَأْمُوْرٌ لَمْ يَأْمُرْلَمْ يُؤْمَرْ لَايَأْمُرُ لَايُؤْمَرُ لَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَأْمُرُ لَنْ يُؤْمَرَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ مُرْ لِتُؤْمَرْ لِيَأْمُرْ لِيُؤْمَرْ وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَأْمُرْ لَاتُؤْمَرْ لَايَأْمُرْ لَايُؤْمَرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَأْمَرٌ مَأْمَرَانِ مَآمِرُ وَمُؤَيْمِرٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِأْمَرٌ مِأْمَرَانِ مَآمِرُو مُؤَيْمِرٌ مِأْمَرَةٌ مِأْمَرَتَانِ مَآمِرُ وَمُؤَيْمِرَةٌ مِأْمَارٌ مِأْمَارَانِ مَآمِيْرُ وَمُؤَيْمِيْرٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ اٰمَرُ اٰمَرَانِ اٰمَرُوْنَ اَوَامِرُ وَاُوَيْمِرٌ وَلِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ اُمْرٰى اُمْرَيَانِ اُمْرَيَاتٌ اُمَرٌ وَاُمَيْرٰى ۔

صرف صغیر مہموز الفاء از باب نصر ینصر قاعدہ کے ساتھ

اَمَرَ يَامُرُ اَمْرًا فَهُوَ اٰمِرٌ وَاُمِرَ يُؤْمَرُ اَمْرًا فَذَاكَ مَامُوْرٌ لَمْ يَامُرْ لَمْ يُؤْمَرْ لَايَامُرُ لَايُؤْمَرُ لَنْ يَامُرَ لَنْ يُؤْمَرَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ مُرْ لِتُؤْمَرْ لِيَامُرْ لِيُؤْمَرْ وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَامُرْ لَاتُؤْمَرْ لَايَامُرْ لَايُؤْمَرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَامَرٌ مَامَرَانِ مَآمِرُ وَمُوَيْمِرٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِيْمَرٌ مِيْمَرَانِ مَآمِرُو مُوَيْمِرٌ مِيْمَرَةٌ مِيْمَرَتَانِ مَآمِرُ وَمُوَيْمِرَةٌ مِيْمَارٌ مِيْمَارَانِ مَآمِيْرُ وَمُوَيْمِيْرٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ اٰمَرُ اٰمَرَانِ اٰمَرُوْنَ اَوَامِرُ وَاُوَيْمِرٌ وَلِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ اُمْرٰى اُمْرَيَانِ اُمْرَيَاتٌ اُمَرٌ وَاُمَيْرٰى ۔

نوٹ: اگر سوال کیا جائے کہ بغیر قاعدہ کے سناؤ تو گردان کے وہ صیغے جن میں وجوبی قاعدہ جاری ہوتا ہو وہاں قاعدہ لگا کر سنائیں مثلاً۔

گردان فعل مضارع معلوم قاعدہ کے بغیر

يَأْمُرُ يَأْمُرَانِ يَأْمُرُوْنَ تَأْمُرُ تَأْمُرَانِ يَأْمُرْنَ تَأْمُرُ تَأْمُرَانِ تَأْمُرُوْنَ تَأْمُرِيْنَ تَأْمُرَانِ تَأْمُرْنَ آمُرُ نَأْمُرُ.

گردان فعل مضارع معلوم قاعدہ کے ساتھ

يَامُرُ يَامُرَانِ يَامُرُوْنَ تَامُرُ تَامُرَانِ يَامُرْنَ تَامُرُ تَامُرَانِ تَامُرُوْنَ تَامُرِيْنَ تَامُرَانِ تَامُرْنَ آمُرُ نَامُرُ.

باب اَمَرَ يَأْمُرُ سے امر خلاف قیاس مُرْ آتا ہے۔ گردان مندرجہ ذیل ہیں:

جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد	نوع
مؤنث			مذکر			صیغے
مُرْنَ	مُرَا	مُرِىْ	مُرُوْا	مُرَا	مُرْ	امر حاضر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بانون تاکید ثقیلہ	مُرَنَّ	مُرَانِّ	مُرُنَّ	مُرِنَّ	مُرَانِّ	مُرْنَانِّ
بانون تاکید خفیفہ	مُرَنْ	×	مُرُنْ	مُرِنْ	×	×

صرف صغیر مہموز العین از باب فَتَحَ یَفْتَحُ قاعدہ کے بغیر

سَأَلَ یَسْأَلُ سُؤَالًا فَهُوَ سَائِلٌ وَسُئِلَ یُسْئَلُ سُؤَالًا فَذَاكَ مَسْؤُوْلٌ لَمْ یَسْئَلْ لَمْ یُسْئَلْ لَایَسْئَلُ لَایُسْئَلُ لَنْ یَسْئَلَ لَنْ یُسْئَلَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْئَلْ لِتُسْئَلْ لِیَسْئَلْ لِیُسْئَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَسْئَلْ لَاتُسْئَلْ لَایَسْئَلْ لَایُسْئَلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَسْئَلٌ مَسْئَلَانِ مَسَائِلُ وَمُسَیْئِلٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِسْئَلٌ مِسْئَلَانِ مَسَائِلُ وَمُسَیْئِلٌ مِسْئَلَةٌ مِسْئَلَتَانِ مَسَائِلُ وَمُسَیْئِلَةٌ مِسْأَلٌ مِسْأَلَانِ مَسَائِیْلُ وَمُسَیْئِیْلٌ وَاَفْضَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ اَسْأَلُ اَسْأَلَانِ اَسْأَلُوْنَ اَسَائِلُ وَاُسَیْئِلُ وَلِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ سُئْلٰى سُئْلَیَانِ سُئْلَیَاتٌ سُئَلٌ سُئَیْلٰى .

صرف صغیر مہموز العین از باب فَتَحَ یَفْتَحُ قاعدہ کے ساتھ

سَالَ یَسَلُ سُوَالًا فَهُوَ سَائِلٌ وَسُأَلَ یُسَلُ سُوَالًا فَذَاكَ مَسُوْلٌ لَمْ یَسَلْ لَمْ یُسَلْ لَایَسَلُ لَایُسَلُ لَنْ یَسَلَ لَنْ یُسَلَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ سَلْ لِتُسَلْ لِیَسَلْ لِیُسَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَسَلْ لَاتُسَلْ لَایَسَلْ لَایُسَلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَسَلٌ مَسَلَانِ مَسَائِلُ وَمُسَیِّلٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِسَلٌ مِسَلَانِ مَسَائِلُ وَمُسَیِّلٌ مِسَلَةٌ مِسَلَتَانِ مَسَائِلُ وَمُسَیِّلَةٌ مِسَالٌ مِسَالَانِ مَسَائِیْلُ وَمُسَیِّیْلٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ اَسَلُ اَسَلَانِ اَسَلُوْنَ اَسَائِلُ وَاُسَیِّلٌ وَلِلْمُؤَنَّثِ مِنْهُ سُوْلٰى سُوْلَیَانِ سُوْلَیَاتٌ سُوَلٌ وَ سُوَیْلٰى .

۞ مہموز العین کے مضارع، اسم مفعول ور امر حاضر میں قاعدہ یَسَلُ جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدہ کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائے گا مثلاً باب سَأَلَ یَسْئَلُ سے سَلْ گردان درج ذیل ہے:

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
امر حاضر	سَلْ	سَلَا	سَلُوْا	سَلِیْ	سَلَا	سَلْنَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نون ثقیلہ	سَلَنَّ	سَلَانِّ	سَلُنَّ	سَلِنَّ	سَلَانِّ	سَلْنَانِّ
نون خفیفہ	سَلَنْ		سَلُنْ	سَلِنْ		

■ مہموز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں قاعدہ رَأْسٌ جاری ہوگا اور اسم مفعول میں قاعدہ مَقْرُوٌّ جاری ہوگا۔

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

نام الابواب	افعال	افتعال	استفعال	تفعیل	مفاعلہ	تفعّل	تفاعل
مصادر ابواب	اَلْاِیْمَانُ	اَلْاِیْتِمَارُ	اَلْاِسْتِیْذَانُ	اَلتَّبْرِئَةُ	اِلْمُؤَاخَذَةُ	اَلتَّأَثُّرُ	اَلتَّفَاؤُلُ
معنی	ایمان لانا	حکم دینا	اجازت لینا	بری کرنا	پکڑنا	پیروی کرنا	فال لینا
ماضی معروف	آمَنَ	اِیْتَمَرَ	اِسْتَأْذَنَ	بَرَّأَ	آخَذَ	تَأَثَّرَ	تَفَاءَلَ
مضارع معروف	یُؤْمِنُ	یَأْتَمِرُ	یَسْتَأْذِنُ	یُبَرِّئُ	یُؤَاخِذُ	یَتَأَثَّرُ	یَتَفَاءَلُ
مصدر	اِیْمَانًا	اِیْتِمَارًا	اِسْتِیْذَانًا	تَبْرِئَةً	مُؤَاخَذَةً	تَأَثُّرًا	تَفَاؤُلًا
اسم فاعل	مُؤْمِنٌ	مُؤْتَمِرٌ	مُسْتَأْذِنٌ	مُبَرِّئٌ	مُؤَاخِذٌ	مُتَأَثِّرٌ	مُتَفَائِلٌ
ماضی مجہول	اُوْمِنَ	اُوْتُمِرَ	اُسْتُئْذِنَ	بُرِّئَ	اُوْخِذَ	تُؤُثِّرَ	تُفُوْئِلَ
مضارع مجہول	یُؤْمَنُ	یُؤْتَمَرُ	یُسْتَأْذَنُ	یُبَرَّأُ	یُؤَاخَذُ	یُتَأَثَّرُ	یُتَفَاءَلُ
مصدر	اِیْمَانًا	اِیْتِمَارًا	اِسْتِیْذَانًا	تَبْرِئَةً	مُؤَاخَذَةً	تَأَثُّرًا	تَفَاؤُلًا
اسم مفعول	مُؤْمَنٌ	مُؤْتَمَرٌ	مُسْتَأْذَنٌ	مُبَرَّأٌ	مُؤَاخَذٌ	مُتَأَثَّرٌ	مُتَفَاءَلٌ
امر	آمِنْ	اِیْتَمِرْ	اِسْتَأْذِنْ	بَرِّئْ	آخِذْ	تَأَثَّرْ	تَفَاءَلْ
نہی	لَا تُؤْمِنْ	لَا تَأْتَمِرْ	لَا تَسْتَأْذِنْ	لَا تُبَرِّئْ	لَا تُؤَاخِذْ	لَا تَتَأَثَّرْ	لَا تَتَفَاءَلْ
اسم ظرف	مُؤْمَنٌ	مُؤْتَمَرٌ	مُسْتَأْذَنٌ	مُبَرَّأٌ	مُؤَاخَذٌ	مُتَأَثَّرٌ	مُتَفَاءَلٌ

نوٹ: صرف باب افعال ، افتعال اور استفعال میں تخفیف کے احکام جاری ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ مہموز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاء سے ہوں ان کے احکام مہموز از مجرد کی طرح ہیں، یعنی کہیں ضروری اور کہیں جائز مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی، امر اور مصدر میں وجوبی اور مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی ہوتی ہے۔

فائدہ: مہموز کے صیغوں میں پیش آنے والی چند اہم تعلیلات ذیل میں بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہیں:

1. یَسَلُ: اصل میں یَسْأَلُ تھا ہمزہ متحرک اس کا ماقبل صحیح ساکن اس لیے ہمزہ کی حرکت جوازاً نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا۔ (قاعدہ یَسَلُ)
2. یَامُرُ: اصل میں یَأْمُرُ تھا ہمزہ ساکن ماقبل اس کا مفتوح اس لیے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت الف سے بدل دیا تو یَامُرُ بن گیا۔ (قاعدہ رَاسٌ)
3. أُمُرْ: اصل میں أُأْمُرْ تھا دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوئے دوسرا ساکن اور پہلا متحرک ہے اس لیے دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق وجوباً حرف علت الف سے بدل دیا۔ (قاعدہ آمَنَ)
4. مُرْ: اصل میں أُأْمُرْ تھا دوسرے ہمزہ کو خلاف قیاس گرا دیا ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی تو اسے بھی گرا دیا۔
5. مَسَلٌ: اصل میں مَسْئَلٌ تھا تعلیل مثل یَسَلُ کے۔
6. مُسَیِّلٌ: اصل میں مُسَیْئِلٌ تھا ہمزہ متحرک ماقبل اس کا یائے تصغیر اس لیے ہمزہ کو جوازاً ماقبل کی جنس سے بدل کر اس میں ادغام کر دیا۔ (قاعدہ مَقْرُوٌّ)
7. أَوَامِرُ: (جو کہ آمِرٌ اسم فاعل کی جمع ہے) اصل میں أَأَمِرُ تھا دو متحرک ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور ان میں سے کوئی بھی مکسور نہیں ہے تو دوسرے ہمزہ کو وجوباً واو سے بدل دیا۔ (قاعدہ أَوَادِمُ)
8. یُوَاخِذُ، مُوَاخَذَةٌ: اصل میں یُؤَاخِذُ اور مُؤَاخَذَةٌ تھے ہمزہ منفردہ مفتوحہ بعد ضمہ کے جوازاً واو سے بدل گیا۔ (قاعدہ جُوَنٌ)
9. قُرِیَ: اصل میں قُرِأَ تھا ہمزہ منفردہ مفتوحہ کو بعد کسرہ کے جوازاً ی سے بدل دیا۔ (قاعدہ مِیَرٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخلوط کے ابواب

جن ابواب میں ہفت اقسام کی ایک سے زائد قسمیں پائی جائیں ان کو مخلوط کے ابواب کہتے ہیں جن کی مندرجہ ذیل تیرہ قسمیں ہیں: 1 مہموز الفاء 2 مہموز العین 3 مہموز اللام 4 مثال واوی 5 مثال یائی 6 اجوف واوی 7 اجواف یائی 8 ناقص واوی 9 ناقص یائی 10 لفیف مفروق 11 لفیف مقرون 12 مضاعف ثلاثی 13 مضاعف رباعی۔

مذکورہ اقسام میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے بہت سی اقسام بنتی ہیں۔ جن میں سے کثیر الاستعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1 مہموز الفاء و اجوف یائی: جس کے فاء کلمہ میں ہمزہ اور عین کلمہ میں حرف علت ی ہو مثلا باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَدَ یَئِیْدُ اَیْدًا (قوی ہونا) بروزن بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا۔

2 مہموز الفاء و اجوف واوی: جس کے فاء کلمہ میں ہمزہ اور عین کلمہ میں حرف علت واؤ ہو مثلا نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَبَ یَئُوْبُ اَوْبًا (رجوع کرنا) بروزن قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا۔

نوٹ: ہمزہ میں قواعد مہموز اور واؤ میں قواعد معتل جاری ہوں گے اور جس جگہ مہموز اور معتل کے قواعد میں تعارض واقع ہو وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی مثلاً یَأْوُبُ میں قاعدہ رَاسٌ کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدلنا چاہیے اور یقول کے مطابق واؤ کی حرکت ماقبل کو دینی چاہیے تو قاعدہ معتل کو ترجیح دیتے ہوئے یَؤُوْبُ کہا جائے گا۔

3 مہموز الفاء و ناقص واوی: جس کلمہ کے فاء کلمہ میں ہمزہ اور لام کلمہ میں واؤ ہو مثلا نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلَا یَأْلُوْ اَلْوًا (کوتاہی کرنا) بروزن دَعَا یَدْعُوْ۔

4 مہموز الفاء و ناقص یائی: جس کلمہ کے فاء کلمہ میں ہمزہ اور لام کلمہ میں ی ہو مثلا ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَتٰی یَأْتِیْ اِتْیَانًا بروزن رَمٰی یَرْمِیْ اور فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَبٰی یَأْبٰی اِبَآءً (انکار کرنا)۔

5 مہموز الفاء ولفیف مفروق: جس لفظ کے فاء کلمہ میں ہمزہ اور عین و لام کلمہ میں حرف علت ہو مثلا ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَوٰی یَأْوِیْ اُوِیًّا (پناہ لینا) بروزن طَوٰی یَطْوِیْ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ مہموز العین و مثال واوی: جس لفظ کے عین کلمہ میں ہمزہ اور فاء کلمہ میں حرف علت ''وْ'' ہو مثلاً ضَرَبَ یَضْرِبُ سے وَأَدَ یَئِدُ وَأْدًا (زندہ درگور کرنا) بروزن وَعَدَ یَعِدُ۔

⑦ مہموز العین و ناقص یائی: جس کے عین کلمہ میں ہمزہ اور لام کلمہ میں ی ہو مثلاً فَتَحَ یَفْتَحُ سے رَأَیٰ یَرَیٰ رُؤْیَۃً (دیکھنا/جاننا)۔فعل مضارع میں قاعدہ یَسَلُ (خلاف قیاس) وجوبا جاری ہوگا اور اسم مفعول مَرْئِیٌّ، اسم ظرف مَرْئًی اور اسم آلہ مِرْأَۃٌ میں قاعدہ یَسَلُ جوازا جاری ہوگا۔

⑧ مہموز العین ولفیف مفروق: جس کے عین کلمہ میں ہمزہ اور فاء و لام کلمہ میں حرف علت ہو مثلا ضَرَبَ یَضْرِبُ سے وَأَیٰ یَئِیْ وَأْیًا (وعدہ کرنا) بروزن وَقَیٰ یَقِیْ۔

⑨ مہموز اللام و اجوف یائی: جس کے لام کلمہ میں ہمزہ اور عین کلمہ میں یاء ہو مثلا ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جَاءَ یَجِیْءُ مَجِیْئًا (آنا) بروزن بَاعَ یَبِیْعُ اور فَتَحَ یَفْتَحُ سے شَاءَ یَشَاءُ مَشِیْئَۃً (چاہنا)۔

⑩ مہموز الفاء و مضاعف: جس کے فاء کلمہ میں ہمزہ اور عین و لام کلمہ ایک جنس کے ہوں جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ سے أَمَّ یَؤُمُّ إِمَامَۃً (امام ہونا) بروزن مَدَّ یَمُدُّ۔

نوٹ: جب ادغام اور تخفیف ہمزہ کے قاعدے میں تعارض واقع ہو جائے تو ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے اس بناء پر مذکورہ باب میں مضاعف کے قاعدے جاری ہوں گے چنانچہ أَؤَمُّ اسم تفضیل میں قاعدہ یَمُدُّ جاری ہوگا قاعدہ أُمِنَ جاری نہیں ہوگا البتہ ادغام کے بعد دو ہمزے متحرک جمع ہونے کی وجہ سے دوسرے ہمزے کو واؤ سے بدل دیں گے مثلا اَوَمُّ۔

⑪ مثال واوی و مضاعف: جس کے فاء کلمہ میں واؤ اور عین و لام ہم جنس ہوں مثلا سَمِعَ یَسْمَعُ سے وَدَّ یَوَدُّ وَدًّا (دوست رکھنا) بروزن مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا۔

نوٹ: مخلوط کے ابواب کی صرف صغیر میں عام طور پر طلباء کو بہت مشکل پیش آتی ہے اس لیے ایک باب کی صرف صغیر بطور نمونہ لکھی جاتی ہے چونکہ درج ذیل باب مہموز العین بھی ہے اور ناقص یائی بھی اس لیے اس کے بعض مقامات پر قواعد مہموز جوازی طور پر جاری ہوں گے اس لیے پہلے بغیر قاعدہ کے لکھی جاتی ہے پھر قاعدہ کے ساتھ لیکن جہاں قاعدہ وجوبی ہوگا وہاں بہر صورت قاعدہ جاری ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین و ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ

رَأٰی یَرٰی رُؤْیَۃً فَھُوَ رَاءٍ وَ رُئِیَ یُرٰی رُؤْیَۃً فَذَاکَ مَرْئِیٌّ لَمْ یَرَ لَمْ یُرَ لَا یَرٰی لَا یُرٰی لَنْ یَرٰی لَنْ یُرٰی اَلْاَمْرُ مِنْہُ رَ لِتَرَ لِیَرَ لِیُرَ وَ النَّھْیُ عَنْہُ لَا تَرَ لَا تُرَ لَا یَرَ لَا یُرَ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَرْأًی مَرْئَیَانِ مَرَاءٍ وَ مُرْئًی وَ الْاٰلَۃُ مِنْہُ مِرْأًی مِرْئَیَانِ مَرَاءٍ وَ مُرْئًی مِرْأَۃٌ مِرْأَتَانِ مَرَاءٍ وَ مُرَیْئِیَۃٌ مِرْآءٌ مِرْآآنِ مَرَائِیُّ وَ مُرَیْئِیٌّ وَ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَکَّرِ مِنْہُ اَرْأٰی اَرْئَیَانِ اَرْئَوْنَ اَرَاءٍ وَ اُرَیْءٍ وَ لِلْمُؤَنَّثِ مِنْہُ رُؤْیٰ رُؤْیَیَانِ رُؤْیَیَاتٌ رُؤًی وَ رُؤَیٌّ۔

صرف صغیر از باب مذکور بالتخفیف جوازا

رَأٰی یَرٰی رُؤْیَۃً فَھُوَ رَاءٍ وَ رُئِیَ یُرٰی رُؤْیَۃً فَذَاکَ مَرِیٌّ لَمْ یَرَ لَمْ یُرَ لَا یَرٰی لَا یُرٰی لَنْ یَرٰی لَنْ یُرٰی اَلْاَمْرُ مِنْہُ رَ لِتَرَ لِیَرَ لِیُرَ وَ النَّھْیُ عَنْہُ لَا تَرَ لَا تُرَ لَا یَرَ لَا یُرَ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَرًی مَرَیَانِ مَرَاءٍ وَ مُرَیٌّ وَ الْاٰلَۃُ مِنْہُ مِرًی مِرَیَانِ مَرَاءٍ وَ مُرَیٌّ مِرَاۃٌ مِرَاتَانِ مَرَآءٍ وَ مُرَیِّیَۃٌ مِرَآءٌ مِرَآءَانِ مَرَآئِیُّ وَ مُرَیِّیٌّ وَ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَکَّرِ مِنْہُ اَرٰی اَرَیَانِ اَرَوْنَ اَرَاءٍ وَ اُرَیٍّ وَ لِلْمُؤَنَّثِ مِنْہُ رُؤْیٰ رُؤْیَیَانِ رُؤْیَیَاتٌ رُؤًی وَ رُؤَیٌّ۔

طالب علمی کے دور کا ایک دلچسپ واقعہ

جس دور میں ہم مدرسہ دارالحدیث المحمدیہ میں زیر تعلیم تھے غالبًا میں متوسط کلاس کا طالب علم تھا سالانہ امتحان کے موقع پر استاد محترم پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی صاحب ﷾ امتحانی پرچہ جات کی مارکنگ کے لیے تشریف لایا کرتے تھے اسی دوران ایک دن بعد نماز مغرب طلباء پرانی عیدگاہ کے صحن میں کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک ہمارے ممتحن صاحب تشریف لائے اور پوچھنے لگے کہ آج سالن میں کیا پکا ہے ہم نے بتایا کہ آلو پوچھنے لگے کہ پھر بتاؤ کہ آلو کیا صیغہ ہے بڑی سوچ بچار کے بعد میں نے ایک صیغہ بتا دیا فرمانے لگے کہ ایک اور بھی ہے تھوڑے سے توقف کے بعد میں نے دوسرا صیغہ بھی بتا دیا فرمانے لگے کہ ایک اور صیغہ بھی ہے ہم نے کہا کہ استاد محترم آپ مذاق نہ کریں فرمانے لگے کہ ہاں ایک اور صیغہ بھی ہے کچھ سوچ و بچار کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد میں نے تیسرا صیغہ بھی بتا دیا پھر انھوں نے اپنا واقعہ سنایا کہ جب میں اس مدرسہ میں طالب علم تھا ایک دفعہ استاد محترم اللہ یار صاحب نے مجھے آلو لینے کے لیے بھیجا جب میں آلو لے کر مدرسہ میں پہنچا تو اچانک آگے بڑے استاد حضرت الاستاد مولانا سلطان محمود رحمۃ اللہ آ گئے انھوں نے پوچھا رومال میں کیا ہے میں نے کہا کہ آلو پس فرمانے لگے بتاؤ کہ آلو کیا صیغہ ہے آج جس انداز میں میں نے آپ طلباء سے سوال کیا ہے حضرت الاستاد نے بھی مجھ سے اسی انداز میں سوال کیا تھا کچھ سوچ و بچار کے بعد میں نے تینوں صیغے حل کر دیے۔

قارئین اب پہلے آپ ذرا سوچیں کہ کون سے تین صیغے بن سکتے ہیں اگر سمجھ میں نہ آئیں تو دیکھ لیں:

1. أَلَا يَأْلُوْ سے واحد متکلم فعل مضارع معروف۔
2. أَلَ يَؤُلُ سے جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف۔
3. أَلَ يُآلِي (باب مفاعلہ) سے جمع مذکر امر حاضر معروف۔ ایک چوتھا صیغہ بھی بن سکتا ہے۔
4. أَلِيْ يُؤْلِي اِيْلَاءً (باب افعال) سے جمع مذکر امر حاضر معروف۔

ہمارے دور طالب علمی میں اکثر بیشتر آپس میں ایسے مقابلے ہوتے رہتے تھے جس میں ایک دوسرے سے صیغے، ترکیبیں پوچھنا اور عبارت پڑھنے کا مقابلہ کرنا۔ کاش دوبارہ یہی ذوق پیدا ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعراب کی بحث

اعراب کی حالتیں: فعل معرب کے اعراب کی تین حالتیں ہیں: 1 رفع 2 نصب 3 جزم

چنانچہ فعل معرب کی آخری حالت (رفعی، نصبی، جزمی) عامل کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے۔

رفع کی مثال: اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ "اللہ تعالیٰ رزق فراخ کرتا ہے"۔ یہاں لفظ "يَبْسُطُ" پر رفع ہے، ایسے فعل کو "مرفوع" کہتے ہیں۔

نصب کی مثال: لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا "اللہ تعالیٰ تک قربانی کا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا"۔ یہاں لفظ يَنَالَ پر نصب ہے، ایسے فعل کو "منصوب" کہتے ہیں۔

جزم کی مثال: أَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى "کیا نہیں اس نے جانا یقیناً اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں" اس مثال میں يَعْلَمْ فعل پر جزم ہے، ایسے فعل کو "مجزوم" کہتے ہیں۔

فعل معرب کے اعراب کی اقسام

فعل معرب کے اعراب کی چار قسمیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

■ حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جزمی سکون کے ساتھ۔ یہ اعراب صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب اور متکلم کے دونوں صیغوں کے ساتھ خاص ہے بشرطیکہ یہ صیغے صحیح ہوں جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
هُوَ يَضْرِبُ	لَنْ يَّضْرِبَ	لَمْ يَضْرِبْ

■ حالت رفعی نون اعرابی کو باقی رکھنے کے ساتھ اور حالت نصبی و جزمی نون کو حذف کرنے کے ساتھ۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعراب چاروں تثنیہ، دو صیغے جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں کے ساتھ خاص ہے چاہے یہ سارے صیغے صحیح ہوں یا غیر صحیح ہوں، جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
هُمَا يَفْعَلَانِ	لَنْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلَا
هُمَا يَدْعُوَانِ	لَنْ يَدْعُوَا	لَمْ يَدْعُوَا
هُمَا يَرْضَيَانِ	لَنْ يَرْضَيَا	لَمْ يَرْضَيَا

■ حالت رفعی ضمہ تقدیری سے، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی لام کلمہ کو گرا دینے سے۔ اعراب کی یہ قسم ناقص واوی اور ناقص یائی کے درج ذیل صیغوں کے ساتھ خاص ہے۔ واحد مذکر و مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور تثنیہ و جمع متکلم۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
هُوَ يَرْمِيْ	لَنْ يَرْمِيَ	لَمْ يَرْمِ
هُوَ يَدْعُوْ	لَنْ يَدْعُوَ	لَمْ يَدْعُ

■ حالت رفعی ضمہ تقدیری سے، حالت نصبی فتحہ تقدیری سے اور حالت جزمی لام کلمہ کو گرا دینے سے۔ اعراب کی یہ قسم ناقص الفی کے مندرجہ ذیل صیغوں کے ساتھ خاص ہے، واحد مذکر و مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور تثنیہ و جمع متکلم۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
هُوَ يَسْعٰى	لَنْ يَسْعٰى	لَمْ يَسْعَ
هُوَ يَرٰى	لَنْ يَرٰى	لَمْ يَرَ

فعل معرب کے اعراب کی علامات

علاماتِ اعراب تین ہیں: ■ حرکات ■ حروف ■ حذف

● حرکات: وہ حرکات جو فعل کی علامات بنتی ہیں، وہ دو ہیں: ■ پیش (ضمہ) ■ زبر (فتحہ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

● حروف: وہ حرف جو فعل میں اعراب کی علامت بنتا ہے وہ صرف ایک ہے نون۔

● حذف: حذف تین قسم کا ہے: ▪ حرکت حذف کرنا (جسے سکون بھی کہتے ہیں)۔ ▪ آخری حرف حذف کرنا۔ ▪ مضارع کے آخر سے ''نون'' حذف کرنا۔

فعل معرب میں رفع کی علامات

رفع کی دو علامات ہیں: ▪ ضمہ ▪ نون، تاہم رفع کی اصلی علامت ''ضمہ'' ہے۔

مثالیں: ▪ ضمہ، جیسے: ﴿وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ﴾ ''اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔'' يَعْلَمُ فعل مضارع پر رفع کی علامت ''ضمہ'' ہے۔

▪ نون: جیسے: ﴿مَالَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ﴾ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے تم بولتے نہیں'' تَنْطِقُوْنَ فعل مضارع میں رفع کی علامت ''نون'' ہے۔

فعل معرب میں نصب کی علامات

نصب کی دو علامات ہیں: ▪ زبر (فتحہ) ▪ نون کا حذف، تاہم نصب کی اصلی علامت ''فتحہ'' ہے۔

مثالیں: ▪ فتحہ، جیسے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا﴾ ''بے شک اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی بھی مثال بیان کرے'' يَضْرِبَ فعل مضارع پر نصب کی علامت ''فتحہ'' ہے۔

▪ نون کا حذف، جیسے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾۔ ''تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے حتی کہ اس مال میں سے خرچ کرو جسے تم محبوب رکھتے ہو۔'' تَنَالُوْا اور تُنْفِقُوْا فعل مضارع میں نصب کی علامت آخر سے ''نون'' حذف ہے۔

فعل معرب میں جزم کی علامات

جزم کی تین علامات ہیں: ▪ سکون ▪ آخر سے حرف علت کا حذف ▪ آخر سے نون اعرابی کا حذف

مثالیں: ▪ سکون، جیسے: ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾ ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ'' لَا تُشْرِكْ کے آخر میں ''سکون'' جزم کی علامت ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

■ آخر سے حرف علت کا حذف، جیسے: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ﴾ ''کیا آپ نے دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟''، أَلَمْ تَرَ '' کے آخر سے حرف علت الف کا حذف جزم کی علامت ہے۔

■ آخر سے نون اعرابی کا حذف، جیسے: ﴿فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔'' نون اعرابی کا حذف جزم کی علامت ہے۔

فعل باعتبار اعراب

- رفع
  - ضمہ
    - لفظی: يَنْصُرُ
    - تقدیری: يَدْعُوْ
  - نون اعرابی کو باقی رکھنے سے: يَنْصُرُوْنَ
- نصب
  - فتحہ
    - لفظی: لَنْ يَدْعُوَ
    - تقدیری: لَنْ يَرْضٰى
  - نون اعرابی کو حذف کرنے کے ساتھ: لَنْ تَنَالُوْا
- جزم
  - سکون: لَمْ يَكْتُبْ
  - حذف حرف علت: لَمْ يَرَمِ
  - حذف نون اعرابی: لَمْ يَأْكُلُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصیاتِ ابواب

صرف کی اصطلاح میں خاصیات سے مراد وہ زائد معانی ہیں جو لغوی معانی کے علاوہ ہیں یہ معانی کبھی ابواب میں وصفی اعتبار سے حاصل ہوتے ہیں مثلاً کَرُمَ یَکْرُمُ سے تخلیقی اوصاف اور سَمِعَ یَسْمَعُ سے عوارض نفسانی جیسے خوشی ،غمی ،رنگ اور عیب وغیرہ اور کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں منتقل کر دینے سے مادے کے معانی سے زائد معانی حاصل ہوتے ہیں مثلاً ذَھَبٌ (سونا)۔ یہ اسم جامد ہے اور اسی سے فعل ذَھَّبَ (سونے کا پانی چڑھایا) بنایا گیا ہے۔اس سے گلٹ (ملمع سازی) کرنا کے معنی حاصل ہوئے اور یہ اشتقاق زیادہ تر مزید فیہ کے ابواب میں ہوتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب میں سے تین ابواب کہ جن کے ماضی ومضارع کے عین کلمہ کی حرکت مخالف ہوتی ہے ان کو اُمُّ الْاَبْوَاب یا اصول کہتے ہیں جبکہ باقی تین ابواب کو فروع۔

پہلے ابواب اصول اور پھر فروع کی خاصیات ذکر جائیں گی۔ مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے سے مختلف زائد معانی حاصل ہوتے ہیں۔ان ابواب کی خاصیات کو بھی بعد میں بیان کیا جائے گا۔

ثلاثی مجرد کی خاصیات

- نَصَرَ یَنْصُرُ: اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔مغالبہ کا معنی یہ ہے کہ ایک شخص کے فعل میں غلبہ کو ظاہر کیا جائے۔اظہار غلبہ کا طریقہ یہ ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد اس فعل کو باب نصر ینصر سے لائیں مثلاً یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ (میں اور زید آپس میں جھگڑتے ہیں اور میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں)۔اس صورت میں یہ متعدی ہوگا خواہ اس طرح آنے سے پہلے لازم ہی ہو۔
- ضَرَبَ یَضْرِبُ: اس باب کا مشہور خاصہ بھی مغالبہ ہے بشرطیکہ وہ فعل مثال ،اجوف یائی یا ناقص یائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہو اور مقابلے کے بعد ذکر کیا جائے [1] مثلاً یُبَایِعُنِیْ زَیْدٌ فَاَبِیْعُہٗ ''زید مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے تو میں اس سے خرید و فروخت میں بڑھ جاتا ہوں''۔

③ سَمِعَ یَسْمَعُ: یہ باب زیادہ تر لازم آتا ہے اور رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور جسمانی حلیے کے الفاظ زیادہ تر اسی باب سے آتے ہیں مثلاً حَزِنَ (وہ غمزدہ ہوا)، فَرِحَ (وہ خوش ہوا)، سَقِمَ (وہ بیمار ہوا)، کَدِرَ (وہ گدلا ہوا)، عَوِرَ (وہ کانا ہوا)، بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا)۔

④ فَتَحَ یَفْتَحُ: اس باب کی خاصیت لفظی ہے یعنی اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی [2] ہو مثلاً باب ذَھَبَ (وہ گیا)، وَضَعَ (اس نے رکھا)، مَنَعَ (اس نے روکا)۔ مگر رَکَنَ یَرْکَنُ اور أَبٰی یَأْبٰی خلاف قانون اس باب سے آتے ہیں۔

تنبیہ: جس فعل کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہو اس کا باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہونا ضروری نہیں ہے جیسے وَعَدَ یَعِدُ۔

⑤ کَرُمَ یَکْرُمُ: یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے نیز اس باب سے عام طور پر کلام عرب میں صرف وہ افعال استعمال ہوتے ہیں جو دائمی اوصاف پر دلالت کرتے ہیں جیسے: کَبُرَ (وہ بڑا ہوا) اَدُبَ (وہ باادب ہوا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا)

نیز وہ اوصاف جو کثرت تجربہ کی وجہ سے دائمی اوصاف کی طرح ہو گئے ہوں وہ بھی اسی باب سے استعمال ہوں گے جیسے: فَقُہَ (وہ سمجھ دار ہوا)۔

⑥ حَسِبَ یَحْسِبُ: اس باب کی خاصیت بھی لفظی ہے کہ اس باب سے صحیح کے صرف چند فعل استعمال ہوئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ، یَئِسَ نیز یہ افعال باب سَمِعَ سے بھی استعمال ہوئے ہیں۔ البتہ باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے مثال واوی کے چند باب استعمال ہوئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں: وَثِقَ (اس نے

---

[1] اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ فعل صحیح، اجوف واوی یا ناقص واوی ہو تو اسے ہر صورت میں باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے لایا جائے خواہ اصل وضع میں اس باب سے مستعمل نہ ہو مثلاً یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ (میری اور زید کی آپس میں لڑائی ہوتی ہے تو میں لڑائی میں اس پر غالب آجاتا ہوں)۔ اگر وہ فعل مثال، اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو تو فعل عموماً باب یَضْرِبُ سے لایا جاتا ہے مثلاً یُنَاھِیْنِیْ زَیْدٌ فَأَنْھِیْہِ (میرا اور زید کا آپس میں زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں)۔ مذکورہ دونوں مثالوں میں أَضْرِبُ کو اَضْرُبُ اور اَنْھُوْ کو اَنْھِیْ پڑھا جائے گا اگرچہ اصل میں یہ مکسور العین اور دوسرا مضموم العین ہے۔ [2] حروف حلقی چھ ہیں: ء، ھ، ع، ح، غ، خ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھروسہ کیا) وَمِقَ (اس نے محبت کی) وَجِدَ (وہ غمزدہ ہوا) وَرِعَ (وہ پریشان ہوا) وَرِثَ (وہ وارث ہوا) وَرِكَ (وہ چت لیٹنا) وَرِمَ (وہ سوج گیا) وَعِقَ (اس نے جلدی کی) وَرِيَ (وہ مخ بھرا ہوا) وَفِقَ (وہ موافق ہوا) وَكِمَ (وہ غمگین ہوا) وَقِهَ (اس نے اطاعت کی) وَلِيَ (وہ نزدیک ہوا)

مندرجہ ذیل افعال کو باب حَسِبَ اور سَمِعَ دونوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

وَغِرَ (اس نے کینہ رکھا) وَبِقَ (وہ ہلاک ہوا) وَحِرَ (اس نے زہر آلود کھانا کھایا) وَحِمَ (وہ خواہش میں حد سے بڑھ گیا) حَسِبَ (اس نے گمان کیا) يَبِسَ (وہ خشک ہوا) وَلِهَ (وہ حواس باختہ ہوا) بَلِيَ (وہ بوسیدہ ہوا) وَهِلَ (وہ کمزور ہوا) يَئِسَ (وہ ناامید ہوا) وَلِغَ (کتے نے برتن میں منہ ڈالا)۔

غیر ثلاثی مجرد ابواب کی خاصیات

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
خاصیات باب افعال				
1	تَعْدِيَةٌ	مجرد میں اگر لازم ہو تو مزید فیہ میں متعدی ہو جاتا ہے اگر مجرد میں متعدی ہو تو مزید فیہ میں متعدی بدو مفعول ہو جاتا ہے۔	خَرَجَ زَيْدٌ (زید نکلا) سے اَخْرَجَ زَيْدًا (اس نے زید کو نکالا) حَفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) سے اَحْفَرَ زَيْدٌ عَمْرًوا نَهْرًا (زید نے عمرو سے نہر کھدوائی)	خُرُوْجٌ حَفْرٌ
2	تَصْيِيْرٌ	کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا۔	اَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی شراک (تسمہ) دار بنائی۔	شِرَاكٌ
3	سَلْبٌ	کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔	اَعْجَمْتُ الْكِتَابَ (میں نے کتاب پر نقطے لگا کر اس کا ابہام دور کیا)	عُجْمَةٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4	بُلُوْغ	ماخذ میں آنا یا ماخذ میں داخل ہونا۔	اَعْرَقَ الرَّجُلُ (آدمی عراق میں داخل ہوا) اَصْبَحَ الرَّجُلُ (آدمی صبح میں داخل ہوا)۔	عِرَاقٌ صَبَاحٌ
5	صَیْرُوْرَتْ	کسی کا صاحب ماخذ ہونا۔	اَتْمَرَ الرَّجُلُ (آدمی کھجور کا مالک ہوا)	تَمْرٌ
6	نِسْبَتْ	کسی چیز کی ماخذ کی طرف نسبت کرنا۔	قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (مومنین فلاح پا گئے)	فَلَاحٌ
7	تَعْرِیْض	فاعل کا مفعول کو مأخذ کے لیے پیش کرنا۔	اَبَاعَ الْمَتَاعَ (وہ سامان کو فروخت کی جگہ لے گیا)	بَیْعٌ
8	حَیْنُوْنَتْ	کسی چیز کا مأخذ کے وقت کو پہنچنا۔	اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کا وقت آ پہنچا)۔	حَصَادٌ
9	مُطَاوَعَتْ فَعَّلَ	باب تفعیل کے بعد باب افعال کو اس لیے لانا کہ اس نے فاعل کا اثر قبول کر لیا ہے۔	بَشَّرْتُ خَالِدًا فَاَبْشَرَ (میں نے خالد کو خوشخبری دی تو وہ خوش ہو گیا)۔	بِشَارَةٌ
10	وِجْدَانٌ	کسی چیز کو مأخذ کے ساتھ متصف پانا۔	اَبْخَلْتُ حَامِدًا (میں نے حامد کو بخیل پایا)	بُخْلٌ
11	اِبْتِدَاء	کسی باب کا ابتداءً اس معنی میں آنا کہ اس کا مجرد اس طرح نہ آیا ہو۔	اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈر گیا)	شَفَقٌ

خاصیات باب تفعیل

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
1	تَعْدِیَة	مجرد میں لازم ہو تو مزید فیہ میں	فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) سے	فَرْحٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

		متعدی ہو جائے، اگر مجرد میں متعدی ہوتو مزید فیہ میں متعدی بدو مفعول ہو جائے	فَرَّحَ زَيْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو خوش کیا)۔	
2	تَصْيِيْرٌ	کسی چیز کو صاحب مآخذ بنانا۔	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان زرہ دار بنائی)	وِتْرٌ
3	سَلْبٌ	کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔	قَرَّدْتُ الْإِبِلَ (میں نے اونٹ سے چیچڑ دور کردی۔	قِرَادٌ
4	بُلُوْغٌ	مآخذ میں آنایا مآخذ میں داخل ہونا۔	عَمَّقَ زَيْدٌ (زید گہرائی تک پہنچا)۔ خَيَّمَ خَالِدٌ (خالد خیمے میں آیا)۔	عَمْقٌ خَيْمَةٌ
5	مُبَالَغَةٌ	کسی شئے کی کیفیت یا مقدار میں زیادتی بیان کرنا۔	صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی۔جَوَّلَ زَيْدٌ (زید بہت گھوما)۔	صَرْحٌ جَوْلَانٌ
6	صَيْرُوْرَتْ	کسی چیز کا صاحب مآخذ ہونا۔	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہو گیا)۔	نَوْرٌ
7	نِسْبَتْ مَأْخَذ	کسی چیز کی مأخذ کی طرف نسبت کرنا۔	فَسَّقْتُهٗ (میں نے اس کی فسق کی طرف نسبت کی)	فِسْقٌ
8	اِبْتِداء	کسی باب کا ابتداءً اس باب سے آنا وہ اس طرح کہ اس کا مجرد اس باب سے نہ آیا ہو۔	كَلَّمْتُهٗ (میں نے اس سے کلام کی)۔مجرد كَلَمٌ (زخمی کرنا) ہے۔	كَلْمٌ
9	الباس مأخذ	کسی چیز کو مآخذ پہنانا۔	جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)۔	جُل
10	تَخْلِيْطٌ	کسی چیز کو مآخذ سے ملمع کرنا۔	ذَهَّبْتُ الْإِنَاءَ (میں نے برتن کو	ذَهَبٌ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

	مأْخذ		سنہری کیا) شَفَّعْتُ زَیْدًا (میں نے زید کوسفارشی بنایا)	
11	تَحْوِیْل	کسی کو عین مآخذ (مثل مآخذ) بنانا۔	نَصَّرَہٗ (اس نے اس کو نصرانی بنادیا)، خَیَّمْتُ رِدَاءً (میں نے چادر کومثل خیمہ بنایا)	نَصْرَانِیٌّ، خَیْمَۃٌ
12	قَصْر	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا۔	هَلَّلَ (اس نے لا الہ الا اللہ کہا)۔	هَلَّلَ

باب مُفَاعَلَۃٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	اشتراك	دو شخصوں کا مل کر اس طرح کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو۔	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید اور عمرو نے باہم لڑائی کی)۔	قَتْلٌ
2	موافقت مجرد	مجرد کا ہم معنی ہونا۔	سَافَرَ بمعنی سَفَرَ (اس نے سفر کیا)	سَفْرٌ
3	موافقت افعل	باب افعال کے ہم معنی ہو۔	بَاعَدَ بمعنی اَبْعَدَ (دور کرنا)	بُعْدٌ
4	موافقت فَعَّل	باب تفعیل کے ہم معنی ہو۔	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (دوگنا کیا)۔	ضِعْفٌ
5	تصییر	کسی چیز کو صاحب مأخذ بنانا۔	عَافَاكَ اللّٰہُ (اللہ تعالیٰ تجھے عافیت والا بنائے)۔	عَفْوٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصیات باب تفعّل

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
1	تَکَلُّف	ماخذ کے حصول میں تکلف و بناوٹ اختیار کرنا۔	تَشَجَّعَ عَمْرٌو (عمرو نے بہادر بننے کی کوشش کی) تَصَبَّرَ سَعِیْدٌ (سعید نے تکلفاً صبر کرنے کی کوشش کی)	شُجَاعَةٌ صَبْرٌ
2	تَجَنُّب	ماخذ سے پرہیز کرنا۔	تَحَوَّبَ عَمْرٌو (عمرو نے گناہ سے پرہیز کیا)	حَوْبٌ
3	تَعَمُّل	ماخذ کو کام میں لانا۔	تَتَرَّسَ عَمْرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) تَخَتَّمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی)	تُرْسٌ خَاتَمٌ
4	اِتِّخَاذ	کسی چیز کو ماخذ میں لینا/ماخذ بنانا۔	تَأَبَّطَ عَمْرٌو صَبِیًّا (عمرو نے بچہ بغل میں لیا) تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کو تکیہ بنایا)	اِبْطٌ وِسَادَةٌ
5	تَدْرِیْج	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔	تَحَفَّظَ عَمْرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا یاد کیا) تَجَرَّعَ زَیْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا)	حِفْظٌ جَرْعٌ
6	تَحَوُّل	کسی چیز کا ماخذ کی طرح/عین ماخذ ہونا۔	تَبَحَّرَ عَمْرٌو (عمرو سمندر کی طرح ہو گیا) تَنَصَّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی ہو گیا)	بَحْرٌ نَصْرٌ
7	صیرورت	کسی چیز کا صاحب مأخذ ہونا۔	تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید مال دار ہو گیا)۔	مَالٌ
8	ابتداء	ابتداءً اس باب سے آئے کہ مجرد اس باب سے نہ آیا ہو۔	تَکَلَّمَ زَیْدٌ (زید نے کلام کی۔ کَلِمَ (زخمی کیا)۔	کَلْمٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9	مطاوعتِ فَعَّلَ	باب تفعیل کے بعد تفعل لانا کہ اس (مفعول) نے اس (فاعل) کا اثر قبول کرلیا ہے۔	عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ (میں نے اسے سکھلایا تو وہ سیکھ گیا)۔	عِلْمٌ
10	موافقت مجرد	مجرد کا ہم معنی ہونا۔	تَقَبَّلَ بمعنی قَبِلَ (قبول کیا)۔	قَبُوْلٌ

خاصیات باب تَفَاعُلٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	اِشْتِرَاك	دو شخصوں کا مل کر اس طرح کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو۔	تَلَاطَمَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم گھونسا بازی کی)۔	لَطْمٌ
2	تَخْيِيْل	مأخذ کے حصول کو ظاہر کرنا جبکہ حقیقت میں حصول ثابت نہ ہو۔	تَمَارَضَ زَيْدٌ (زید دکھلاوے کا مریض ہے)۔	مَرَضٌ
3	اِبْتِدَاء	ابتداءً اس باب سے آئے کہ مجرد اس باب سے نہ آیا ہو۔	تَبَارَكَ (بابرکت ہوا)۔ بَرَكَ (اونٹ بیٹھا)۔	بَرَكٌ
4	مُوَافَقَتْ	باب تفاعل کا مجرد یا افعال کا ہم معنی ہونا۔	تَعَالٰی بمعنی عَلَا (بلند ہوا) تَيَامَنَ بمعنی اَيْمَنَ (دائیں جانب ہونا)	عُلُوٌّ يَمَنٌ
5	مُطَاوَعَتْ فَاعَلَ	باب مفاعلہ کے بعد تفاعل لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اس کو چیز دی تو اس نے لے لی)۔	نَوْلٌ

■ باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے لیے آتے ہیں دونوں میں صرف لفظی فرق ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا مفعول آتا ہے اور باب تفاعل میں دونوں فاعل کی شکل میں آتے ہیں۔

■ تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں فعل مرغوب ہوتا ہے جبکہ تخییل میں مرغوب نہیں ہوتا ہے۔ تکلف میں مأخذ کے حصول کی کوشش کی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصیات باب اِفْتِعَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	اِتّخاذ	کسی چیز کو مأخذ بنانا	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا)	جُحْرٌ
2	اِجْتِہاد	مأخذ کے حصول کی کوشش کرنا	اِکْتَسَبَ الْعِلْمَ (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا)	کَسْبٌ
3	تَخْییر	فاعل کا فعل اپنے لیے کرنا۔	اِکْتَالَ الشَّعِیْرَ (اس نے اپنے لیے جو ماپے)	کَیْلٌ
4	مُشَارَکَت	دو شخصوں کا مل کر ایک کام کرنا اس طرح کہ دونوں کا فعل ایک دوسرے پر واقع ہو۔	اِخْتَصَمَ سَعِیْدٌ وَ زَیْدٌ (سعید اور زید نے آپس میں جھگڑا کیا)۔	خُصُوْمَۃٌ
5	مُطَاوَعَتِ فَعَلَ	تفعیل کے بعد افتعال کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے	حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا تو اس نے اٹھالیا۔	حَمَلَ
6	مُوَافَقَت مُجَرَّدْ	مجرد کے ہم معنی ہونا۔	اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَجَ (روشن ہونا)۔	بَلَجَ

خاصیات باب اِسْتِفْعَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	طَلَب	مأخذ طلب کرنا	اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ (زید نے بخشش طلب کی)	غَفَرَ
2	اِتّخاذ	کسی چیز کو ماخذ بنانا	اِسْتَوْطَنَ بَاکِسْتَانَ (اس نے پاکستان کو وطن بنایا)	وَطَنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
3	لیاقت	کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا)	رَقْعٌ
4	وِجْدان	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا	اِسْتَكْرَمْتُهُ (میں نے اسے کریم پایا)	كَرَمٌ
5	حُسْبان	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف سمجھنا	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اسے اچھا سمجھا)	حَسَنٌ
6	تحوّل	ماہیت یا صفت تبدیل ہو کر ماخذ بن جانا	اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (مٹی پتھر ہوگئی)	حَجَر
7	قصر	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ مشتق کرنا	اِسْتَرْجَعَ (اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا	رَجَعَ
8	مُوَافَقَت مُجَرَّد	مجرد کا ہم معنی ہونا	اِسْتَقَرَّ (وہ ٹھہر گیا) بمعنی قَرَّ	قَرٌّ

خاصیات باب اِنْفِعَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
1	لزوم و علاج	یہ باب لازم آتا ہے اس کا تعلق حواس ظاہرہ سے ہوتا ہے۔	كَسْرٌ (توڑنا) سے اِنْكِسَارٌ (ٹوٹنا)	كَسْرٌ
2	مطاوعتِ فَعَّلَ	تفعیل کے بعد انفعال کا آنا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	كَسَّرْتُهُ فَانْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)	كَسْرٌ
3	مطاوعتِ اَفْعَلَ	باب افعال کے بعد انفعال کا آنا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہوگیا)۔	غَلْقٌ
4	ابتداء	ابتداءً اس باب سے آئے کہ مجرد سے اس معنی کے لیے نہ آیا ہو۔	اِنْطَلَقَ (وہ چلا گیا) طَلَقَ (خندہ پیشانی سے پیش آنا)۔	طَلْقٌ

باب انفعال کے فاکلمہ میں ''ل، م، ن، ر'' اور حرف علت بوجہ ثقل کے نہیں آتے مثلاً: رَفَعَ سے انفعال کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بجائے باب افتعال اِرْتَفَعَ آئے گا۔

نیز جن ابواب کے شروع کلمہ میں حروف یَرْمَلُوْن ہوں ان سے باب انفعال نہیں آتا۔

خاصیات باب اِفْعِلَالٌ وَ اِفْعِيْلَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	لزوم	یہ دونوں باب لازم آتے ہیں۔	اِحْمَرَّ ، اِحْمَارَّ (بہت سرخ ہونا)	حُمْرٌ
2	مبالغہ	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا	اِحْمَرَّ ، اِحْمَارَّ (بہت سرخ ہونا)	حُمْرٌ
3	لون	رنگ پر دلالت کرنا۔	اِحْمَرَّ ، اِحْمَارَّ (بہت سرخ ہونا)	حُمْرٌ
4	عیب	عیب و نقص پر دلالت کرنا۔	اِحْوَلَّ ، اِحْوَالَّ (بہت بھینگا ہونا)	حَوْلٌ

خاصیات باب اِفْعِيْعَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	لزوم	یہ باب اکثر لازم آتا ہے۔	اِحْدَوْدَبَ (کبڑا ہوا)۔	حَدَبَ
2	مبالغہ	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا۔	اِحْدَوْدَبَ (بہت کبڑا ہوا)۔	حَدَبَ
3	موافقتِ مجرد	مجرد کے معنی میں آنا۔	اِحْلَوْلَى التَّمرُ (کھجور میٹھی ہوگئی)	حُلْوٌ

خاصیات باب اِفْعِوَّالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	اقتضاب	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا باب مجرد سے نہ آیا ہو۔	اِجْلَوَّذَ (بہت تیز رفتاری سے چلا)	×

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

2	لزوم	یہ باب اکثر لازم آتا ہے۔	اِجْلَوَّذَ (بہت تیز رفتاری سے چلا)	جَلَذَ
3	مبالغہ	یہ معنی میں زیادتی بیان کرتا ہے۔	اِجْلَوَّذَ (بہت تیز رفتاری سے چلا)	جَلَذَ

نوٹ: اقتصاب اور ابتداء میں فرق یہ ہے کہ اقتصاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا جبکہ ابتداء کا مادہ تو استعمال ہوتا ہے لیکن جو معنی مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے مثلاً شَفَقَ (مجرد) میں معنی شفقت کرنے اور اَشْفَقَ (مزید فیہ) کے معنی ڈرانے والا کے ہیں۔

خاصیات ابواب رباعی

خاصیات باب فَعْلَلَةٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مَاخذ
1	قَصْر	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ مشتق کرنا	حَمْدَلَ (اس نے الحمدللہ کہا)	حَمِدَ
2	اِلْبَاسِ مَاخذ	کسی چیز کو ماٗخذ پہنا دینا۔	بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اسے برقع پہنایا)	بَرْقَع
3	تَعَمُّل	ماٗخذ کو کام میں لانا۔	زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اس نے کپڑے کو زعفرانی رنگ دیا)	زَعْفَر
4	اِتِّخَاذ	کسی چیز کو ماٗخذ بنانا۔	قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا)	قَنْطَرَ

نوٹ: یہ باب صحیح یا مضاعف سے آتا ہے اور مہموز سے بہت کم آتا ہے۔

خاصیات باب تَفَعْلُلٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
1	تَعَمُّل	ماٗخذ کو کام میں لانا۔	تَبَرْقَعَتْ زَیْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)	بَرْقَع

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2	تَحوُّل	ماہیت یا صفت کا تبدیل ہو کر مأخذ بن جانا	تَزَنْدَقَ (وہ زندیق بن گیا)۔	زَنْدَق
3	مطاوعتِ فَعْلَلَ	باب فعللۃ کے بعد تفعلل کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)۔	دَحْرَجَ

خاصیات باب اِفْعِنْلَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	لُزُوْم	یہ باب لازم آتا ہے۔	اِحْرَنْجَمَ الْقَوْمُ (قوم جمع ہوئی)	حَرْجَمٌ
2	مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ	فَعْلَلَةٌ کے بعد اِفْعِنْلَالٌ کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ (میں نے اس کا خون گرایا تو وہ خون ریختہ ہوگیا)	ثَعْجَرٌ
3	اِقْتِضَاب	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا مجرد باب مستعمل نہ ہو۔	اِعْرَنْقَطَ (سکڑ گیا)۔	×
4	مُبَالَغَة	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا۔	اِسْحَنْفَرَ (اس نے نہایت جلدی کی)	سَحْفَرٌ

خاصیات باب اِفْعِلَّالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
1	لُزُوْم	یہ باب لازم آتا ہے۔	اِقْشَعَرَّ (اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے)	قَشْعَرَ
2	مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ	فَعْلَلَةٌ کے بعد اِفْعِلَّال کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	طَمْأَنْتُہٗ فَاطْمَأَنَّ (میں نے اسے اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہوگیا۔	طَمْأَنَ
3	اِقْتِضَابٌ	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا مجرد باب مستعمل نہ ہو۔	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)۔	×

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم کا بیان

اسم کی تین قسمیں ہیں: 1 مشتق 2 مصدر 3 جامد

1 اسم مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور اصلیت (حروف اصلیہ) باقی رہیں صرف ایک نئی صورت پیدا ہو جائے جیسے مٹی سے برتن اور چاندی سے زیورات بنائے جاتے ہیں لیکن اس میں معنی اور اصلیت باقی رہتی ہے۔

نوٹ: چونکہ اسمائے مشتقات کا فعل سے بڑا گہرا تعلق ہے اس لیے فعل سے متصل بعد اسمائے مشتقات کی بحث گزر چکی ہے، جبکہ اسم مصدر اور اسم جامد کا بیان آگے آ رہا ہے۔

اسم کی اقسام

تقسیم اول تعداد کے اعتبار سے

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: 1 واحد 2 تثنیہ 3 جمع

1 واحد: واحد وہ کلمہ ہے جو کسی ایک فرد پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)۔

2 تثنیہ: اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو ایک سے زائد اور تین سے کم افراد پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ (دو مرد)۔

تثنیہ بنانے کا طریقہ: اس کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:

1 جب کسی اسم مفرد کا تثنیہ بنانا ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور بڑھا دیتے ہیں جبکہ حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور بڑھا دیتے ہیں جیسے جَاءَ رَجُلَانِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ۔

▪ اسم منقوص سے تثنیہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسم منقوص میں اگر یاء گر چکی ہو تو تثنیہ بناتے وقت وہ یاء واپس آ جائے گی جیسے قَاضٍ سے قَاضِیَانِ۔

▪ اسم مقصور سے تثنیہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر الف مقصوریٰ تیسری جگہ ہو اور کسی حرف سے بدلا ہوا ہو تو تثنیہ بناتے وقت وہ اپنی اصل پر لوٹ آئے گا جیسے عَصَا سے عَصَوَانِ اور فَتًی سے فَتَیَانِ۔ اگر الف مقصوریٰ چوتھی جگہ یا اس سے زائد ہو تو تثنیہ بناتے وقت یاء سے بدل جائے گا جیسے ذِکْرٰی سے ذِکْرَیَانِ۔

▪ اسم ممدودہ سے تثنیہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر الف ممدودہ کا ہمزہ علامت تانیث کے لیے ہو تو تثنیہ بناتے وقت ہمزہ کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے حَمْرَاءُ (مؤنث) سے حَمْرَاوَانِ۔ اگر الف ممدودہ کا ہمزہ علامت تانیث کیلیے نہ ہو تو پھر جائز ہے کہ اس الف ممدودہ کو اصلی حالت پر رکھا جائے یا واؤ سے بدل دیا جائے جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاءَان یا کِسَاوَان۔ دونوں طرح جائز ہے۔ اگر وہ الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو تثنیہ بناتے وقت برقرار رہے گا جیسے قُرَّاءُ سے قُرَّاأنِ۔

نوٹ: وہ اسماء جن کا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض کچھ نہ ہو تو تثنیہ بناتے وقت لام کلمہ واپس آ جائے گا جیسے اَخٌ سے اَخَوَانِ ، اَبٌ سے اَبَوَانِ۔

● جمع: وہ کلمہ ہے جو تین یا تین سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔ اس کی دو اقسام ہیں: ۱۔ جمع سالم ۲۔ جمع مکسر۔

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء سلامت رہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

▪ جمع مذکر سالم ▪ جمع مؤنث سالم

● جمع مذکر سالم: اس سے مراد وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں حالت رفعی میں واؤ ما قبل مضموم اور نون مفتوح لگایا جائے جبکہ حالت نصبی و جری میں یاء ما قبل مکسور اور نون مفتوح لگایا جائے جیسے مُسْلِمٌ (واحد) سے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ۔

جمع کا یہ وزن اسم علم مذکر اور عاقل کی صفت کے لیے خاص ہے پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ علم نہیں اور نَاهِقٌ (ہینکنا) کی جمع نَاهِقُوْنَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عاقل کی صفت نہیں۔ سَنَةٌ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمع سِنُوْنَ اور اَرْضٌ کی جمع اَرْضُوْنَ خلاف قانون شاذ ہے۔

● **جمع مؤنث سالم:** اگر مؤنث عاقل کا علم یا مؤنث عاقل وغیر عاقل کی صفت ہو تو اس کی جمع ''اتٌ'' لگانے سے حالت رفعی بنتی ہے اور ''اتٍ'' لگانے سے حالت نصبی وجری بنتی ہے جیسے مُسْلِمَةٌ (واحد) سے مُسْلِمَاتٌ اور مُسْلِمَاتٍ، ھِنْدٌ سے ھِنْدَاتٌ، قَاتِلَةٌ سے قَاتِلَاتٌ، صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) سے صَافِنَاتٌ۔

● **جمع مکسر:** اس سے مراد وہ جمع ہے جس سے جمع بناتے وقت واحد کے وزن کی بناء ٹوٹ جائے اور یہ تین طرح سے بنائی جاتی ہے:

■ کبھی مفرد میں کسی حرف کو گرا دینے سے جیسے رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ یعنی واؤ گرا دینے سے۔

■ کبھی مفرد میں کسی حرف کو بڑھا دینے سے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ یعنی الف کا اضافہ کرنے سے۔

■ کبھی صرف تبدیلی حرکت کی وجہ سے جمع مکسر بن جاتی ہے جیسے اَسَدٌ سے اُسُدٌ۔

نوٹ: جمع مکسر میں تذکیر وتانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا بلکہ دونوں کے لیے یکساں استعمال ہوتی ہے البتہ قلت وکثرت کا مفہوم لینے کے اعتبار سے جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں: ■ جمع قلت ■ جمع کثرت

● **جمع قلت:** اس سے مراد وہ جمع ہے جس میں تین سے لے کر دس تک افراد کی تعداد معلوم ہو اس کے صرف چار اوزان ہیں:

شمار	وزن جمع	وزن مفرد	واحد	جمع	معانی
1	اَفْعُلٌ	فَعْلٌ ❶	فَلْسٌ	اَفْلُسٌ	پیسہ
2	اَفْعَالٌ	فَعْلٌ ❷	ثَوْبٌ	اَثْوَابٌ	کپڑا
		//	ضَیْفٌ	اَضْیَافٌ	مہمان
		فُعْلٌ	حُرٌّ	اَحْرَارٌ	آزاد
		فِعْلٌ	عِیْدٌ	اَعْیَادٌ	عید

❶ یہ وزن اجوف اور صفت سے بہت شاذ آتا ہے مثلاً قَوْسٌ سے اَقْوُسٌ، عَیْنٌ سے اَعْیُنٌ۔ جو اسم چار حرفی اور تیسرا حرف مدہ ہو اور مؤنث معنوی ہو اس سے یہ وزن اکثر آتا ہے مثلاً ذِرَاعٌ سے اَذْرُعٌ۔

❷ یہ وزن اکثر اجوف سے آتا ہے خواہ اسم ہو یا صفت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

		فَعَلٌ	بَطَلٌ	اَبْطَالٌ	جوان
		فَعِلٌ	كَتِفٌ	اَكْتَافٌ	کندھا
		فَعُلٌ	عَضُدٌ	اَعْضَادٌ	بازو
		فُعُلٌ	عُنُقٌ	اَعْنَاقٌ	گردن
		فَعُوْلٌ	عَدُوٌّ	اَعْدَاءٌ	دشمن
		فِعَلٌ	عِنَبٌ	اَعْنَابٌ	انگور
		فَعِيْلٌ	شَرِيْفٌ	اَشْرَافٌ	معزز
3	فِعْلَةٌ	فَعِيْلٌ	صَبِيٌّ	صِبْيَةٌ	بچہ
		فَعَلٌ	فَتًى	فِتْيَةٌ	نوجوان
		فُعَالٌ	غُلَامٌ	غِلْمَةٌ	لڑکا
4	اَفْعِلَةٌ [1]	فَعَالٌ	طَعَامٌ	اَطْعِمَةٌ	کھانا
		فَعِيْلٌ	رَغِيْفٌ	اَرْغِفَةٌ	روٹی
		//	حَبِيْبٌ	اَحِبَّةٌ	محبوب

جمع کثرت: اس سے مراد وہ جمع ہے جو دس سے زیادہ افراد پر دلالت کرے اس کے اوزان بہت زیادہ ہیں جن کے بنانے کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں البتہ درج ذیل کلمات کی جمع عموماً مندرجہ ذیل اوزان پر آتی ہے:

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
1	فُعْلٌ	أَفْعَلُ	صفت مشبہ ہو۔	أَحْمَرُ	حُمْرٌ	سرخ
2	فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاف نہ ہو۔	حِمَارٌ	حُمُرٌ	گدھا
				كِتَابٌ	كُتُبٌ	کتاب

[1] یہ وزن اکثر اسم مذکر چار حرفی کی جمع کے لیے آتا ہے جبکہ اس کا تیسرا حرف مدہ ہو اور مضاعف سے صفت بھی اسی وزن پر آتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
		فَعِيْلٌ	اسم ہو یا صفت بمعنی فاعل ہو	رَغِيْفٌ	رُغُفٌ	روٹی
				نَذِيْرٌ	نُذُرٌ	ڈرانے والا
		فَعُوْلٌ	اسم ہو یا صفت بمعنی فاعل ہو	عَمُوْدٌ	عُمُدٌ	ستون
				صَبُوْرٌ	صُبُرٌ	صابر
3	فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو۔	نَوْبَةٌ	نُوَبٌ	باری
		فُعْلَةٌ	اسم ہو۔	بُرْقَةٌ	بُرَقٌ	پتھریلا کیچڑ
				تُخْمَةٌ	تُخَمٌ	بدہضمی
		فُعْلٰى	اسم تفضیل کی مؤنث ہو۔	نُصْرٰى	نُصَرٌ	زیادہ مدد کرنے والی عورت
4	فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو۔	بِدْرَةٌ	بِدَرٌ	تھیلی
				فِرْقَةٌ	فِرَقٌ	گروہ
5	فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور غیر ناقص ہو	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ	علم حاصل کرنے والا۔
6	فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور ناقص ہو۔	قَاضٍ (قَاضِيٌ)	قُضَاةٌ (قُضَيَةٌ)	فیصلہ کرنے والا۔
7	فِعَلَةٌ	فِعْلٌ		قِرَدَةٌ	قِرْدٌ	بندر
8	فُعَّلٌ	فَاعِلٌ / فَاعِلَةٌ	صفت ہو۔	نَائِمٌ / نَائِمَةٌ	نُوَّمٌ	سونے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جمع	معانی
9	فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور صحیح ہو۔	جَاهِلٌ	جُهَّالٌ	جاہل
10	فِعَالٌ	فَعْلٌ	غیر اجوف ہو	زَنْدٌ	زِنَادٌ	ہاتھ کا کٹ
				صَعْبٌ	صِعَابٌ	مشکل
		فَعَلٌ	مضاف و اجوف ہو ناقص نہ ہو	جَبَلٌ	جِبَالٌ	پہاڑ
				حَسَنٌ	حِسَانٌ	نیک
		فَعَلَةٌ		قَصَعَةٌ	قِصَاعٌ	پیالہ
			اسم ہو۔	رَقَبَةٌ	رِقَابٌ	گردن
		فَعِيْلٌ /		كَرِيْمٌ /	كِرَامٌ	بزرگ
		فَعِيْلَةٌ	بمعنی فاعل ہو۔	كَرِيْمَةٌ	//	
		فَعْلٰى	فعلان کی صفت ہو	عَطْشٰى	عِطَاشٌ	پیاسی عورت
11	فُعُوْلٌ	فَعْلٌ	اجوف واوی نہ ہو۔	فَلْسٌ	فُلُوْسٌ	پیسہ
		فِعْلٌ		حِمْلٌ	حُمُوْلٌ	بوجھ
		فُعْلٌ		قُرْءٌ	قُرُوْءٌ	حیض
		فَعَلٌ		ذَكَرٌ	ذُكُوْرٌ	نر
		فَعْلَةٌ		بَدْرَةٌ	بُدُوْرٌ	تھیلی
12	فُعْلَانٌ	فَعِيْلٌ	غیر صفت ہو۔	رَغِيْفٌ	رُغْفَانٌ	روٹی
		فَاعِلٌ	صفت ہو۔	رَاكِبٌ	رُكْبَانٌ	سوار
		أَفْعَلُ	صفت ہو۔	أَحْمَرُ	حُمْرَانٌ	سرخ
		فُعَالٌ	صفت ہو۔	شُجَاعٌ	شُجْعَانٌ	بہادر
13	فِعْلَانٌ	فَعِيْلٌ	صفت ہو۔	سَرِيْعٌ	سِرْعَانٌ	تیز رفتار
		فُعَالٌ	صفت ہو۔	شُجَاعٌ	شِجْعَانٌ	بہادر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
		فُعَلٌ	اسم ہو۔	صُرَدٌ	صِرْدَانٌ	کنجشک
		فَعَلٌ	اجوف ہو۔	تَاجٌ / تَوَجٌ	تِيْجَانٌ	تاج
		فُعْلٌ	اجوف ہو۔	عُوْدٌ	عِيْدَانٌ	لکڑی
14	فَعْلٰی	فَعِيْلٌ	بمعنی مفعول ہو	جَرِيْحٌ	جَرْحٰی	زخمی
15	فِعْلٰی	فَعَلٌ	اس سے صرف دو لفظ استعمال	حَجَلٌ	حِجْلٰی	چکور
		فِعْلَانٌ	ہوتے ہیں۔	ظِرْبَانٌ	ظِرْبٰی	چھوٹا سا جانور
16	فُعَلَاءُ	فَعَالٌ	صفت ہو۔	جَبَانٌ	جُبَنَاءُ	بزدل
		فَعِيْلٌ	صفت ہو۔	شَرِيْفٌ	شُرَفَاءُ	معزز
		فَاعِلٌ	صفت ہو۔	شَاعِرٌ	شُعَرَاءُ	شاعر
17	اَفْعِلَاءُ	فَعِيْلٌ	صفت عاقل، ناقص یا مضاعف ہو	غَنِيٌّ	اَغْنِيَاءُ	دولت مند
18	فُعَالٰی	فَعِيْلٌ	صفت ہو۔	اَسِيْرٌ	اُسَارٰی	قیدی
		فَعْلَانٌ	صفت ہو۔	سَكْرَانٌ	سُكَارٰی	نشئی
19	فَعَالٰی	فَعْلَاءُ	اسم ہو۔	صَحْرَآءُ	صَحَارٰی	جنگل
		فَعْلٰی	اسم ہو۔	فَتْوٰی	فَتَاوٰی	شرعی حکم
		فِعْلٰی	اسم ہو۔	ذِفْرٰی	ذَفَارٰی	گدھی
		فُعْلٰی	اسم ہو۔	سُعْدٰی	سَعَادٰی	عورت کا نام
		فَعْلٰی	صفت ہو۔	حَرْمٰی	حَرَامٰی	مشکی بکری
		فُعْلٰی	صفت ہو۔	خُنْثٰی	خَنَاثٰی	ہیجڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منتہی الجموع کے اوزان

نمبر شمار	وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
1	مَفَاعِلُ	مَفْعَلٌ	اسم ظرف ہو۔	مَنْصَرٌ	مَنَاصِرُ	مدد کرنے کی جگہ
		مَفْعِلٌ	اسم ظرف ہو۔	مَضْرِبٌ	مَضَارِبُ	مارنے کی جگہ
		مِفْعَلٌ	اسم آلہ ہو	مِضْرَبٌ	مَضَارِبُ	مارنے کا آلہ
2	فَوَاعِلُ	فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت	كَاهِلٌ	كَوَاهِلُ	کندھا
		فَاعِلَةٌ		كَاتِبَةٌ	كَوَاتِبُ	پیش شانہ
3	فَعَائِلُ	فَعِيْلَةٌ	اسم ہو یا صفت	نَفِيْسَةٌ	نَفَائِسُ	عمدہ
		فَعُوْلَةٌ	صفت ہو۔	عَجُوْزَةٌ	عَجَائِزُ	بڑھیا
		فِعَالَةٌ	اسم ہو۔	رِسَالَةٌ	رَسَائِلُ	خط
		فُعَالَةٌ	اسم ہو۔	ذُوَابَةٌ	ذَوَائِبُ	زلف
		فَعْأَلٌ	اسم ہو۔	شَمْأَلٌ	شَمَائِلُ	خصلت
4	مَفَاعِيْلُ	مِفْعَالٌ	اسم آلہ ہو۔	مِصْبَاحٌ	مَصَابِيْحُ	چراغ
		مَفْعُوْلٌ	اسم مفعول ہو۔	مَلْعُوْنٌ	مَلَاعِيْنُ	لعنت شدہ

نوٹ: جو اسم رباعی یا اس کا ہم وزن ہو اس کی جمع قیاساً فَعَالِلُ کے وزن پر آئے گی مثلاً جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ۔ اگر آخر میں ''ة'' ہو تو وہ گر جائے گی مثلاً تَجْرِبَةٌ سے تَجَارِبُ۔ اگر آخری حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اسے ''ی'' ماقبل مکسور سے بدل دیا جاتا ہے اور مَفَاعِيْلُ کے وزن کی صورت میں جمع بن جاتی ہے مثلاً سَلَاطِيْنُ۔ جو اسم خماسی ہو اس کا آخری حرف گرا کر، رباعی مزید فیہ، خماسی مزید فیہ جن کا ماقبل آخر حرف علت ساکن نیز ایسا ثلاثی مزید فیہ جو رباعی مجرد و مزید فیہ سے مشابہ ہو ان کی جمع فَعَالِيْلُ کے وزن پر آئے گی جیسے: قِرْطَاسٌ (کاغذ) کی قَرَاطِيْسُ، قِنْدِيْلٌ کی قَنَادِيْلُ اور دِيْنَارٌ کی دَنَانِيْرُ۔ اَفْعَلُ اسم تفضیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اَفْعَلُ کے وزن پر صفت مشبہ نیز وہ اسماء جو چار حرفی ہوں اور ان کے شروع میں ہمزہ ہو ان کی جمع اَفَاعِلُ کے وزن پر آئے گی جیسے: اَفْضَلُ سے اَفَاضِلُ، اَعْمَشُ سے اَعَامِشُ، اَنْمُلَةٌ سے اَنَامِلُ، اِصْبَعٌ سے اَصَابِعُ۔ مذکورہ شروط کے ساتھ اگر کسی اسم کا ماقبل آخر مدہ ہو تو جمع اَفَاعِیْلُ کے وزن پر آئے گی جیسے: اُسْلُوْبٌ (انداز) سے أَسَالِیْبُ خماسی مجرد کی جمع کو اَفَاعِلُ وزن کے مطابق بنایا جاتا ہے مثلاً سَفَرْجَلٌ سے سَفَارِجُ۔ اگر آخر سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے مثلاً عَنْدَلِیْبٌ سے عَنَادِلُ۔

نوٹ: جمع کے متعلق درج ذیل امور مدنظر رکھنے ضروری ہیں:

- کبھی جمع کے حروف واحد کے حروف سے مختلف ہوتے ہیں اس کو جمع من غیر لفظہ کہتے ہیں مثلاً اِمْرَأَةٌ سے نِسَآءٌ اور ذُو سے اُوْلُوا۔
- کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کچھ اختلاف ہوتا ہے مثلاً اُمٌّ سے اُمَّهَاتٌ، فَمٌ سے اَفْوَاهٌ اور مَاءٌ سے مِیَاهٌ۔
- کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ اعتباری فرق ہوتا ہے مثلاً فُلْكٌ (کشتی) اُسْدٌ کے وزن پر اعتبار کیا جائے تو جمع ہوگا اور اگر قُفْلٌ کے وزن پر اعتبار کیا جائے تو واحد ہوگا۔
- کبھی جمع کی جمع لائی جاتی ہے اسے ''جمع الجمع'' کہتے ہیں مثلاً کَلْبٌ سے اَکْلُبٌ اور پھر اَکَالِبُ، حِمَارٌ سے حُمُرٌ اور پھر حُمُرَاتٌ، نِعْمَةٌ سے اَنْعُمٌ پھر اَنَاعِمُ، بَیْتٌ سے بُیُوْتٌ پھر بُیُوْتَاتٌ۔
- بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ''ۃ'' کے ساتھ واحد پر اور بغیر ''ۃ'' کے جنس پر اور کبھی اس کے برعکس دلالت کرتے ہیں ان کو ''اسم جنس'' کہتے ہیں مثلاً شَجَرَةٌ (درخت) شَجَرٌ (کئی درخت)، کَمْأٌ (کھمبی) کَمْأَةٌ (کئی کھمبیاں)، تَمْرَةٌ (ایک کھجور) اور تَمْرٌ (کئی کھجوریں)، حَبْءٌ (ایک قسم کی گھاس) حَبْأَةٌ (بہت سی گھاس)۔
- بعض الفاظ واحد ہوتے ہیں لیکن دلالت جمع پر کرتے ہیں ان کو ''اسم جمع'' کہتے ہیں مثلاً قَوْمٌ وَرَهْطٌ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسم تعداد کے اعتبار سے

- واحد
- تثنیہ
  - حقیقی: رَجُلَانِ
  - صوری: اِثْنَانِ اِثْنَتَانِ
  - معنوی: کِلَاهُمَا
- جمع
  - سالم
    - مذکر
    - مؤنث
  - مکسر
    - قلت: چار اوزان
    - کثرت: بے شمار اوزان

اسم کی تقسیم ثانی جنس کے اعتبار سے

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو اقسام ہیں: 1 مذکر 2 مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ ،كِتَابٌ ۔

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو، جیسے: شَاةٌ۔

مؤنث کی قسمیں ہیں: 1 تانیث لفظی 2 تانیث معنوی

● تانیث لفظی: وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں تانیث کی علامت لفظاً پائی جائے جیسے: اِمْرَأَةٌ۔ علامات تانیث تین طرح سے آتی ہے:

1 علامت تانیث ۃ (تائے مدوّرہ) سے جیسے: مُسْلِمَةٌ ، فَاطِمَةُ ۔

نوٹ: یہ علامت تانیث اسمائے جامدہ اور صفات کے آخر میں عموماً آتی ہے جیسے شَجَرَةٌ ، عَالِمَةٌ۔ تاء کبھی تانیث کے علاوہ دیگر معانی کے لیے بھی آتی ہے:

1 مبالغہ کے لیے خواہ حروف ہوں یا صفات جیسے: رُبَّةٌ ، ثُمَّةٌ اور لَاتَ۔ صفت کی مثال جیسے: عَلَّامَةٌ۔

2 کبھی یہ (ۃ) وحدت کے لیے آتی ہے جیسے: نَفْخَةٌ (ایک سانس)۔

3 کبھی یہ (ۃ) صفت کے صیغہ کو اسم میں منتقل کرنے کے لیے آجاتی ہے جیسے: كَاذِبَةٌ بمعنی كَاذِبٌ۔

2 علامت تانیث الف مقصورہ، جیسے: صُغْرٰی اور عَطْشٰی۔

نوٹ: یہ علامت تانیث اسماء اور صفات یعنی اسم تفضیل کی مؤنث کے آخر میں آتی ہے جیسے: كُبْرٰی ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

■ علامت تانیث الف ممدودہ جیسے: سَوْدَآءُ، حَمْرَآءُ۔

نوٹ: الف ممدودہ بھی اسماء اور صفت مشبہ کی مؤنث کے آخر میں آتی ہے جیسے: صَحْرَآءُ، حَمْرَاءُ۔

● تانیث معنوی: تانیث معنوی وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں علامت تانیث ظاہر نہ ہو بلکہ اہل عرب کے سماع پر اعتماد کرتے ہوئے اسے مؤنث سمجھا جائے۔ مؤنث معنوی کی دس صورتیں ہیں:

■ جو عورتوں کے نام (علم) ہوں جیسے: مَرْيَمُ، زَيْنَبُ۔

■ ایسے اسماء و صفات جو صرف عورتوں کے لیے مخصوص ہوں جیسے: حَائِضٌ، حَامِلٌ، مُرْضِعٌ، أُخْتٌ، أُمٌّ.

■ شہروں اور قبیلوں کے نام بھی اکثر مؤنث استعمال ہوتے ہیں، جیسے: شَامُ، قُرَيْشٌ۔

■ وہ اعضائے انسانی جو جفت ہوں جیسے: عَيْنٌ، أُذُنٌ وغیرہ، حَاجِبٌ (ابرو) عَاتِقٌ (کندھا) خَدٌّ (گال) صُدْغٌ (کنپٹی) اس سے مستثنیٰ ہیں۔

■ بعض حیوانوں کے نام جیسے: ثَعْلَبٌ (لومڑی)، اَرْنَبٌ (خرگوش)۔

■ ہواؤں کے نام جیسے: صَبَاءُ، دَبُوْرٌ۔

■ جہنم کے تمام نام جیسے: سَعِيْرٌ، سَقَرٌ وغیرہ۔

■ جمع مذکر سالم کے علاوہ ہر جمع مؤنث معنوی ہوتی ہے جیسے: رِجَالٌ وغیرہ۔

■ تمام حروف تہجی جیسے: ب، ت، ث، ...... وغیرہ۔ اور حروف عاملہ بھی اکثر مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔

■ اسم جمع یہ بھی عموماً تانیث معنوی کے حکم میں ہوتا ہے جیسے: رَكْبٌ، خَيْلٌ، غَنَمٌ۔

مؤنث کی دو اور اقسام بھی ہیں: ■ مؤنث حقیقی ■ مؤنث مجازی

● مؤنث حقیقی: مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو جیسے: اِمْرَأَةٌ اور نَاقَةٌ۔

● مؤنث مجازی: وہ مؤنث ہے کہ جس کے مقابلے میں نر جاندار نہ ہو اسے مؤنث غیر حقیقی بھی کہتے ہیں جیسے: شَجَرَةٌ اور دَارٌ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم جنس کے اعتبار سے
- مذکر
  - کتاب
- مؤنث
  - علامت کے اعتبار سے
    - قیاسی
      - بالتاء
        - مُسْلِمَةٌ
      - بالالف
        - المقصورة
          - حُبْلٰی
        - الممدودة
          - حَمْرَاءُ
    - سماعی
      - جائز التانیث
        - کُرْاَتْنِی
      - واجب التانیث
        - اَرْضٌ
  - ذات کے اعتبار سے
    - حقیقی
      - إِمْرَأَةٌ
    - مجازی
      - مُصِیبَةٌ

اسم جامد

اسم مشتق کے مقابلے میں اسم جامد ہوتا ہے۔ اسم جامد وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمے سے مشتق نہ ہو جیسے قَلَمٌ ، رَجُلٌ۔ پھر اسم جامد کی دو قسمیں ہوتی ہیں: ❶ اسم ذات ❷ اسم معنی

● اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی مجسم چیز پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ اور قَلَمٌ وغیرہ۔

● اسم معنی: وہ اسم ہوتا ہے جو کسی ایسی چیز پر دلالت کرے جس کا وجود محض ذہنی یا عقلی ہو جیسے اَلْعِلْمُ ، اَلنَّجَاحُ، اَلظُّلْمُ وغیرہ۔ ہر فعل کا مصدر اسم معنی ہوتا ہے اور یہی مصدر تمام مشتقات کی اصل ہے کیونکہ تمام مشتق افعال اور اسماء اسی سے ماخوذ ہوتے ہیں۔

اوزان اسم جامد ثلاثی مجرد: اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات بارہ ہی تھے یعنی تین حرکتیں فاء کلمہ میں (ضمہ، فتحہ اور کسرہ) باقی سکون ابتداء کی وجہ سے فاء کلمہ میں محال ہے اور عین کلمہ میں چار احتمال ہیں یعنی ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون۔ لام کلمہ چونکہ محل اعراب ہے لہذا اس کی حرکت کا اعتبار نہ ہوگا تو فاء کلمہ کے تین احتمالوں کو عین کلمہ کے چار احتمالوں کے ساتھ ضرب دینے سے بارہ (12) احتمالات بنتے ہیں مگر استعمال میں صرف دس ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلٌ	فَلْسٌ	پیسہ	فِعَلٌ	عِنَبٌ	انگور
فَعَلٌ	فَرَسٌ	گھوڑا	فِعِلٌ	اِبِلٌ	اونٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَعِلٌ	كَتِفٌ	کندھا	فُعْلٌ	قُفْلٌ	تالا
فَعُلٌ	عَضُدٌ	بازو	فُعَلٌ	سُرَدٌ	لٹورا
فِعْلٌ	حِبْرٌ	دانا	فُعُلٌ	عُنُقٌ	گردن

دو احتمال بوجہ ثقل کے استعمال نہیں ہوتے: 1 فِعُلٌ 2 فُعِلٌ

نوٹ: اسم جامد ثلاثی مجرد کے بعض کلمات میں کئی حرکات جائز ہوتی ہیں مثلاً اگر فَعِلٌ کے وزن پر آنے والے اسم جامد کا دوسرا حرف حلقی ہو تو اس پر تینوں حرکات پڑھنی جائز ہیں جیسے فَخِذٌ (ران)، فَخِذٌ اور فَخْذٌ۔ اور اگر دوسرا حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح پڑھ سکتے ہیں جیسے كَتِفٌ اور كَتْفٌ۔

فَعَلٌ، فِعِلٌ اور فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہے جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ، فَرَسٌ سے فَرْسٌ اور عُنُقٌ سے عُنْقٌ۔

اوزان اسم جامد ثلاثی مزید فیہ: اسم جامد ثلاثی مزید فیہ کے اوزان محققین کے نزدیک غیر محدود ہیں۔ امام سیبویہ رحمہ اللہ نے ثلاثی مزید فیہ کے اوزان تین سو آٹھ بتلائے ہیں جنھیں ہم طوالت تحریر کی وجہ سے ترک کر دیتے ہیں کیونکہ ان اوزان کا دارومدار اہل عرب کے سماع پر ہے اس کی مثال زَيْنَبُ، عَائِشَةُ ہیں۔

اسم جامد رباعی مجرد: اس کے اوزان قیاس کے اعتبار سے اڑتالیس (48) ہیں اس لیے کہ فاء کلمہ کی تین حرکتیں ہیں اور عین کی چار حالتیں ہیں تین کو چار سے ضرب دینے سے بارہ وزن بنتے ہیں پھر لام اول کی چار حالتیں ہیں پس بارہ کو چار سے ضرب دینے سے اڑتالیس بنتے ہیں لیکن استعمال میں صرف پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلَلٌ	جَعْفَرٌ	نام مرد	فِعَلَّلٌ	قِمَطْرٌ	صندوق
فِعْلَلٌ	دِرْهَمٌ	سکہ	فُعْلُلٌ	بُرْثُنٌ	شیر کا پنجہ
فِعْلِلٌ	زِبْرِجٌ	خوبصورتی	×	×	×

نوٹ: امام اخفش رحمہ اللہ نے رباعی کا ایک اور وزن بھی بتایا ہے جو بہت کم استعمال ہوتا ہے، جیسے: فُعْلَلٌ مثلاً جُعْدَبٌ (شیر)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم جامد رباعی مزید فیہ: اس کے اوزان کو محققین نے کثرت کی وجہ سے مکمل طور پر ضبط نہیں کیا جیسے: فِعْلِيلٌ، قِنْدِيلٌ (لالٹین)۔

اسم جامد خماسی مجرد: اوزان خماسی مجرد میں عقلی احتمالات ایک سو بانوے (192) ہیں وہ یوں کہ لام ثانی کے چار احتمالات کو رباعی مجرد کے اڑتالیس اوزانوں سے ضرب دینے سے ایک سو بانوے احتمالات ہو جاتے ہیں لیکن استعمال میں صرف چار ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعَلَّلٌ	سَفَرْجَلٌ	بہی دانہ	فَعْلَلِلٌ	جَحْمَرِشٌ	بوڑھیا
فُعَلِّلٌ	قُزَعْمِلٌ	موٹا اونٹ	فِعْلَلٌّ	قِرْطَعْبٌ	تھوڑی چیز

اسم جامد خماسی مزید فیہ: اس کے اوزان کو محققین نے کثرت کی وجہ سے مکمل طور پر ضبط نہیں کیا۔

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعَلَلُولٌ	عَضْرَفُوطٌ	بامنی	فُعَلْلِيلٌ	خُزَعْبِيلٌ	باطل
فِعْلَلُولٌ	قِرْطَبُوسٌ	تیز رفتار اونٹنی	فَعْلَلِيلٌ	خَنْدَرِيسٌ	پرانی شرب
فَعَلَّلَى	قَبَعْثَرَى	موٹا اونٹ	×	×	×

اسم جامد

↓

ثلاثی مجرد	ثلاثی مزید فیہ	رباعی مجرد	رباعی مزید فیہ	خماسی مجرد	خماسی مزید فیہ
↓	↓	↓	↓	↓	↓
10 اوزان	بے شمار اوزان	5 اوزان	بے شمار اوزان	4 اوزان	بے شمار اوزان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصدر

وہ اسم ہوتا ہے جو کسی کام کے ہونے یا کیے جانے کا معنی دے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے مصدر تمام مشتق افعال اور اسماء کی بنیاد ہے کیونکہ اسی سے تمام افعال اور بہت سے اسماء مشتق ہوتے ہیں جبکہ خود یہ کسی لفظ سے مشتق نہیں ہوتا۔

مصدر اور فعل کا فرق: مصدر اور فعل دونوں کسی کام کے ہونے یا کئے جانے کا معنی دیتے ہیں البتہ فعل میں معنی پر دلالت کے ساتھ ساتھ کوئی زمانہ بھی موجود ہوتا ہے جبکہ مصدر میں معنی پر دلالت کے ساتھ ساتھ کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا ہے۔

مصدر کی اقسام: اصلی مصدر ایسا اسم ہوتا ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا معنی دیتا ہے اور اس کے اردو ترجمہ کے آخر میں ''نا'' آتا ہے جیسے اَکْلٌ (کھانا)، شُرْبٌ (پینا) وغیرہ۔

یہ اصلی مصدر ہوتا ہے عموماً ہر فعل کے اسی مصدر کا ذکر گردانوں میں کیا جاتا ہے اور مذکورہ بالا دونوں مثالیں اصلی مصدر کی ہیں۔ اصلی مصدر کے علاوہ عربی زبان میں مصدر کی کئی دوسری اقسام بھی استعمال ہوتی ہیں۔ جن میں سے چھ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

- مصدر مَرَّةٌ
- مصدر هَيْئَةٌ
- مصدر میمی
- مصنوعی مصدر
- اسم مصدر
- مصدر مطلق

● مصدر مَرَّةٌ: اگر مصدر سے فعل کے ایک مرتبہ واقع ہونے کا معنی لینا ہو تو اس کے صیغے میں ضروری تبدیلی کرتے ہوئے اسے فَعْلَةٌ کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے اَکْلٌ سے اَکْلَةٌ اور شُرْبٌ سے شَرْبَةٌ (ایک گھونٹ) اور ایسے ہی رُکُوعٌ سے رَکْعَةٌ وغیرہ۔

عام مصدر میں یعنی (اصلی) لفظی اور معنوی تبدیلی کے بعد جو نیا صیغہ بنایا گیا ہوتا ہے وہ بھی مصدر ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اسے مصدر اَلْمَرَّۃ یا اسم اَلْمَرَّۃ کہتے ہیں۔

مصدر مرۃ بنانے کا طریقہ: اس کے تین طریقے ہیں:

1. مصدر مرۃ کو ثلاثی مجرد کے مصدر سے فَعْلَۃٌ کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضَرْبَۃٌ۔

2. ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی قسموں یعنی ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد و مزید فیہ کے جس باب سے مصدر مَرَّۃٌ بنانا مقصود ہو اس مصدر کے آخر میں ''ۃ'' لگائی جاتی ہے جیسے سَلَّمَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا سے تَسْلِیْمَۃً (ایک مرتبہ سلام کہنا) اِسْتَفْہَمَ یَسْتَفْہِمُ اِسْتِفْہَامًا سے اِسْتِفْہَامَۃً (ایک بار سمجھنا)۔

3. جس باب کے اصلی مصدر کے آخر میں پہلے ہی ''ۃ'' ہو وہ اسم مرۃ کا معنی نہیں دے گا بلکہ اس مقصد کے لیے ایسے مصدر کے بعد کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جائے گا جو عدد کو واضح کرے جیسے دَعَا یَدْعُوْ دَعْوَۃً (دعا کرنا یا پکارنا) کے اصلی مصدر میں ''ۃ'' موجود ہے اس لیے اس سے مصدر مَرَّۃٌ ''دَعْوَۃٌ وَاحِدَۃٌ'' (ایک پکار یا دعا) ہوگا۔ ایسے ہی اَشَارَ یُشِیْرُ اِشَارَۃً کے اصلی مصدر کے بعد ''ۃ'' پائی جاتی ہے اس لیے اس سے مصدر مرۃ اِشَارَۃٌ وَاحِدَۃٌ ہوگا۔ مصدر مَرَّۃٌ سے مفرد، تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے صیغے بھی آتے ہیں جیسے رَکْعَۃٌ، رَکْعَتَانِ، رَکْعَاتٌ۔

2. مصدر ھَیْئَۃ: اگر کسی مصدر سے فعل کی مخصوص ھیئت یا شکل میں واقع ہونے کا معنی لینا مقصود ہو تو مصدر کے صیغے میں ضروری تبدیلی کرتے ہوئے اسے فِعْلَۃٌ کے وزن پر بنایا جاتا ہے اسے مصدر ھَیْئَتْ یا اسم ھَیْئَتْ کہا جاتا ہے جیسے نَظَرَ سے نِظْرَۃٌ (مخصوص نظر) اور جُلُوْسٌ سے جِلْسَۃٌ (مخصوص نشست یعنی مخصوص بیٹھنا)۔ نیز ثلاثی مجرد سے نوع کا معنی لینے کے لیے بسا اوقات مصدر کی صفت لائی جاتی ہے۔

3. مصدر میمی: وہ مصدر ہوتا ہے جو اصلی مصدر کی طرح عام مصدری معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس کے شروع میں ایک زائد ''میم'' لگی ہوتی ہے جیسے مَقْدَمٌ (آنا)، مَرْجِعٌ (لوٹنا)، مَمَاۃٌ (مرنا)۔

مصدر میمی بنانے کا طریقہ: 1. مصدر میمی ثلاثی مجرد سے دو حالتوں میں مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے: جب اسے ابواب مثال سے بنایا جائے اس وقت مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ۔

2. جب مصدر میمی اجوف یائی سے بنایا جائے تو اس وقت بھی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے بَاتَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَبِيْتُ سے مَبِيْتٌ اصل میں مَبْيِتٌ تھا اور ایسے قَالَ يَقِيْلُ سے مَقِيْلٌ یعنی قیلولہ کرنا۔

تنبیہ: کبھی کبھی صحیح کے ابواب سے خلاف قاعدہ مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی آ جاتا ہے۔ جیسے رَجَعَ يَرْجِعُ سے مَرْجِعٌ۔

2 پہلے طریقے کے علاوہ ثلاثی مجرد کی تمام حالتوں میں مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَصْرَعٌ (گرانا)، مَسْعیٰ (کوشش کرنا)، مَأكَلٌ، مَشْرَبٌ، مَطْلَبٌ (تلاش کرنا)۔

3 مَفْعِلٌ اور مَفْعَلٌ کے وزن پر آنے والے بعض مصادر میمی کے بعد ایک زائدہ ''ۃ'' بھی لگتی ہے جیسے مَعْرِفَةٌ، مَوْعِظَةٌ اور مَعْصِيَةٌ۔ یہ تینوں مثالیں بروزن مَفْعِلَةٌ کے ہیں اور مَرْحَمَةٌ اور مَفْسَدَةٌ یہ دونوں مثالیں بروزن مَفْعَلَةٌ کے ہیں۔

4 ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی سب افعال سے مصدر میمی ان کے مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے اَدْخَلَ يُدْخِلُ سے مُدْخَلٌ اور اسی طرح اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ سے مُسْتَقَرٌّ (ٹھہرانا، قرار پانا)۔

④ مصدر مصنوعی: یہ وہ مصدر ہوتا ہے جو کسی اسم کے آخر میں یائے مشدد اور ''ۃ'' ﴿يَّة﴾ لگا کر بنایا جاتا ہے جیسے اِنْسَانٌ سے اِنسَانِيَّةٌ اور ایسے ہی مَسْئُوْلٌ سے مَسْئُوْلِيَّةٌ اور جَمْهُوْرٌ سے جَمْهُوْرِيَّةٌ۔

⑤ اسم مصدر: وہ اسم ہے جو حدث پر دلالت کرے اور اس میں فعل کے تمام حروف نہ پائے جائیں جیسے تَكَلَّمَ سے کلام وغیرہ۔

⑥ مصدر مطلق: وہ اسم ہے جو صرف حدث پر دلالت کرے اس میں زمانہ نہ ہو اور اس میں فعل کے تمام حروف لفظاً یا تقدیراً پائے جائیں جیسے عَلِمَ سے عِلْمٌ، قَاتَلَ سے قِتَالٌ، وَعَدَ سے عِدَةٌ۔

اسم مصدر

- مصدر مرّہ
- مصدر ھیئہ
- مصدر میمی
- مصدر صناعی
- اسم مصدر
- مصدر مطلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان اور ان کے استعمالات

فعل ثلاثی مجرد سے مصدر کا کوئی خاص وزن یا صیغہ مقرر نہیں بلکہ اس کے مصادر مختلف اوزان پر آتے ہیں کئی افعال کے ایک سے زائد مصدر بھی آتے ہیں بنیادی اصول یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے مصادر کی شکل اور وزن کی پہچان کا دارومدار اہل زبان یعنی عربوں کے استعمالات اور محاوروں پر ہے جو ہمیں قرآن کریم، حدیث مبارکہ اور عربی کی دوسری مستند کتابوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ ماہرین صرف نے فعل ثلاثی مجرد کے مشہور افعال اور مصادر کا مطالعہ کرتے ہوئے ان کے کچھ ایسے عمومی ضابطے اخذ کئے ہیں جن کی روشنی میں افعال اور مصادر کے معنوں کا وہم اور فہم اور پھر ان کا صحیح استعمال آسان ہو جاتا ہے البتہ یہ کلی قواعد نہیں ہیں اس لیے فصیح عربی زبان میں ہر جگہ ان کی پابندی ضروری نہیں ہوتی یہ عمومی ضابطے درج ذیل ہیں:

- فَعَلَ ماضی مفتوح العین کے جو مصادر فِعَالَةٌ کے وزن پر آتے ہیں وہ عموماً کسی پیشے یا صنعت کا معنی دیتے ہیں جیسے صَنَعَ يَصْنَعُ سے صِنَاعَةٌ (صنعت گری) اور كَتَبَ يَكْتُبُ سے كِتَابَةٌ (لکھائی) اور صَبَغَ يَصْبَغُ سے صِبَاغَةٌ (رنگنا)۔
- فَعَلَ ماضی مفتوح العین کے جو مصادر فِعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں وہ عموماً انکار کا معنی دیتے ہیں جیسے اَبیٰ يَأْبیٰ سے إِبَاءً (انکار کرنا)، صَامَ يَصُوْمُ سے صِيَامًا اور فَرَّ يَفِرُّ سے فِرَارًا (بھاگنا)۔
- فَعَلَ ماضی مفتوح العین کے جو مصادر فَعَلَانٌ کے وزن پر آتے ہیں وہ عموماً حرکت اور اضطراب کا معنی دیتے ہیں جیسے ثَارَ يَثُوْرُ سے ثَوَرَانٌ (پھونکنا)۔ سَالَ يَسِيْلُ سے سَيَلَانٌ (بہنا) جَالَ يَجُولُ سے جَوَلَانٌ (گھومنا)۔
- فَعَلَ ماضی مفتوح العین کے جو مصادر فَعِيْلٌ کے وزن پر آتے ہیں وہ عموماً کسی چال ڈھال کا معنی دیتے ہیں جیسے رَحَلَ يَرْحَلُ سے رَحِيْلٌ (کوچ کرنا) اور ذَمَلَ يَذْمِلُ سے ذَمِيْلٌ (بھاگنا)۔
- فَعَلَ کے جو مصادر فُعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں وہ عموماً بیماری کا معنی دیتے ہیں جیسے سُعَالٌ (کھانسنا)، صُدَاعٌ (سر درد ہونا)۔

تنبیہ: بسا اوقات فَعَلَ ماضی مفتوح العین سے فُعَالٌ اور فَعِيْلٌ کے وزن پر آنے والے مصادر عموماً آواز کا معنی دیتے ہیں جیسے بَكیٰ يَبْكِيْ سے بُكَاءً (رونا) اور أَنَّ يَأَنُّ سے أَنِيْنًا (رونا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

■ فَعِلَ ماضی مکسور العین کے جو مصادر فُعْلَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں وہ عموماً کسی رنگ کا معنی دیتے ہیں جیسے خَضِرَ یَخْضَرُ سے خُضْرَۃٌ ، حَمِرَ یَحْمَرُ سے حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا)۔

اگر کوئی فعل ثلاثی مجرد کے مذکورہ بالا ضابطوں کے تحت نہ آتا ہو تو پھر اس کے مندرجہ ذیل پانچ طریقے ہیں:

■ جب فعل ماضی فَعِلَ لازم ہو تو اس کا مصدر فَعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ یَفْرَحُ سے فَرَحٌ (خوش ہونا) اور مَرِضَ یَمْرَضُ سے مَرَضٌ (بیمار ہونا) تَعِبَ یَتْعَبُ سے تَعَبٌ (تھکنا)۔

■ اگر فعل ماضی فَعَلَ لازم ہو تو اس کا مصدر عموماً فُعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے خَرَجَ یَخْرُجُ خُرُوْجًا (نکلنا)، قَعَدَ یَقْعُدُ قُعُوْدًا (بیٹھنا) اور وَقَفَ یَقِفُ وُقُوْفًا (ٹھہرنا)۔

فائدہ: اگر باب رَجَعَ یَرْجِعُ کا مصدر رُجُوْعٌ (لوٹنا) ہو تو یہ باب لازم استعمال ہوگا اگر اس کا مصدر رَجْعٌ ہو تو اس وقت اس کا معنی (لوٹانا) ہوگا۔

■ جب فَعَلَ فعل ماضی متعدی ہو تو اس کا مصدر فَعْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ سے نَصْرٌ

■ جب فَعِلَ فعل ماضی متعدی ہو تو اس کا مصدر بھی فَعْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے جَهِلَ یَجْهَلُ سے جَهْلٌ (ناواقف ہونا)، فَهِمَ یَفْهَمُ سے فَهْمٌ (سمجھنا)۔

■ فعل ماضی فَعُلَ جو ہمیشہ لازم ہوتا ہے اس کا مصدر فُعُوْلَۃٌ یا فَعَالَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے بَطُلَ یَبْطُلُ سے بُطُوْلَۃٌ (بہادر، دلیر) اور فَصُحَ یَفْصُحُ سے فَصَاحَۃٌ۔

ثلاثی مجرد کے کثیر الاستعمال مصادر کے اوزان

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فُعَالٌ	سُؤَالٌ	پوچھنا	فَتَحَ	مَفْعِلٌ	مَیْسِرٌ	جوا کھیلنا	ضَرَبَ
فَعْلَانٌ	لَیَّانٌ	موڑنا	ضَرَبَ	مَفْعَلَۃٌ	مَحْمَدَۃٌ	تعریف کرنا	سَمِعَ
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	بے نصیب ہونا	ضَرَبَ	مَفْعِلَۃٌ	مَمْلِکَۃٌ	مالک ہونا	ضَرَبَ
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخشنا	ضَرَبَ	تَفْعَالٌ	تَجْوَالٌ	بہت گھومنا	نَصَرَ
فَعَلَانٌ	غَلَیَانٌ	ابلنا	ضَرَبَ	تِفِعَّالٌ	تِقِطَّاعٌ	بہت کاٹنا	فَتَحَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	قبول کرنا	سَمِعَ	فَعْلٰی	دَعْوٰی	بلانا	نَصَرَ
فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ	فِعْلٰی	ذِکْرٰی	یاد کرنا	نَصَرَ
مَفْعُوْلٌ	مَکْذُوْبٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ	فُعْلٰی	بُشْرٰی	خوشخبری دینا	نَصَرَ
مَفْعُوْلَةٌ	مَکْذُوْبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ	فَعَلُوَّةٌ	جَبَرُوَّةٌ	بہت رغبت کرنا	سَمِعَ
فَاعِلَةٌ	کَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ	فَعَلُوْتٰی	رَغَبُوْتٰی	بہت رغبت کرنا	سَمِعَ
فَعَالِيَةٌ	کَرَاهِيَةٌ	ناپسند کرنا	سَمِعَ	×	×	×	×

نوٹ: فَعُوْلٌ کے وزن پر صرف پانچ مصادر آتے ہیں:

وَضُوْءٌ	وضو کرنا	وَلُوْغٌ	حریص ہونا	وَقُوْدٌ	ایندھن ڈالنا	قَبُوْلٌ	قبول کرنا

فائدہ: بعض مصادر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں:

کَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	مَيْسُوْرٌ	آسانی کرنا	مَفْتُوْنٌ	دیوانہ ہونا	بَاقِيَةٌ	باقی رہنا

باقی ماندہ مصادر کے اوزان

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا	نَصَرَ	فَعْلُوْلَةٌ	قَيْلُوْلَةٌ	دوپہر کو سونا	ضَرَبَ
فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ	فَيْعُوْلَةٌ	کَيْنُوْنَةٌ	ہونا	نَصَرَ
فُعْلٌ	شُکْرٌ	شکر کرنا	نَصَرَ	فُعُوْلَةٌ	صُعُوْبَةٌ	سخت ہونا	کَرُمَ
فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	رحم کرنا	سَمِعَ	فَعُوْلَةٌ	جَبُوْرَةٌ	غرور کرنا	نَصَرَ
فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	بھولی بات یاد آنا	نَصَرَ	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
فُعْلَةٌ	کُدْرَةٌ	مٹیالہ سیاہی مائل ہونا	سَمِعَ	مَفْعَلَةٌ	مَسْعَاةٌ	کوشش کرنا	فَتَحَ
فَعَلٌ	طَلَبٌ	تلاش کرنا	نَصَرَ	مَفْعُوْلَةٌ	مَکْذُوْبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلہ گھونٹنا	ضَرَبَ	فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	پرہیزگار ہونا	سَمِعَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَعْلَةٌ	غَلَبَةٌ	غالب آنا	ضَرَبَ	فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	معلوم کرنا	ضَرَبَ
فِعْلَةٌ	سَرِقَةٌ	چوری کرنا	ضَرَبَ	فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	ظلم کرنا	ضَرَبَ
فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	كَرُمَ	فَعِيْلٌ	وَمِيْضٌ	بجلی چمکنا	ضَرَبَ
فُعَلٌ	هُدًى اصل هُدَىٌ	راستہ دکھانا	ضَرَبَ	فَعِيْلَةٌ	قَطِيْعَةٌ	رشتہ توڑنا	فَتَحَ
فَعَالٌ	ذَهَابٌ	جانا	فَتَحَ	فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	خواہش کرنا	سَمِعَ
فِعَالٌ	قِيَامٌ	کھڑا ہونا	نَصَرَ	فَعْلُوْلٌ	رَغْبُوْتٌ	بہت خواہش کرنا	سَمِعَ

معرفہ ونکرہ

عموم اور خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: 1 معرفہ 2 نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے بولا جائے۔

نکرہ: وہ اسم جو کسی غیر معین چیز کے لیے بولا جائے۔

اسم معرفہ کی چھ اقسام ہیں:

1. علم: جو کسی شخص یا چیز یا جگہ کا نام ہو جیسے زَيْدٌ، مَكَّةُ، زَمْزَمُ۔
2. معرف باللام: وہ اسم جس پر ''ال'' داخل ہو مثلاً: اَلرَّسُوْلُ۔[1]
3. ضمیر: وہ اسم جو کسی متکلم، مخاطب یا غائب پر بولا جائے مثلاً: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ۔
4. اشارہ: جس کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے مثلاً هٰذَا، ذَالِكَ۔
5. موصول: وہ اسم جو جملے کا جز نہ بن سکے جب تک صلہ اور ضمیر عائد نہ ہو مثلاً الَّذِيْ، الَّذِيْنَ۔
6. مضاف: جو مذکورہ اسماء میں سے کسی کی طرف مضاف ہو مثلاً كِتَابُ زَيْدٍ۔
6. منادیٰ: وہ اسم جس پر حرف نداء داخل ہو مثلاً يَا رَجُلُ۔

[1] خلیل کے نزدیک ''ال'' حرف تعریف ہے۔ سیبویہ کے نزدیک ''ل'' حرف تعریف ہے۔ چونکہ یہ پڑھنا دشوار تھا اس لیے شروع میں ہمزہ وصل لگا کر ''ال'' بنا دیا اور مبرد کے نزدیک صرف ''أ'' حرف تعریف ہے اس کے بعد لام کا اضافہ اس لیے کیا کہ ہمزہ تعریف اور ہمزہ استفہام کے درمیان فرق ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم باعتبار عموم وخصوص

- معرفہ
  - علم ← زید
  - معرف باللام ← الرجل
  - ضمیر
    - متصل
      - مرفوع ← ضَرَبْتُ
      - منصوب ← ضَرَبَهٗ
      - مجرور ← لِی، داری
    - منفصل
      - مرفوع ← انا
      - منصوب ← ایاہ
  - اسم اشارہ ← هذا
  - موصول ← الذی
  - مُعَرَّف بِالْاِضَافَة ← کتاب زیدٍ
  - معرف بالنداء ← یا رجل
- نکرہ

ضمائر

تعریف: ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں:

■ ضمیر متصل ■ منفصل

- **ضمیر متصل:** جو تنہا نہ آ سکے بلکہ دوسرے کلمہ کا جز بن کر آئے مثلا ضَرَبْتُ میں ت ضمیر ہے۔
- **ضمیر منفصل:** وہ ضمیر جو مستقل کلمے کی حیثیت رکھے اور تنہا آ سکے مثلا أَنَا ، أَنْتَ ۔

باعتبار اعراب ضمیر کی تین قسمیں ہیں: ■ مرفوع ■ منصوب ■ مجرور

اس طرح ضمائر کی مستعمل پانچ قسمیں بنتی ہیں: ■ مرفوع متصل ■ مرفوع منفصل ■ منصوب متصل ■ منصوب منفصل ■ مجرور متصل

- **ضمیر مرفوع متصل:** فاعل کی وہ ضمیر جو اپنے عامل سے مل کر آتی ہے۔

صیغہ	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا	ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ
حاضر	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُنَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

متکلم	ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	ضَرَبْنَا	ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	ضَرَبْنَا

اس کی مزید دو قسمیں ہیں: ■ ضمیر مستتر ■ ضمیر بارز

● **ضمیر مستتر:** وہ ضمیر جو لفظوں میں مذکور نہ ہو بلکہ ذہن میں تسلیم کی جائے مثلاً ضَرَبَ ، ضَرَبَتْ۔ ان میں ضمیر مستتر ہے جسے سمجھانے کے لیے ھو اور ھی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی طرح اسمائے مشتقات میں پائی جانے والی ضمائر۔

● **ضمیر بارز:** وہ ضمیر جو لفظوں میں مذکور ہو اور یہ گیارہ ہیں: الف ، واؤ ، ی ، نون ، تَ ، تِ، تما ، تم ، تن ، تُ ، نا۔

● **ضمیر مرفوع منفصل:** رفعی حالت کی وہ ضمیریں جو الگ الگ آتی ہیں۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
متکلم	أَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ	أَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ

● **ضمیر منصوب متصل:** نصبی حالت کی وہ ضمیر جو متصل آتی ہے:

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	ضَرَبَهُ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ
حاضر	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُنَّ
متکلم	ضَرَبَنِي [1]	ضَرَبَنَا	ضَرَبَنَا	ضَرَبَنِي [2]	ضَرَبَنَا	ضَرَبَنَا

[1] ضمیر کے مطابق ضَرَبِیْ ہونا چاہیے تھا۔ چونکہ یا اپنا ماقبل مکسور چاہتی ہے اور ماضی مبنی بر فتحہ ہونے کی وجہ سے کسرہ نہیں آسکتا تو درمیان میں نون بڑھا کر اسے کسرہ دے دیا گیا اسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ اسی طرح اِنَّهُ ، اِنَّهُمَا وغیرہ وغیرہ بھی ضمائر منصوبہ متصلہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیر منصوب منفصل: نصبی حالت کی وہ ضمیر جو منفصل آتی ہے:

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	اِیَّاهُ	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُمْ	اِیَّاهَا	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُنَّ
حاضر	اِیَّاكَ	اِیَّاكُمَا	اِیَّاكُمْ	اِیَّاكِ	اِیَّاكُمَا	اِیَّاكُنَّ
متکلم	اِیَّایَ	اِیَّانَا	اِیَّانَا	اِیَّایَ	اِیَّانَا	اِیَّانَا

ضمیر مجرور متصل: اس کی دو اقسام ہیں:

① ضمیر مجرور متصل (بحرف جر): وہ ضمیر جو حرف جر کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
حاضر	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ	لَكُمَا	لَكُنَّ
متکلم	لِیْ	لَنَا	لَنَا	لِیْ	لَنَا	لَنَا

② ضمیر مجرور متصل (باضافت): وہ ضمیر جو ترکیب میں مضاف الیہ ہو۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	دَارُهٗ	دَارُهُمَا	دَارُهُمْ	دَارُهَا	دَارُهُمَا	دَارُهُنَّ
حاضر	دَارُكَ	دَارُكُمَا	دَارُكُمْ	دَارُكِ	دَارُكُمَا	دَارُكُنَّ
متکلم	دَارِیْ	دَارُنَا	دَارُنَا	دَارِیْ	دَارُنَا	دَارُنَا

فائدہ: ضمیر مجرور منفصل اس لیے نہیں آتی کیونکہ ضمیر مجرور حرف جر یا اضافت کی وجہ سے آتی ہے لہٰذا ان دونوں کے ساتھ متصل ہو کر آنا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ضمیر ''ہٗ'' کا ماقبل حرف مفتوح یا مضموم ہوتو واؤ معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے مثلاً ضَرَبَہٗ، اگر مکسور ہوتو یائے معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے، مثلاً بِہٖ، اگر ماقبل ساکن ہوتو ضمہ یا کسرہ کی آواز میں ادا کیا جاتا ہے مثلاً اِضْرِبْہُ اور فِیْہِ۔

نوٹ: ہ، ھما، ھم، ھنّ ان چار ضمائر مجرور متصلہ کا ماقبل اگر مکسور یا ''ی'' ہوتو انھیں کسرہ دے کر پڑھا جائے گا، جیسے: بِہٖ، بِهِمَا، بِهِمْ، بِهِنَّ، فِيْهِ، فِيْهِمَا، فِيْهِمْ، فِيْهِنَّ، عَلَيْهِمْ، فِي دَارِهٖ وغیرہ۔ ورنہ ضمہ دے کر مثلاً عَنْهُ، جَيْشُهٗ لَهُمْ وغیرہ۔

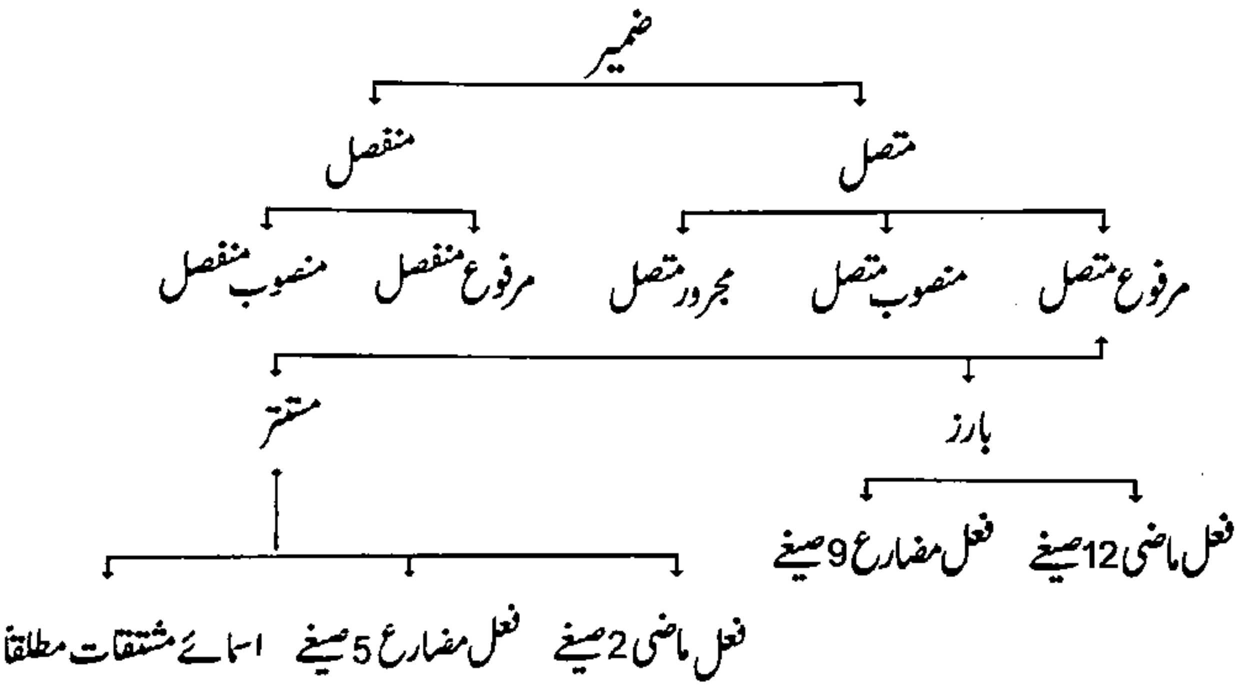

اسمائے اشارہ

تعریف: جس لفظ کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے ''اسم اشارہ'' کہتے ہیں اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے ''مشارالیہ'' کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارالیہ مل کر کلام کا جزء بنتے ہیں مثلاً هٰذَا الْكِتَابُ جَدِيْدٌ۔

نوٹ: مشارالیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ معرفہ ہو اگر کسی جگہ مشارالیہ نکرہ نظر آئے تو مشارالیہ محذوف ہوگا مثلاً هٰذَا رَجُلٌ اصل میں هٰذَا الشَّخْصُ رَجُلٌ ہے نیز اسم اشارہ اپنے مشارالیہ سے مل کر جملہ کا جزء بنتا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے نہ کہ پورا جملہ۔

اسمائے اشارہ کی دو قسمیں ہیں: اشارہ قریب، اشارہ بعید

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
اشارہ قریب	هٰذَا [1]	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰؤُلَاءِ
اشارہ بعید	ذَاكَ/ذٰلِكَ	ذَانِكَ	أُولٰئِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولٰئِكَ/أُولَاكَ

نوٹ: جب کسی جگہ کی طرف اشارہ کرنا ہوتو قریب کے لیے کبھی کبھی هُنَا، هٰهُنَا اور بعید کیلیے هُنَاكَ، هُنَالِكَ، هَنَّا، هِنَّا، ثَمَّ اور ثَمَّہ استعمال ہوتے ہیں۔

اسمائے موصولہ

تعریف: وہ اسم جو جملہ کا مکمل جز نہ بن سکے جب تک اس کے ساتھ صلہ اور ضمیر عائد نہ ہو مثلاً جَاءَ الَّذِیْ أَبُوْهُ عَالِمٌ

اس مثال میں اَلَّذِیْ اسم موصول ہے اور أَبُوْهُ عَالِمٌ جملہ یہ صلہ ہے۔ موصول اور صلہ مل کر جَاءَ فعل کا فاعل بنا اگر صلہ نہ لگایا جائے تو اکیلا موصول فاعل نہیں بن سکتا۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
رفعی حالت	اَلَّذِیْ	اَلَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ	اَلَّتِیْ	اَلَّتَانِ	اَللَّاتِیْ/اَللَّوَاتِیْ
نصبی وجری حالت	اَلَّذِیْ	اَلَّذَیْنِ	اَلْأُوْلٰی	اَلَّتِیْ	اَلَّتَیْنِ	اَللَّائِیْ/اَللَّاءِ

نوٹ: مَنْ (اکثر ذوی العقول کے لیے) مَا (غیر ذوی العقول) أَیٌّ اور اَیَّةٌ اور الف لام بمعنی اَلَّذِیْ (جو

[1] اصل اسم اشارہ "ذا" ہے شروع میں مخاطب کو تنبیہ کرنے کے لیے "ھا" بڑھا دی جاتی ہے جس سے اسم اشارہ قریب بن جاتا ہے اگر آخر میں "ك"، "لك" بڑھا دیا جائے تو اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے اسم اشارہ "ذا" کے علاوہ تَا، تِہٖ، تِیْ، تِهِیْ (واحد مذکر کے لیے) اور ذِهِیْ، ذِیْ (واحد مؤنث) کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم فاعل واسم مفعول پر داخل ہوتا ہے) یہ بھی اسمائے موصول میں سے ہو سکتے ہیں۔

اسمائے عدد

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں: ■ اسم عدد ذاتی ■ اسم عدد وصفی

● اسم عدد ذاتی: وہ اسم عدد جو کسی شئے کے افراد کی تعداد پر دلالت کرے مثلاً اِثْنَان (دو)، ثَلَاثَةٌ (تین)۔

● اسم عدد وصفی: وہ عدد جو کسی شئے کے افراد کی ترتیب پر دلالت کرے مثلاً ثَانِیْ (دوسرا) ثَالِثٌ (تیسرا)

■ اسمائے عدد ذاتی کا تذکیر وتانیث کے لحاظ سے حسب ذیل استعمال ہے۔

عدد	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث	عدد	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث
1	وَاحِدٌ /اَحَدٌ	وَاحِدَةٌ/اِحْدٰی	11	اَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشْرَةَ
2	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ /ثِنْتَانِ	12	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشْرَةَ
3	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	13	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشْرَةَ
4	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ	14	اَرْبَعَةَ عَشَرَ	اَرْبَعَ عَشْرَةَ
5	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	15	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
6	سِتَّةٌ	سِتٌّ	16	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشْرَةَ
7	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	17	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشْرَةَ
8	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ	18	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانِيْ عَشْرَةَ
9	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	19	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشْرَةَ
10	عَشَرٌ	عَشَرَةٌ	20	عِشْرُوْنَ	عِشْرُوْنَ

نوٹ ■: عربی زبان میں اصل حروف بارہ (12) ہیں وَاحِدٌ تا عَشَرٌ، مِائَةٌ اور اَلْفٌ۔ باقی گنتی ان کو ترتیب دے کر بنائی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

■ ایک اور دو کا عدد (اکائی کی حالت میں ہو یا کسی دہائی سے مل کر آئے) ہمیشہ قیاس کے مطابق آتا ہے یعنی معدود (تمیز) مذکر ہو تو عدد مذکر ہوگا۔ اگر معدود مؤنث ہو تو عدد مؤنث ہوگا۔ مثلاً رَجُلٌ وَاحِدٌ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ اور تین تا دس ہمیشہ خلاف قیاس آتے ہیں مثلاً ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، ثَلٰثُ نِسْوَةٍ۔ عَشَرٌ اکیلا خلاف قیاس آئے گا البتہ عِشْرُوْنَ ...... تِسْعُوْنَ کی دہائیاں مذکر ہی آتی ہیں مثلاً ثَلٰثَ عَشْرَةَ امْرَأَةً، ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ امْرَأَةً اور مِائَةٌ (100) اور اَلْفٌ (1000) بھی مذکر و مؤنث کے لیے یکساں آتے ہیں۔

■ ان اعداد کو ترتیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہنچ جاتا ہے مثلاً: مِائَةُ اَلْفٍ (ایک لاکھ) أَلْفُ أَلْفٍ (دس لاکھ)۔

■ ادائیگی کے وقت پہلے اکائی (أحاد) پھر دہائی (عشرات)، پھر سینکڑہ (مآت) پھر ہزار (ألوف) بولے جاتے ہیں مثلاً عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ وَ مِائَةٌ و اَلْفُ رُوْبِیَةٍ (1111)۔ اس کے برعکس واپسی پر بھی مثلاً: أَلْفٌ وَ مِائَةٌ وَ أَحَدَ عَشَرَ رُوْبِيَةً (1111)۔

■ ایک دو کی تمیز لانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تین تا دس کی تمیز مجرور ہوتی ہے مثلاً: أَرْبَعَةُ رِجَالٍ۔ گیارہ تا ننانوے کی تمیز مفرد منصوب آتی ہے مثلاً اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، سو اور ایک ہزار کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے مثلاً: مِائَةُ رَجُلٍ وَ أَلْفُ رِجَالٍ۔

● اسمائے عدد وصفی: پہلا عدد مذکر کے لیے أَفْعَلُ اور مؤنث فُعْلٰی اور دو سے دس تک مذکر کے لیے فَاعِلٌ اور مؤنث کے لیے فَاعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔

عدد وصفی مذکر	عدد وصفی مؤنث	اردو
أَوَّلُ	أُوْلٰی	پہلا
ثَانٍ	ثَانِيَةٌ	دوسرا
ثَالِثٌ	ثَالِثَةٌ	تیسرا
رَابِعٌ	رَابِعَةٌ	چوتھا
خَامِسٌ	خَامِسَةٌ	پانچواں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَادِسٌ	سَادِسَةٌ	چھٹا
سَابِعٌ	سَابِعَةٌ	ساتواں
ثَامِنٌ	ثَامِنَةٌ	آٹھواں
تَاسِعٌ	تَاسِعَةٌ	نواں
عَاشِرٌ	عَاشِرَةٌ	دسواں

نوٹ: دس کے بعد عدد وصفی بھی اسی اعداد سے ترتیب دیے جائیں گے۔ مثلاً حَادِیْ عَشَرَ (گیارواں) ثَانِیْ عَشَرَ (بارواں)۔

اعداد کسریٰ: اس سے مراد وہ اعداد ہیں جن کے ذریعے کسی شئے کا آدھا، تہائی اور چوتھائی وغیرہ ہونا بیان کیا جائے۔ نصف کے علاوہ ایک تہائی سے دسوے حصہ تک اعداد کسریٰ فُعْلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور تذکیر و تانیث میں یکساں ہیں:

نِصْفٌ (1/2)	ثُلُثٌ (1/3)	رُبُعٌ (1/4)
خُمُسٌ (1/5)	سُدُسٌ (1/6)	سُبُعٌ (1/7)
ثُمُنٌ (1/8)	تُسُعٌ (1/9)	عُشُرٌ (1/10)

نوٹ: عُشُرٌ کے بعد اعداد کسری بیان کرنے کے لیے لفظ جُزْءٌ استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً: جُزْءٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ (1/11) وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف

حروف کی دو قسمیں ہیں: ① حروف عاملہ ② حروف غیر عاملہ

① حروف عاملہ

وہ حروف جو کلمے یا جملے پر داخل ہوتے ہیں اور اس میں عمل کرتے ہیں۔ حروف عاملہ کی کئی قسمیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

● حروف جر: وہ حروف جو اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں اور یہ تعداد میں سترہ ہیں: باؤ، تاؤ، کاف ولام وواؤ، مُنْذُ ومُذْ، خَلا *رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، اِلٰى.

حروف جر	مثالیں	معانی
ب	اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ	وہ ذات جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی۔
ت	وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ	اللہ کی قسم! میں بتوں کو توڑنے کے لیے ضرور تدبیر کروں گا۔
ك	لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ	اس جیسی کوئی چیز نہیں۔
ل	هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ	قرآن مجید ھدایت ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔
و	وَالْفَجْرِ	زمانے کی قسم۔
منذ، مذ	مَا رَاَيْتُهٗ مُنْذُ /مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ	میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔
خلا [1]	رَأَيْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَيْدٍ	میں نے زید کے علاوہ تمام کو دیکھا۔

[1] عدا اور خلا سے پہلے ما آ جائے تو پھر یہ فعل ہوں گے، ھو ضمیر ان میں فاعل ہوگی اور بعد میں آنے والا اسم مفعول بہ کی وجہ سے منصوب ہوگا مثلاً جَاءَ الرَّهْطُ مَا خَلَا/ مَا عَدَا زَيْدًا "زید کے علاوہ تمام قافلہ آ گیا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُبَّ	رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ	میں نے کئی معزز لوگوں سے ملاقات کی۔
حاشا	جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ	زید کے علاوہ تمام قوم آگئی۔
من	خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ	(لیلة القدر) بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔
عدا	مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٍ	میں نے زید کے علاوہ قوم کے پاس سے گزرا۔
فی	فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ	پس تو داخل ہوجا میرے بندوں میں۔
عن	يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ	وہ (کافر) آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔
علٰی	وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ	اور وہ مسکینوں کو کھانا کھلانے پر شوق نہیں دلاتے۔
حتّٰی	سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ	وہ (رات) طلوع فجر تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔
الٰی	اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ	اللہ تعالیٰ کی طرف تمام معاملات لوٹائے جائیں گے۔

❷ **حروف مشبہ بالفعل:** وہ حروف جو فعل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے عمل کرتے ہیں، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔[1] یہ تعداد میں چھ ہیں۔

اِنَّ ، اَنَّ ، كَاَنَّ ، لَيْتَ ، لٰكِنَّ ، لَعَلَّ

ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

حروف مشبہ بالفعل	مثالیں	معانی
اِنَّ [2]	اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ	بے شک آپ کے رب کو علم ہے۔
اَنَّ	يَحْسَبُ اَنَّ مَا لَهٗ اَخْلَدَهٗ	وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال ہمیشہ اسے زندہ رکھے گا۔

❶ إنّ کے بعد ما آجائے تو عمل باطل ہوجاتا ہے، اسے ما کافہ کہتے ہیں، جیسے: إِنَّمَا إِلٰهُكُمُ اللّٰهُ وَاحِدٌ۔ ❷ ابتدائے کلام، باب قَالَ يَقُوْلُ کے بعد اور جب اس کی خبر پر لام تاکید آئے تو إنّ آتا ہے، جیسے: ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ﴾، ﴿قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ اور ﴿إِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓأُ بِالْعُصْبَةِ﴾ اور وسط کلام اور باب عَلِمَ يَعْلَمُ کے بعد أنّ آتا ہے بشرطیکہ اس کی خبر پر لام نہ ہو، جیسے: ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْمُ﴾، وسط کلام کا مطلب یہ ہے کہ جملہ تامہ کا کوئی جزو ہو، جیسے فاعل، مفعول وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَأَنَّ	كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ	زید شیر کی مانند ہے۔
لیت [1]	لَيْتَ قَوْمِیْ يَعْلَمُوْنَ	کاش میری قوم جان لے۔
لَعَلَّ	لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا	شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ نیا حکم بھیج دے۔
لٰكِنَّ	وَمَا هُوَ بِسُكْرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ	وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی شدید ہوگا

● حروف ندا: وہ حروف جن کے ذریعے کسی کو بلایا جائے یہ تعداد میں پانچ ہیں ان کے بعد اسم مفرد معرفہ رفع کی علامت پر مبنی اور اسم مفرد نکرہ یا مضاف منصوب ہوتا ہے، مثلاً ﴿يٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ﴾، ﴿يٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ﴾ حروف ندا یہ ہیں: یا، أیا، ھیا، أی، أ۔ یا قریب اور بعید دونوں کے لیے، أیا، ھیا صرف بعید کے لیے اور أی اور أ صرف قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

● حروف شرط: یہ تعداد میں چار ہیں: اِنْ، لَوْ، لَوْلَا، اَمَّا۔

حروف شرط	امثلہ	معانی
اِنْ	اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ	اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمھاری مدد کرے گا۔
لَوْ	لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ	اگر آپ نرم پڑیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔
لَوْلَا	لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی (ایک بات) لکھی ہوئی نہ ہوتی تو تم نے جو (فدیہ) لیا اس کے بدلے بڑا عذاب آ پکڑتا۔
أَمَّا	أَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى	لیکن وہ شخص جس نے مال خرچ کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھے کلمہ کی تصدیق کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

● **حروف نواصب:** وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں یہ تعداد میں چار ہیں:

أنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ ایں چار حرف معتبر
نصب مستقبل کند ایں جملہ دائم اقتضاء

● **حروف جوازم:** وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں پانچ ہیں:

اِنْ ، لَمْ ، لَمَّا ، لام امر، لائے نہی، نیز
پنج حرف ایں جازم فعل اندھر یکے بے دغا

● **حروف نفی:** یہ دو حروف ہیں: ما اور لا ۔ یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مثلاً: مَا زَیْدٌ قَائِماً ، مَا هٰذَا بَشَرًا (یہ انسان نہیں ہیں)، لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ ، لَا غَوْلٌ فِیْهَا (نہ اس سے سر چکرائیں گے)۔

② حروف غیر عاملہ

وہ حروف جو کلمے یا جملے پر داخل ہو کر کوئی عمل نہیں کرتے۔ ان کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

● **حروف عطف:** وہ حروف جن کے ذریعے ماقبل کلمے یا جملے پر عطف کیا جائے، یہ تعداد میں دس ہیں:

وَاوْ ، فَا، ثُمَّ ، حَتّٰی ، اِمَّا ، اَوْ، اَمْ ،بَلْ ، لَا، لٰکِن

حروف عطف	مثال	ترجمہ
وَ	هٰذَا اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰی	یہ تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے۔
فَ	فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ	چنانچہ جو لوگ ایمان لائے تو ہم نے انھیں ایک مقرر وقت تک فائدہ دیا۔
ثُمَّ	ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ. ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ	پھر اس کے لیے رہ آسان کر دی پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچا دیا۔
حَتّٰی	مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِیَاءُ	لوگ وفات پا گئے یہاں تک کہ انبیاء بھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِمَّا	اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا	بے شک ہم نے اسے راستے کی ھدایت دی خواہ شکر گزار رہے یا ناشکرا۔
اَوْ	لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ	میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا ہوں۔
اَمْ	اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ	آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔
بَلْ	بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَلْعَبُوْنَ	بلکہ وہ (کفار) شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔
لَا	جَاءَ نِيْ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو	میرے پاس زید آیا عمرو نہیں آیا۔
لٰكِنْ	وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ	انھوں نے ہم پر ظلم نہیں لیکن انھوں نے حقیقت میں اپنی جانوں پر ظلم کیا

فائدہ: ”واؤ ، فا، ثُمَّ ، حَتّٰى “ دو چیزوں کو جمع کرنے کے لیے آتے ہیں ”واو“ مطلق جمع کرنے کے لیے ”ف“ ترتیب بلا مہلت کے لیے ” ثُمَّ اور حَتّٰى“ مہلت کے لیے آتے ہیں ”اَوْ ، اِمَّا ، اَمْ “ دو کاموں میں سے ایک کو (مبہم طور پر) ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ ” لا ، بَلْ ، لٰكِنْ“ دو کاموں میں سے ایک کو (معین طور پر) ثابت کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

● حروف تنبیہ: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو تنبیہ کی جاتی ہے، یہ تین ہیں: أَلَا ، اَمَا ، هَا ۔

حروف تنبیہ	مثالیں	معانی
أَلَا	أَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ	خبردار! وہی فساد کرنے والے ہیں۔
اَمَا	أَمَا وَاللّٰهِ لَا اَكْفُرُ حَتّٰى تَمُوْتَ	خبردار! اللہ کی قسم ، میں تو تیرے مرنے تک کفر نہیں کروں گا۔
هَا	فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ	لو! میرا اعمال نامہ پڑھو۔

● حروف ایجاب: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو اس کے سوال کا جواب دیا جائے۔ یہ پانچ حروف ہیں:

نَعَمْ ، أَجَلْ ، جَيْرِ ، بَلٰى ، اِىْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حروف ایجاب	استعمال	مثالیں	معانی
نَعَمْ	پہلی بات کی تصدیق کے لیے	أَجَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں نَعَمْ لَعَلَّ ذَاكَ یَسُوْئُكَ اس کے جواب میں نَعَمْ	کیا زید آیا؟ جواب میں ہاں۔ شاید اس چیز نے تمھیں تکلیف دی ہو۔ کے جواب میں ہاں۔
أَجَلْ	پہلی بات کی تصدیق کے لیے	لَعَلَّ ذَاكَ یَسُوْئُكَ اس کے جواب میں أَجَلْ	شاید اس چیز نے تمھیں تکلیف دی ہو۔ کے جواب میں ہاں۔
جَیْرِ	پہلی بات کی تصدیق کے لیے	أَجَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں جَیْرِ	کیا زید آیا؟ جواب میں ہاں۔
بَلٰی	نفی کے اثبات کے لیے	أَ لَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلٰی	کیا میں تمھارا رب نہیں ؟ کے جواب میں کیوں نہیں
اِیْ	قسم کے ساتھ آتا ہے۔	اَحَقٌّ ھُوَ کے جواب میں اِیْ وَ رَبِّیْ	کیا وہ (عذاب) سچ مچ آئے گا؟ کے جواب میں ہاں، میرے اللہ کی قسم!

● حروف تفسیر: وہ حرف جن کے ساتھ ماقبل کی تفسیر کی جاتی ہے۔ یہ دو حرف ہیں: أَیْ ، أَنْ۔

حروف تفسیر	استعمال	مثالیں	معانی
اَیْ	ماقبل کی تفسیر کے لیے آتا ہے۔	وَسْئَلِ الْقَرْیَةَ أَیْ اَھْلَ الْقَرْیَةِ	بستی سے سوال کرو یعنی بستی والوں سے۔
أَنْ	ماقبل کی تفسیر جو قول یا قول کے معنی میں ہو۔	وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ	ہم نے اسے آواز دی اے ابراہیم!

● حروف ردع: وہ حرف جس کے ذریعے کسی کو زجر کی جائے، یہ صرف ایک حرف کَلَّا ہے، جو اکثر انکار ومنع کے لیے آتا ہے، مثلاً: أَیْنَ النَّصْرُ کے جواب میں کَلَّا لَا وَزَرَ ''ہرگز نہیں۔ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے'' اور حَقًّا کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً: کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ''یقیناً عنقریب تم جان لوگے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

● حروف استفہام: وہ حروف جن کے ذریعے سوال کیا جاتا ہے، یہ تین حروف ہیں: ما ، ھل ، أ۔ ما ابتدائے کلام میں آتا ہے، مثلاً: مَا الْقَارِعَة ''کھٹکھٹانے والی کیا ہے؟''، أَ لَمْ نَشْرَحْ ''کیا نہیں ہم نے کھول دیا؟''، هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ''کیا آپ کے پاس چھا جانے والی (قیامت) کی بات آ گئی ہے؟''

نوٹ: استفہام کے لیے کچھ اسماء بھی استعمال کیے جاتے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

اسمائے استفہام	مثالیں	معانی
مَنْ	مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ	کون ہے سفارشی؟
مَاذَا	مَاذَا تَرىٰ	تیری کیا رائے ہے؟
مَتٰى	مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ	اللہ کی مدد کب آئے گی؟
أَنّٰى	أَنّٰى لَكِ هٰذَا	تجھے یہ کہاں سے ملا؟
مَا	وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسىٰ	اے موسیٰ! وہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟
أَيُّ	مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ	کس چیز سے اسے پیدا کیا؟
أَيَّانَ	أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ	قیامت کب آئے گی؟
أَيْنَ	أَيْنَ الْمَفَرُّ	کہاں ہے بھاگنا؟

● حروف تحضیض و توبیخ: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو ترغیب یا زجر و توبیخ کی جاتی ہے، یہ حروف چار ہیں: هَلَّا ، اَلَّا ، لَوْلَا ، لَوْ مَا۔

جب یہ فعل ماضی پر داخل ہوں تو توبیخ و ندامت کا فائدہ دیتے ہیں مثلاً: هَلَّا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ ''تو نے عصر کی نماز کیوں ادا نہیں کی۔''

جب یہ مضارع پر داخل ہوں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں مثلاً: هَلَّا تُصَلِّي ''تو نماز کیوں نہیں ادا کرتا؟''

● حروف مصدر: وہ حروف جو فعل کو مصدری معنی میں کر دیتے ہیں، یہ تین ہیں: ما ، أَنْ ، أَنَّ۔

ما اور أَنْ جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں مثلاً: فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا ''اس قوم کا جواب اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مثلاً: "يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهٗ أَخْلَدَهٗ" یعنی "يَحْسَبُ خُلُوْدَ مَالِهٖ"

● حرف توقع: وہ حرف جس کے ذریعے متوقع فعل کی خبر دی جائے۔ یہ صرف ایک حرف ہے وہ "قَدْ" ہے۔ یہ حرف ماضی میں تحقیق کے معنی پیدا کرتا ہے مثلاً: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ "تحقیق نماز کھڑی ہوگئی ہے۔" مضارع میں تقلیل کا معنی پیدا کردیتا ہے مثلاً: اَلْجَوَادُ قَدْ يَبْخَلُ "سخی آدمی کبھی کنجوسی نہیں کرتا ہے۔"

● حروف تاکید: وہ حرف جن کے ذریعے تاکید کی جاتی ہے اس کے لیے لام مفتوح اور نون تاکید کا استعمال کیا جاتا ہے، نون تاکید فعل کے لیے اور لام مفتوح اسم اور فعل دونوں کے لیے آتا ہے، مثلاً: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا "اگر آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی معبود ہوتے تو یہ (زمین و آسمان) درہم برہم ہوجاتے"۔ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ "یقیناً آپ اس کے رسول ہیں"۔ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ "اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمھارے بتوں کو توڑنے کے لیے ضرور تدبیر کروں گا"۔

حرف

- عاملہ
  - حروف جارہ 17
  - حروف مشبہ بالفعل 6
  - حروف نداء 5
  - حروف شرط 4
  - حروف نواصب 4
  - حروف جوازم 5
  - حروف نفی 2
- غیر عاملہ
  - حروف عطف 10
  - حروف ایجاب 5
  - حروف تفسیر 2
  - حرف ردع 1
  - حروف تحضیض و توبیخ 4
  - حروف استفہام 3
  - حروف مصدر 3
  - حرف توقع 1

آج بروز منگل 11 صفر 1437ھ 24 نومبر 2015ء کو دورۂ صرف کی کتاب تدریب الصرف کی تصنیف سے فراغت ہوئی۔ فللّٰہ الحمد

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَلِأَسَاتِذَتِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ سَعٰى فِيْهِ بِاَدْنٰى سعي وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِلّٰهِ الْحمد اَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الرُّسُلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَاءِ.

تمت بالخير

بندہ: ابوعدنان مشتاق احمد استاذ الحدیث الرحمۃ انسٹیٹیوٹ واربرٹن سابق مدرس جامعہ الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ وسابق شیخ الحدیث مرکز ابن القاسم، ملتان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی گرامر ایک نظر میں

تیار کنندہ: ابوعدنان مولانا مشتاق احمد (مؤلف: تدریب الصرف)

کلمہ

فعل

1 زمانہ کے اعتبار سے

ماضی
- مطلق: نَصَرَ
- قریب: قَدْ شَرِبَ
- بعید: کَانَ نَصَرَ
- استمراری: کَانَ یَکْتُبُ
- احتمالی: لَعَلَّمَا ذَهَبَ
- تمنائی: لَيْتَمَا نَجَحَتْ
- شرطیہ: لَوْزَرَعْتَ لَحَصَدْتَ

مضارع
- مرفوع: هُوَ يَضْرِبُ، هُوَ يَدْعُوا، هُوَ يَرْمِيْ، هُوَ يَرْضٰى
- منصوب: اَنْ: اَنْ تَأْکُلَ — لَنْ: لَنْ يَذْهَبَ — کَیْ: کَیْ يَنْجَحَ — اِذَنْ: اِذَنْ تَنْجَحَ
- مجزوم: اِنْ: اِنْ تَأْکُلْ آکُلْ — لَمْ: لَمْ تَكْتُبْ — لَمَّا: لَمَّا تَدْخُلْ — لامِ امر: لِيَكْتُبْ — لائے نہی: لَا تَضْرِبْ

امر: اُنْصُرْ

2 ثبوت وعدمِ ثبوت کے اعتبار سے

- مثبت: نَصَرَ، نُصِرَ، يَنْصُرُ، يُنْصَرُ
- منفی:
  - بِمَا: مَا نَصَرَ، مَا نُصِرَ، مَا يَضْرِبُ، مَا يُضْرَبُ
  - بِلَا: لَا يَضْرِبُ، لَا يُضْرَبُ، لَا يَضْرِبَنَّ، لَا يُضْرَبَنَّ

3 نسبت کے اعتبار سے

- معروف: نَصَرَ، يَنْصُرُ، مَا نَصَرَ، لَا يَنْصُرُ
- مجهول: نُصِرَ، يُنْصَرُ، مَا نُصِرَ، لَا يُنْصَرُ

4 مفعول بہ چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے

- لازم: جَلَسَ
- متعدی:
  - متعدی بیک مفعول: نَصَرْتُ زَيْداً
  - متعدی بدو مفعول: عَلِمْتُ زَيْداً فَاضِلًا
  - متعدی بسہ مفعول: اَعْلَمْتُ زَيْداً عَمْرواً فَاضِلًا

5 تعدادِ حروف کے اعتبار سے

ثلاثی
- مجرد (چھ ابواب): فَعَلَ يَفْعُلُ نَصَرَ يَنْصُرُ — فَعَلَ يَفْعِلُ ضَرَبَ يَضْرِبُ — فَعِلَ يَفْعَلُ سَمِعَ يَسْمَعُ — فَعَلَ يَفْعَلُ فَتَحَ يَفْتَحُ — فَعُلَ يَفْعُلُ كَرُمَ يَكْرُمُ — فَعِلَ يَفْعِلُ حَسِبَ يَحْسِبُ
- مزید فیہ (۱۲):
  - مطلق:
    - بے ہمزہ وصل (پانچ ابواب): اِفْعَال اَكْرَمَ يُكْرِمُ — تَفْعِيل صَرَّفَ يُصَرِّفُ — مُفَاعَلَة قَاتَلَ يُقَاتِلُ — تَفَعُّل تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ — تَفَاعُل تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ
    - باہمزہ وصل (سات ابواب): اِفْتِعَال اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ — اِنْفِعَال اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ — اِفْعِلَال اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ — اِفْعِيلَال اِحْمَارَّ يَحْمَارُّ — اِسْتِفْعَال اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ — اِفْعِيعَال اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ — اِفْعِوَّال اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ
    - اِفْعِنْلَال، اِفْعِنْسَاس، اِفْعِنْلَاء اِسْلِنْقَاء
  - ملحق:
    - باحرنجم
    - بدحرج: فَعْلَلَة جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ — فَعْوَلَة سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ — فَيْعَلَة صَيْطَرَ يُصَيْطِرُ — فَعْيَلَة شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ — فَوْعَلَة جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ — فَعْنَلَة قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ — فَعْلَاة قَلْسَى يُقَلْسِي
    - بتدحرج: تَفَعْلُل تَجَلْبَبَ — تَفَعْوُل تَسَرْوَلَ — تَفَيْعُل تَشَيْطَنَ — تَفَوْعُل تَجَوْرَبَ — تَفَعْيُل تَقَلْنَسَ — تَمَفْعُل تَمَسْكَنَ — تَفَعْلُت تَعَفْرَتَ — تَفَعْلِي تَقَلْسِي

رباعی
- مجرد: فَعْلَلَة دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ
- مزید فیہ:
  - بے ہمزہ وصل: تَفَعْلُل تَدَحْرَجَ يَتَدَحْرَجُ
  - باہمزہ وصل: اِفْعِلَّال اِقْشَعَرَّ، اِفْعِنْلَال اِحْرَنْجَام

6 اقسامِ حروف کے اعتبار سے

- صحیح: نَصَرَ
- مہموز: مہموز الفاء اَمَرَ يَأْمُرُ — مہموز العین سَأَلَ يَسْأَلُ — مہموز اللام قَرَأَ يَقْرَأُ
- مضاعف: مضاعف ثلاثی مَدَّ يَمُدُّ — مضاعف رباعی زَلْزَلَ يُزَلْزِلُ
- معتل:
  - بیک حرف: مثال (واوی، یائی) وَعَدَ يَسَرَ — اجوف (واوی، یائی) قَالَ بَاعَ — ناقص (واوی، یائی) دَعَا رَمٰى
  - بدو حروف: لفیف مفروق وَلِيَ يَلِي — لفیف مقرون قَوِيَ يَقْوٰى

اسم

1 اشتقاق وعدمِ اشتقاق کے اعتبار سے

- مصدر: مطلق: عِلْمٌ — میمی: مَرْجِعٌ — ہیئۃ: جِلْسَةٌ — صناعی: خِيَاطَةٌ — اسمِ مصدر: كَلَامٌ — مصدرِ مرّۃ: ضَرْبَةٌ
- مشتق: اسمِ فاعل: جَالِسٌ — اسمِ مفعول: مَنْصُورٌ — صفتِ مشبہ: نَدِيْمٌ — اسمِ آلہ: مِنْصَرٌ — اسمِ ظرف: مَنْصَرٌ — اسمِ تفضیل: اَنْصَرُ
- جامد
- ثلاثی: مجرد، مزید فیہ — رباعی: مجرد، مزید فیہ — خماسی: مجرد
- ۱۰ اوزان، اوزان بے شمار، ۵ اوزان، اوزان بے شمار، ٤ اوزان، اوزان بے شمار

2 تعیین اور عدمِ تعیین کے اعتبار سے

- نکرہ: رَجُلٌ
- معرفہ:
  - علم: عُمَرُ
  - ضمیر:
    - متّصل: مرفوع: بارز (ضَرَبْتُ، یَارَجُلُ)، مستتر (اِضْرِبْ)؛ منصوب: ضَرَبَهُ يَضْرِبُهُ؛ مجرور: بحرفِ جر (لِي)، باضافت (دَارِي)
    - منفصل: مرفوع (اَنَا۔ اَنْتَ)؛ منصوب (اِيَّاهُ)
  - اسمِ اشارہ: هٰذَا
  - اسمِ موصول: اَلَّذِي
  - معرف باللام: اَلرَّجُلُ
  - مضاف مذکورہ پانچ کی طرف: (كِتَابُ زَيْدٍ)
  - مقصود بالنداء: يَارَجُلُ

3 تعداد کے اعتبار سے

- واحد: رجل۔ مسلم
- تثنیہ: رجلان مسلمان
- جمع:
  - مکسّر: قِلّت (٤) اوزان — کثرت اوزان بے شمار
  - سالم: مذکر (مُسْلِمُوْنَ) — مؤنث (مُسْلِمَاتٌ)

4 جنس کے اعتبار سے

- مذکر: (رَجُلٌ، خَالِدٌ)
- مؤنث:
  - لفظی: بِالتَّاءِ فَاطِمَةُ — بِالْاَلِفِ الْمَقْصُوْرَةِ حُبْلٰى — بِالْاَلِفِ الْمَمْدُوْدَةِ حَمْرَاءُ
  - معنوی: زَيْنَبُ
  - حقیقی: بِنْتٌ
  - مجازی: مُصِيْبَةٌ

حرف

عاملہ

- حروفِ جارّہ: بَاءٌ، تَاءٌ، کَاف، لَام، وَاو، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا، رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، اِلٰى
- مُشَبَّه بِالْفِعْل: اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لٰكِنَّ لَيْتَ لَعَلَّ
- حروفِ شرط: اِنْ لَو، لَولَا، اَمَّا
- حروفِ نداء: يَا، اَيَا، هَيَا، اَيْ، اَ
- حروفِ ناصبہ: اَنْ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ
- حروفِ جازمہ: اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ اَمر، لائے نہی
- حروفِ نفی: لَا

غیر عاملہ

- حروفِ عطف: وَاوٌ، فَاءٌ، ثُمَّ، حَتّٰى، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ
- تنبیہ: اَلَا، اَمَا، هَا
- ایجاب: نَعَمْ، اَجَلْ، جَيْرِ، بَلٰى، اِيْ
- تفسیر: اَيْ، اَنْ
- ردع: كَلَّا
- استفہام: مَا، هَلْ، اَ
- تحضیض: هَلَّا، اَلَّا، لَولَا، لَومَا
- مصدر: مَا، اَنْ، اَنَّ
- توقع: قَدْ
- تاکید: لامِ مفتوح، نُون تاکید

www.KitaboSunnat.com

تدریب الصَّرف

نمایاں خصوصیات

- اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات جامع اور آسان فہم انداز میں
- جدید اور قرآنی امثلہ کی مدد سے قواعد کی توضیح
- ہر بحث کے آخر میں مشکل صیغہ جات کی قواعد کے مطابق تعلیل
- مشکل ابواب کی گردانیں مع اعراب
- ہر بحث کے آخر میں نقشوں کا اہتمام
- مہموز کی جوازی تخفیف والی گردانوں میں بطور نمونہ تخفیف اور اس کے بغیر دونوں طرح کی گردانیں
- مشکل عربی عبارات کا ترجمہ
- مختلف اعتبار سے اسم و فعل کی تقسیم
- کتاب کی ابتداء میں مقدمۃ العلم
- کتاب کے آخر میں نقشۂ صرف

مُسلم پبلیکیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "